بعون صانع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

آئینہ روشن ساز تاریخی حالات سلاطین بلند اختر و جام جہاں نمای احوال [illegible]

ضیاء اختر

سید [illegible] تاریخ احوال [illegible] علی شاہ بادشاہ اودھ اعاد اللہ سلطنتہ

جو تازہ تالیف مصنف ہمیشان مرزا محمد حسن صاحب [illegible] لکھنؤ ہیں بتحریک منشی کالی پرشاد صاحب وکیل

مطبع نامی منشی نولکشور میں بحلیۂ انطباع متحلی ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن قدّر خیراً وخبالاً — والشکر لمن صوّر حسناً وجمالاً

حمد بیحد و سپاس بیعد اوس شہنشاہ ارض و سما کو سزاوار ہے کہ جس نے نفط
کن سے انصرام تخلیق جمیع کائنات و افراد موجودات کا فرمایا اور ایک نقطہ سے مخلوق
ہیژدہ ہزار عالم کو بہ تباین و تخالف صور کے رنگارنگ بنایا حکمت بالغہ و قدرت
کاملہ اوسکی بمقتضای فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ کے طریقۂ انتظام عالم حدوث مین
باین طرز و ایجاد مربوط و مائل ہوئی کہ او لا گروہ رسل اکرم و انبیای اعظم کو واسطے
تکمیل و توضیح اصول شریعت و حقائق طریقت کے باستحکام احکام لقد کرمنا بنی آدم
کے منتخب و ممتاز کیا او ثانیاً طبقۂ سلاطین و جمہور خواقین کو بنا بر رفاہ عام و آسایش
کافۂ انام کے بنظر نظم و نسق دینوی حسب منشای تؤتی الملک من تشاء کے سکۂ حکمرانی کا
دیا اور نعت نامحدود و درود نابحود اوس حبیب رب العالمین شفیع المذنبین نبی الحرمین
سید الثقلین صاحب تاج و براق طے کنندۂ قصر نیلی رواق کو زیبا ہے کہ جسکی شان

والامین حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک موجود اور آیۃ وما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین کا ورود ہے یعنی کیسے رسول مقبول ناسخ ادیان ماسبق مورد
اقرا باسم ربک الذی خلق ہین صفات حمیدہ اوس برگزیدہ آفرینش کے
اندازہ وہم وگمان سے باہر ہین اور معجزات پسندیدہ اوس گوہر یکتای محیط دانش
وبینش کے ظاہر ہین بیت رسول معظم حبیب کریم ٭ قسیم جسیم نسیم وسیم ٭

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ازانجا کہ یہ ہیچمدان
امیدوار رحمت رب والمنن عاصی محمد حسن ساکن قصبہ بجنور ضلع لکھنو پیشگاہ قدرشناسان
سخندانی وعالی رایان رموز معانی کے ملتمس ہے کہ فی الحال ذہن ناقص مین یہ ولولہ ہوا کہ ایک
کتاب لاجواب حاوی حالات عہد تخت نشینی سلطان ابن سلطان وخاقان بن خاقان ابو المنصور
ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان فغفور دوران سلطان عالم وعالمیان
محمد واجد علی شاہ بادشاہ اعماد امید ملک وسلطنہ یعنی تا انتزاع سلطنت ونیز مملو کیفیت ایام
غدر تا جنگ معرکہ کوہ بٹول کے بطور تواریخ وسوانح عمری حضرت قدر قدرت بطرز نثر
سلیس وعبارت نفیس کے موزون ومرتب کیجئے اور شبدیز قلم کو میدان قرطاس مین جولان دیجئے
اگرچہ بہت کتب تواریخ خاندان والاشان کے قبل سے اور نیز جب سے کہ حضرت فلک
صولت وارد شہر کلکتہ ہین نہایت شرح وبسط سے مبسوط وبالاستیعاب ہین اور پایین
شایستہ لاجواب ہین مگر میری نیت خاص اس طرز پر مرعی ہوئی بقول شخصیکہ مصرعہ
ہر گلی را رنگ وبوئے دیگر است ٭ کہ مخصوص کیفیات زمانہ حضرت جم جاہ یہ تواریخ مکمل کرون
چنانچہ فوراً القا ہوا کہ نام اسکا ضیای اختر رکھنا چاہیے کیونکہ اوسی کے ضیای
عنایت سے عالم تابان ہے اور زمانہ نور سخاوت سے درخشان ہے اشعار مصنف
مجھے تھا نام مین اسکے بہت غور ٭ تجسس مین ہا کرتا تھا اکثر ٭ ہوا یکبارگی یہ مجکو القا ٭
کہ کیون اس فکر مین مبتلا ہے ششدر ٭ ضیای اختر اسکا نام رکھ لے ٭ کہ تا عالم مین

جلوہ ہو منور ہے۔ بعد غور یہ بھی امر قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اولاً کیفیات ابتدای ہر ایک
وزرا و سلاطین اس خاندان کی مختصراً اسم باسم عہد نواب برہان الملک سعادت خان بہادر
تا دور خلافت حضرت امجد علی بادشاہ جنت مکان کے لکھکر بعدہ تشریح مشرح زمانہ سلطنت
حضرت شاہ اختر تا معرکہ جنگ غدر قلمبند کی جاوی لہذا اسی ترتیب سے بعد کوشش فراوان
و اہتمام بہمرسانی کتب تواریخ معتبرہ و تقادیم پارینہ و جوابات بلوبک کی شرح آگے کی گئی تاکہ سلسلہ
حکومت و خلافت اس خاندان علیہ کا ہر ایک ناظرین شایقین کو بخوبی تمام روشن و ظاہر ہو جاوے
اگرچہ اس ہیچمیرز کو اپنی فرومایگی و بی بضاعتی سے کیا یارا کہ ایسی عزم کو انجام دیوی اور دامن سخنوری
کی لیوی مگر نیت کو رحمت ایزدی پر بموجب آیۂ کریمہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کے استحکام دیا اور
اسکی فکر و ترتیب میں کمال جد و جہد کیا خداوند عالم آغاز اسکا انجام کو پہونچاوے اور نتیجہ اسکا حسن نیک دکھلاوے

تذکرۂ نواب سعادت خان بہادر برہان الملک

نواب سعادت خان برہان الملک اول سنہ میں زمانہ سلطنت شاہ عالم بادشاہ دہلی میں
ملک ایران خراسان سے وارد شاہجہان آباد ہو کر پہلے ہمراہ نواب سربلند خان صوبہ دار
گجرات کے رہے بعدہ بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۳۲ ہجری میں بعنایات و عواطف خسروانہ
ممتاز ہوئے اور بعہدۂ صوبہ داری ملک اودھ و خطاب برہان الملک نواب سعادت خان بہادر
کے سرفراز ہوئے چنانچہ محاربہ نادر شاہ میں ہنگام مقابلہ اول زخمی ہو کر ۱۱۵۲ ہجری میں
بمقام شاہجہان آباد جان بحق تسلیم کیا اور بعض روایت یہ بھی ہے کہ جب نادر شاہ کی
زر کثیر شہر دہلی سے محمد شاہ سے طلب کیا اور برہان الملک نظام الملک نے اسکا سر انجام اپنے ذمہ
لیا چونکہ تدبیر سبیل اسکی امکان نہ ہوئی لہذا بخوف عزت و عدم ایفای وعدہ کی زہر کھا کر جان دیدیا
چنانچہ اہتمام مشعلداری انکی توپخانہ کی مشہور بعام ہے و معروف عوام

تذکرۂ ابو المنصور خان صفدر جنگ برہان الملک

مرزا محمد مقیم نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ خواہرزادہ و داماد نواب سعادت خان بہادر

برہان الملک نے بعد وفات برہان الملک ہنگام ورود نادر شاہ سنہ ۱۱۵۲ ہجری میں دہلی
پہونچکر دو کرور روپیہ نقد خزانہ نادر شاہ میں بطریق پیشکش داخل کیا اور لاعمدہ وزارت پر
ممتاز ہو کر بعدہ عہدہ صوبہ داری ملک اودہ کا پیشگاہ حضور محمد شاہ بادشاہ سے لیا
نایب انکے راجہ نول رای رہے چنانچہ سنہ ۱۱۶۶ ہجری میں بادشاہ سے رخصت ہو کر صوبہ اودہ
کو روانہ ہوئے منزل مقصود کو نہ پہونچے تھے کہ اثنای راہ مقام پاپرگہاٹ پرگنہ لکھنو سے
تین منزل واقع ہے شدت جراحت پہوڑہ سے ہلاک ہوئے نعش اونکی چندے مکان
گلاب باڑی فیض آباد میں بطریق امانت تفویض رہی آخر کار روانہ شاہجہان آباد ہوئے
روضہ اونکا شاہجہان آباد میں قریب مقام شاہ مردان نہایت عمارات عالیہ و گلکاری
سنگہای رنگین سے تعمیر ہوا اوسکی تیاری میں تیس لاکہہ روپیہ صرف کثیر ہوا اور یہ بہی روایت
صحیح ہے کہ پہر استخوانہای بوسیدہ کو مرزا پہچو پدر حکیم مرزا علیخان دہلوی نے کربلای معلے میں
لیجا کر دفن کیا اور پشت روضہ مقدس پر مقام قبر قرار دیا تاریخ انتقال کی یہ ہے تاریخ چوان صفدر
عرصۂ مرومی ز دوار فنا گشت رحلت گزین چنین سال تاریخ او شد رقم ٭ کہ باد امقیم بہشت برین ٭
سنہ ۱۱۶۷ ہجری

تذکرۂ نواب شجاع الدولہ صاحب بہادر

شجاع الدولہ ابن صفدر جنگ کہ نام اونکا جلال الدین حیدر تہا سنہ ۱۱۴۴ ہجری میں تولد ہوئے
تاریخ ولادت یہ ہے تاریخ برآمد آفتاب از مطلع نور ٭ بدولت خانۂ نواب منصور ٭
چنانچہ بعد وفات نواب صفدر جنگ کے بعمر وسن شعور شجاع الدولہ بہادر سنہ ۱۱۶۷ ہجری
میں بمقام فیض آباد مسند آرای حکومت ہوئے نایب اونکے راجہ بینی بہادر رہے سنہ ۱۱۷۴ ہجری
میں درمیان روسای انگریزی و نواب قاسم علیخان حاکم بنگالہ کے محاربہ عظیم پیش آیا
قاسم علیخان نے تاب مقاومت کی نہ لاکر ہزیمت و شکست فاش پائی چنانچہ بنگالہ
سے کوچ کر کے نہایت پریشان بعہد شاہ عالم بادشاہ دہلی کے مقام الہ آباد میں
پہونچے نواب شجاع الدولہ بہی اوس زمانہ میں وہان موجود تہے قاسم علیخان نے

استمداد و اعانت چاہی لہذا حسب درخواست نواب بنگالہ کے بادشاہ موصوف نے ہمراہی شجاع الدولہ بہادر با سپاہ جرار بسیار کے طرف مشرق نہضت فرماکر بارادۂ مقابلہ جنگ ایک ماہ عظیم آباد میں مقیم رہے بعدہ بکسر میں پہونچے چنانچہ بعد انقضای ایام برسات کے میجر منرو صاحب حسب الحکم صاحبان کونسل فوج قلیل سے معرکہ آرا و آمادۂ وغا ہوئے عرصہ تک معرکہ جنگ جدل کا پیش رہا آخرکار فوج شاہی و ہمراہی شجاع الدولہ کے روگردان ہوئی اور سخت حیران شجاع الدولہ بہادر بمشورہ عنایت خان پسر حافظ رحمت خان کے طرف بریلی کے چلے ہو کہ اگر قوم افغان روہیلہ شریک ہو کر امداد کریں تب مقابلہ سے پھر لڑیں چنانچہ بشرکت روہیلہ بھی لڑائی ہوئی خوب صف آرائی ہوئی الا پھر شکست کھائی انگریزوں نے فتح پائی مردان فوج انگریزی الہ آباد و لکھنو کو راہی ہوئی اور بادشاہ موصوف بھی ملول ہو کر واپس گئے شجاع الدولہ بہادر نے جب ایسا تفرقہ و مناقشہ عظیم دیکھا تو انجام سوچکر انگریزوں سے صلح کر لی خود فیض آباد کو چلے آئے بعد اس معرکہ کے شدت مرض سے بمقام فیض آباد راہی ملک بقا ہوئے گلاب باڑی میں دفن ہوئے تاریخ وفات کی از روی تخرجہ بکعبہ رفت نواب شجاع الدولہ

تذکرہ نواب آصف الدولہ بہادر

سنہ ۸۸ ہجری میں نواب آصف الدولہ بہادر بعد وفات اپنے باپ کے اوکا مسند آرای حکومت فیض آباد و بعدہ رونق افزای دار الامارت لکھنو کے تھے تیئیس ۲۳ سال تک خوب حکمرانی کی رعایا کی نگہبانی کی انکے فیض و عدل سے عالم مستفیض و غنی اور شہرۂ قدردانی و فیاضی و پروری سے خلائق مستغنی ہر فن و علوم کے کامل قدرشناسی سے فیضیاب ہوئے ہر دم و ہر شہر نزدیک کے آپکی اولوالعزمی سے کامیاب ہوئے ایک ادنیٰ بات یہ ہے کہ اون کے زمانہ میں بسبب قحط سالی و گرانی غلہ کے خلقت خدا سخت تباہ و پریشان تھی اور رعایا محض محتاج و حیران تھی پس بنظر رفاہ و فوائد عام

تعمیر امامباڑہ کلان وعمارات دولتخانہ ومچھی بہون وغیرہ کی شروع کردی اور ایسی
یہ عمارات عالی بنوائی کہ قدرت خدا کی نظر آئی ❊ شعر ❊ اگر فردوس بر روے زمین است ❊
ہمین است وہمین است وہمین است ❊ اس مقام پر ایک نقل فیض وفیاضی اوس مرجع کرم
کی عموماً لکھی جاتی ہے کہ نواب موصوف اپنے عہد مین بسبیل دورہ ملکی قریب قصبۂ بجنور وطن عاصی
کے رونق افروز ہوے چنانچہ اوس عرصہ مین منشی انعام اللہ متخلص بہ انجب مورث
راقم نے ایک کتاب تواریخ حالات نواب ممدوح مین تصنیف کی تھی اور عبارات
مقفی ومتجانس مین بکمال بلاغت وفصاحت تالیف کی تھی نام اوسکا اوصاف آصف
رکھا چنانچہ ایک قطعہ اوسکے سرنامہ کا جو یاد آگیا اس موقع پر لکھتا ہون بقول شخصیکہ
مشتے نمونہ از خروارے واندکے قلیل از بسیارے ❊ قطعہ ❊ اے آنکہ تو ساختی صفی ❊
منصف ❊ در حسن تو صف بصفت بوصف آصف ❊ دریافتہ در زفیض عام تو صدف ❊
ہر کاغذ کفاف از تو آبرو برکف ❊ یہ کتاب سفر مین بمعرفت راجہ مہرا لکے بحضور جناب
نواب صاحب پیش ہوئی بعد ملاحظہ پسند خاطر ہو کر بمقتضاے قدردانی چار ہزار روپیہ
نقد دیا اور بجلدوی تصنیف کے اراضی جاگیر موضع چندراول پرگنہ بجنور مین معاف
و مرفوع القلم کیا کہ تا زمانہ سلطنت اس خاندان کے وہ سند معافی باقی رہا غرضکہ
ایسے ایسے تذکرات وحکایات اونکے فیض وکرم کے بہت وبے شمار ہین زمانہ مین
یادگار ہین نائب اونکے مختار الدولہ ایلچ خان وسرفراز الدولہ حسن رضا خان تفضل حسین خان
کشمیری رہے جو بڑے صاحب تدبیر تھے اور یہی لوگ منتظم ومشیر تھے بالآخر اس دار فانی
سے ملک جاودانی کو رحلت کیا امام باڑہ کلان مین مقام آخرت کیا تاریخ وفات کی جو سنگ قبر
کندہ ونصب ہے وہ یہ ہے ❊ تاریخ ❊ لکھنوی آصف ہست ❊ آسمان ز آفتاب ❊ شہر یونان ز مسیح ❊
طور سینا ز کلیم ❊ نقش بند کاف ونون بر تربت آصف نوشت ❊ ہذا روح وریحان وجنات النعیم ❊ ۱۲۱۲ھ

مشہور ہے کہ کوئی لڑکا خاص نواب آصف الدولہ کا نتھا الا ایک پسر خواندہ یعنے
وزیر علیخان کہ جنکی شادی مین تیس لاکھہ روپیہ صرف ہوا تھا بعد وفات نواب
آصف الدولہ کے وزیر علیخان نے چار مہینے چند روز بزور خود حکمرانی کی الا نہایت
بی عنوانی کی چنانچہ حسب استرضای بہو بیگم صاحبہ اور آصف الدولہ باصلاح دیگر
امرای زمانہ مسٹر شور صاحب گورنر جنرل نے وزیر علیخان کو بنارس بھیجدیا اور
وہان مطلق العنان رہنے دیا ایک لطیف نے تاریخ اسکی مزاحاً تصنیف کی ہے وہ اس
مقام پر لکھدی ہے تاریخ بی بی بیگم حسن رضا خان اور الماس زمانہ * تمکیت
تحسین و تفضل اشرف مسرد لوانہ * بھیجا کیا وزیر علی سے جو وہ ہے مردانہ *
سرے سے حرفان سیاہ رو ہین یہی تاریخ شہانہ * جب وزیر علیخان کا قیام بنارس مین ہوا
وہان بھی اکثر امور نازیبا ان سے سرزد ہوئے چیری صاحب رزیڈنٹ نے ہر چند
منع کیا الا کچھہ اصلاح پر نہ آئے آخر کار بعد نزاع لفظی و تکرار باہمی کے وزیر علیخان نے
ایک دن چیری صاحب کو جان سے ہلاک کر ڈالا الغرض وہی نکالا قاضی محمد صادق
اختر نے تاریخ قتل چیری صاحب کی فی البدیہہ تصنیف کی ہے وہ اس جگہہ پر لکھی ہے
مصرعہ تاریخ قتل چیری ز چیری یافتم * یعنی لفظ چیری سے مادہ تاریخ حاصل ہے
بعد اس معرکہ کے وزیر علیخان بنارس سے فرار ہوئے الا بعد دارو گیر عظیم کے گرفتار ہوئے

تذکرہ نواب سعادت علیخان بہادر

یمین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر برادر حقیقی نواب آصف الدولہ بعد سیاحی اکثر بلاد و شہر
کے بنارس مین قیام پذیر منتظر یاوری تقدیر تھے چنانچہ بعد رد ہونے وزیر علیخان کے
باصلاح حکام انگریزی سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین نواب موصوف بنارس سے طلب ہو کر
مسند نشین حکومت لکھنؤ ہوئے نایب انکے شمس الدولہ رای رتن چند مقرر کیے
گئے سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین مارکوئیس ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل کلکتہ سے کانپور

آئے کہ نواب سعادت علیخان واسطے استقبال گورنر جنرل کے لکھنؤ سے کانپور
تشریف لائے چونکہ اوس زمانہ میں شاہ انگلستان کو بسبب مصارف مہمات جنگ
فرانس کے ازبس زیر باری تھی اور قرضداری گورنر نے واسطے امداد و اعانت
کے نواب صاحب سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ نقد طلب کیا نواب صاحب نے بلا تامل
ملک میان دوآبہ و روہیلہ یعنی ضلع کوڑہ و فرخ آباد و گورکھپور و صوبہ الہ آباد
وغیرہ کہ جسکی آمدنی سالانہ قریب دو کروڑ کے ہوگی تفویض بالتیان کمپنی کے
کردیا کہ واسطے ہمیشہ کے اوس سے متمتع رہیں اور یہ ملک اپنی قبضہ میں رکھیں
سنہ ١٢١٤ ہجری میں بعد تقسیم و تفریق ملک کے از سرنو عہد و پیمان شروع ہا ہمین بہت
بطریقہ استحکام کے تقسیم ہوئے حکام انگریزی ہر طرح سے دستگیر ہوئے
یہ نواب صاحب بڑے عقیل و مدبر و منتظم تھے اپنی عہد حکومت میں نہایت عمدہ
طریقہ عدالت و بیدار مغزی سے حکمرانی کی کہ تدابیر نظم و نسق اونکی مشہور زمانہ
ہیں اور ضوابط و دستور العمل اونکے آئین شاہانہ ہیں لکھنؤ میں بہت عمارت عالیہ
بنوائی شوکت حکومت کی خوب دکھلائی انتظام اخبار ملکی و گشتی کا ایسا کیا
کہ صحت پرچہ سے تمام کام ملک براہ عدالت رونق دیا کسی اخبار نویس کی مجال
نہ تھی کہ کوئی پرچہ غلط تحریر کرے اور واقعات غیر صحیح ظاہر کرے خوش تدبیری
و دور اندیشی اونکی کہانتک بیان ہوسکے الا زمانہ نے مہلت نہ دی دل کی تمنا
دل ہی میں رہی بعد حکومت سترہ سال کے بلا ہی قضا آئی راہ عدم دکھلائی
مصرعہ تاریخ انتقال یہ ہے تاریخ ہاتف بگفت آہ شد [illegible]

تذکرہ غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ

سنہ ١٢٢٩ ہجری میں نواب غازی الدین حیدر حکومت لکھنؤ پر متسلط ہوئے بعد پانچ سال کے سنہ ١٢٣٤ ہجری میں
انتظام مشورہ مارکوئیس ہسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل کلکتہ تاج و تخت شاہی مرتب

وتیار ہو کر سریر شاہی پر جلوس کیا اور بلقب ابو المظفر معز الدین شاہ زمن غازی الدین حیدر کے سکہ حکمرانی کا دیا ماہی و مراتب شاہانہ و جمیع لوازم شوکت خسروانہ موزون تیار ہوا اور سکہ حکومت شاہی زیب نقود ہو کر رائج ہر دیار ہوا سکہ سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن ٭ غازی الدین حیدر والا نسب شاہ زمن ٭ اوسی وقت سے اس سرکار کا لقب بادشاہی مشہور ہوا ہے اور ہر طرح سے آداب شاہی کا دستور ہوا ہے اس عہد سلطنت میں وزارت معتمد الدولہ آغا میر بعدہٗ فضل علیخان کے سپرد ہوئی انتظام سلطنت میں شہرہ تدبیر ہوئی چنانچہ پندرہ سال نہایت اولو العزمی سے سلطنت کی آخر کار ۱۲۴۳ ہجری میں جہان فانی سے رحلت کی

تذکرۂ نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنو

۱۲۴۳ ہجری میں سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر خلف الرشید غازی الدین حیدر تخت نشین ہوئے اور نائب اونکے معتمد الدولہ حکیم مہدی علیخان مالک وزارت ہوئے سکہ شاہی جو بیت الضرب میں رائج الوقت ہوا وہ یہ ہے سکہ سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل اللہ نائب مہدی نصیر الدین حیدر بادشاہ ٭ ان بادشاہ نے اپنے عہد حکومت میں نہایت اولو العزمی و سطوت شاہی سے انتظام کیا اور اپنی جاہ و حشم کو بعنوان خسروانی جلوہ دیا گو کہ بظاہر عیش و عشرت شبانہ روزی و کیفیت لہو و لعب کی شہرہ عام ہوئی مگر فی الواقع باطن میں بنظر انتظام ملکت ملاحظہ کاغذ حساب ملکی سے کبھی اوقات رایگان و ضائع نہیں کی اور کوئی غفلت جو بعنوانی علی العموم شائع نہیں ہی جب کسی اہلکار ملازم کو کام سے غافل پایا فوراً موقوف و معزول کیا اور جب کبھی زنان محلات کو کسی قسم سے خلاف وضع دیکھا سزای سخت دی یا غرض کہ خوف و سطوت شاہی قلوب عالم میں ایسا غالب تھا کہ ہر ایک کس و ناکس اطاعت و تعمیل حکم پر راغب تھا عمارت عالی کوٹھی ہر کوٹھی فرح بخش و تاج [illegible] لب دریا ایسی ایسی موزون و قطعہ دار بنوائی کہ قدرت صانع باکمال کی دکھلائی مکان درگاہ بارہ امام کا نہایت عمدہ عمارت سے

جدول وثائق سلطنت اودھ

مندرجہ تقویم سلطانی مطبوعہ سنہ ۱۲۶۵ ہجری

مضمون	رقم
وثیقہ بہو بیگم صاحبہ فیض آبادی زوجہ نواب شجاع الدولہ بہادر واسطے نواحقان و متوسلین خود بمشورہ نواب قاسم علیخان بزمانہ کرنل جان بیلی صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنو مین مقرر ہوا اور روپیہ سرکار انگریزی مین جمع کیا گیا یہ وثیقہ اب تک جاری ہے	[illegible] لک روپیہ جمع ہوا فی صدی [illegible] سالیانہ [illegible] لک [illegible] [illegible] ماہواری [illegible]
ایضاً وثیقہ بطریق قرض ہو بزمانہ حضرت خلد مکان مین بمشورہ نواب معتمد الدولہ بہادر واسطے صاحبات محل و نواب مسطور کے غرہ محرم سنہ ۱۲۴۱ ہجری مقرر ہوا	یک کرور فی صدی ۵ منافع سالانہ ۵ لک
ایضاً وثیقہ بزمانہ حضرت خلد منزل مین بمعرفت رکتس صاحب بہادر رزیڈنٹ بہادر لکھنو واسطے صاحبات محل مشتمل بر ہشت نوع کے ۲۴ شعبان سنہ ۱۲۴۲ ہجری کو مقرر ہوا	[illegible] لک فی صدی ۵ منافع [illegible] ماہواری
ایضاً وثیقہ امام باڑہ حسین آباد فقط کاغذ نوٹ باہتمام رفیق الدولہ عظیم اللہ خان بوکالت شرف الدولہ محمد ابراہیم علیخان بدفعات	[illegible] لک

رقم	مضمون
لک فی صدی لک	ایضاً ولیعت نامہ حضرت جنت مکان برای صاحبات محل و متوسلین قدیم وغیرہ
لک	ایضاً وثیقہ رزیڈنٹی ناسس ریڈ ڈیوڈس صاحب بہادر رزیڈنٹ معرفت نواب امین الدولہ بہادر
معہ لک	ایضاً وثیقہ زمانہ حضرت اقدس واعلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ مین واسطے خرچ مقبرۂ امجد علی شاہ حضرت جنت مکان کو اغذ نوٹ باختیار بادشاہ کہ اب متوسلین و مصاحبین کو تقسیم منظور ہے فقط
جمع کل زر وثیقہ کرور لک	

تعمیر ہوا اور جسمین مصارف زر خطیر ہوا اعمال فیاضی وکرم کا قابل تحریر نہین اور لائق تقریر
نہین ایک ادنی بات مشہور ہے کہ ایک وزرا سے محل نے عرض کیا کہ مین نے لاکھ روپیہ
ایک جگہ فراہم نہین دیکھا چنانچہ فوراً ایک لاکھ روپیہ کا چبوترہ ہوا کر دیکھلا دیا اور
اوس روپیہ کو فی الفور لٹوا دیا چنانچہ بعد حکومت دس سال کے سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین
الماس قضا نے روح پر فتوح کو تحلیل کیا عالم کو سخت تاسف وملال دیا فقط

تذکرہ منا جان

بعد انتقال نصیر الدین حیدر بادشاہ کی مرزا فریدون بخت عرف منا جان جسکو اپنی فرزندی سے محض
محروم کیا تھا بلا رضامندی حکام انگریزی فی الفور تخت نشین ہوا لا بعد چند ساعت مقید ہوکر
مع بادشاہ بیگم کے قلعہ چنار گڈہ کو بھیجدیا وہان دونوکا انتقال ہوا اسی نمودی کا یہ مآل ہوا

تذکرہ محمد علی شاہ بادشاہ فردوس منزل

بعد معرکہ گرفتاری منا جان کی نصیر الدولہ محمد علی شاہ بادشاہ ابن نواب سعادت علیخان سنہ ۱۲۵۳ ہجری
مین باعانت امداد فوج انگریزی عالم پیرانہ سالی مین زیب افزای سریر سلطنت ہوئی سکہ اونکا مروج یہ ہے
سکہ بجود وکرم سکہ زد در جہان بہ محمد علی بادشاہ زمان بہ اپنے زمانہ حکومت مین رعایا کو نہایت آسایش وآرام
ویا ملک کا بخوبی انتظام کیا روشن الدولہ مولوی غلام یحیی علیخان و منور الدولہ احمد علیخان
وشرف الدولہ ابراہیم علیخان کشمیری یکے بادیگر نائب ووزیر رہے ہر ایک خیرخواہ
وصاحب تدبیر تھے امام باڑہ حسین آباد مع بازار وعمارات عالیہ تعمیر وآباد کیا
زر کثیر سے وثیقہ مصارف امام باڑہ کا ایجاد کیا چونکہ آفتاب لب بام ہو رہے تھے
لہذا بعد حکومت پانچ سال کے ۱۲۵۸ ہجری مین عزلت نشین عالم بقا ہوئے گوشہ گزین حجلہ قضا ہوئے

تذکرہ امجد علی شاہ جنت مکان

سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین ثریا جاہ امجد علی شاہ اورنگ نشین خلافت شہریاری رونق افروز تاج جہانداری
ہوئی سکہ شاہی یہ ہے سکہ در جہان زد سکہ شاہی بتائید اله ظل حق امجد علی شاہ زمان

عالم پناہ ۔ یہ پادشاہ نہایت عادل و منصف پابند احکام شریعت تھے اور زیب
افزای عدالت و نصفت تھے مولوی سید محمد صاحب مجتہد العصر کا انکے زمانہ مین
نہایت وثوق و اعتبار رہا ہر کام مین مدار رہا ہمیشہ پابند صوم و صلوٰۃ رہے اور
ادا کنندۂ مال خمس و زکوٰۃ رہے لیکن زہد و تقوی سے ہمیشہ اکل حلال کھانا زیادہ
اختیار ہو صرف ساڑھے پانچ سال اچھی طرح حکومت کی منور الدولہ بہادر و امین الدولہ بہادر وزیر خوب
قدردان رعایت کی آخر ۱۲۶۳ ہجری مین بقضای الٰہی جنت مکان ہوئے اور زیب باغ جنان ہوئے

آغاز حالات تخت نشینی محمد واجد علی شاہ بادشاہ

۱۲۶۳ ہجری مین حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ زیبندۂ سریر شوکت
شاہی و فرازندۂ چتر ظل الٰہی ہوئے زمانہ مین نہایت خوشی و خورمی کی دھوم
ہوئی عیش و نشاط کی رسوم ہوئی حسب قاعدہ مستمرہ وقت تخت نشینی کے
لباس زرین و سر پر تاج مرصع لعل بہا سر پر ہوا امرا و عزای شاہی نے مطابق قواعد کے
نذر پیش کیا موافق دستور شاہانہ مجرا کیا جشن نوروزی سے معمور لال بارہ دری تھی
رقص و سرود مین سرخ پوش زہرہ وشی تھی مغنیان و مطربان کی ہر جانب سے
صدائے ساز تھی مبارک سلامت کی ہر سمت سے آواز تھی سب ارکان دولت
خلعت و انعام سے سرفراز ہوئے وزیر اور امرای دربار بعواطف و عنایت شاہی
ممتاز ہوئے ایک شاعر نے تاریخ تخت نشینی کی تصنیف کی وہ اس مقام پر لکھدیا
تاریخ مبارک سلامت بادشاہانہ تاج ۔ عالم اس خوشی سے شادان ہوا ملازم ایک
ہر دو جانب ہوا زیشان قدیم یعنی رضی الدولہ و نجیب الدولہ و حیدالدولہ و ذوالفقار الدولہ
و مصاحب الدولہ وغیرہ ترقی منزلت سے کامیاب ہوئے ہر ایک کو علی قدر مراتب
خطاب ملے ایک روز درگاہ حضرت عباس کو با تزک و احتشام روانہ سواری کے ہوئے
جلو مین پانصد سوار و فوج سواری ہوئی آگے آگے ڈنکے و نشان تھے ماہی مراتب عظیم الشان تھے

باجے انگریزی و ہندی کس انداز و صدا سے بجتے ہوئے نقیب و چوبدار پکارتے ہوئے شتر سوار
زرین کمر لباس زرین در بر جھولین بانات زرنگار سے سجی بانات پر گہر بار جو دریہ صف با
فوج مسلح سوار پیادہ اور نجیب کا کیا شمار تماشائیون کا ہر جانب سے ہجوم صدای
بڑھو ہٹو کی کس زور و شور سے وہجوم حلقہای پیل وہان ہو دج و عماری اونکی مرصع
وگوہر فشان ہزارہا سمند باد پا صرصر رفتار ہر قدم مین گھونگہرو طلائی کے جھنکا کیں
ساز و سامان سے جڑے ہوئے اون پر زین جواہر نگار پڑے ہوئے بیچ بیچ تامدان
مرصع جواہر الماس و یاقوت سے بہرا زمرد و لعل سے جڑا سلطان عالم پادشاہ حق زرین
قتاج زمردین اوس پر جلوہ فرما ہر جانب سے مرصع و مغرق چتر پر زر ندیمان شاہی
و بندگان خاص زیب یمین و یسار غرضکہ اس جاہ و حشمت سے تا بدرگاہ سواری جاتی
آئی قدرت خدا کی نظر آئی دست مبارک سے خوب تصدق عطا کیا غربا و مساکین
کا گھر زر و مال سے بہر دیا درگاہ مین حاضر ہوکر حسب قاعدہ حاضری کہائی بہشت
دولت وہان چڑہائی ترقی دین اسلام ہوئی اور استیصال کفر و ضلال دل مین یہ دستور
رہا کہ جب سواری روزمرہ باہر نکلتی تھی چند سواران اردلی خاص گہوڑون پر صندوقچے
لئے ہوئے آگے پیچھے بڑہے ہوئے جاتے تھے کہ داد خواہ اہالی و مستغیثان اپنے عرائض
حالات کی اوسمین چھوڑ دیتے تھے جب بادشاہ سواری سے داخل محل ہوتے تھے
تو وہ عرائض دکھوا کر ملاحظہ مین گذر کر احکام مناسب دادرسی کے جاری ہوتے تھے

حالات معزولی امین الدولہ بہادر وزیر و منسوبی نواب علی نقی خان بہادر بعہدہ وزارت

چونکہ عہد جنت مکان سے امین الدولہ وزیر تھے امور سلطنت مین
مشیر با تدبیر تھے انکی وزارت مین خوب انتظام تھا ہر طرح پر ملک کا انصرام تھا
ایک روز عجیب واقعہ عبرت الناظرین گذرا کہ امین الدولہ گھر سے نکل کر دربار جاتے
تھے جب سواری قریب امام باڑہ ملکہ زمانیان کے سڑک پر پہونچی چار شخص

شہر پناہ ابل گیٹ میں پٹلون کپتان حیدر خان وغیرہ بیٹھے تھے وہ ڈر کر بگھی کو روک لیا سواروں کو
آگے جانے نہ دیا یہ نوبت پہونچی کہ نواب کو بگھی پر سے اتار کر ارادہ ہلاکت ہوئے کہ اس
دارو گیر میں نواب کے ہاتھ پر ضرب آئی سخت ایذا اوٹھائی چنانچہ بادشاہ کو فوراً اس
امر کی [illegible] سے اطلاع ہوئی افسران فوج مع [illegible] فوج حاضر آئے [illegible] نواب اون
مفسدوں کے پنجہ میں اسیر تھے [illegible] آگئی [illegible] اون سے دریافت
کیا گیا کہ تمہاری کیا آرزو ہے کس بات کی نسبت جو ہے جواب دیا کہ زر واجب [illegible]
اور [illegible] کالے [illegible] اس سے نہ ہاتھ اوٹھاوینگے
اگر بادشاہ کو انکی رہائی منظور ہے تو ہمکو ولیعہد صاحب کلان کی پناہ دیں
چنانچہ صاحب کلان بھی فوراً موقع پر پہونچے حسب تحریک اون مفسدوں کی اقرار زبانی
[illegible] خلاصی نواب کے اون بدمعاشوں کو گرفتار کر لیا فقط ہاتھ میں [illegible]
[illegible] صدمہ زخم کا آیا الا خدا نے جان بچایا مصرعہ [illegible] بلاؤں کے [illegible]
[illegible] یہان جراحت ہاتھ کے کہ ضرور ہوئی وہان بادشاہ کو تبدیلی وزیر کی منظور
ہوئی امیر الامرا امیر [illegible] و شرف الدولہ ابراہیم علیخان جو بعد فرو ہونے شر [illegible]
[illegible] نہایت عقیل و خوش تدبیر تھے اس عہدہ کے امیدوار ہوئے وزارت کے [illegible]
[illegible] تقدیر نے یاوری کی اور طالع نے بیداری کی اتفاقاً ایک خورشید خاندان شاہی
[illegible] دار السلطنت یعنی نواب مدار الدولہ علی نقی خان جو بتقدیر [illegible] بعہدہ وزارت سرفراز
ہوئے [illegible] ہجری کو [illegible] خلعت وزارت
[illegible] نیابت [illegible] ہوا اور [illegible] وزارت [illegible] ہوا [illegible]
[illegible] خلافت و جہانداری [illegible] سلطنت شہریاری امیر الامرا [illegible] المہام [illegible]
[illegible] السلطان [illegible] شاہنشاہی [illegible] معقول [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] صداقت [illegible] مرشد [illegible]

گزین خانہ زاد عقیدت سرشت صفوت آئین مختار فوجی اقتدار مدار و فادار بہی خواہ
مدار الدولہ منتظم الملک علی نقی خان بہادر سہراب جنگ بادشاہ کا اپنا خیر خواہ جانکر مالک
سفید و سیاہ کا کیا جاگیر و املاک منصب و جاہ دیا نواب صاحب ایسا جاہ و مرتبہ پاکے
اپنا گھر بھرنے لگے جھک کے بیج کرنے لگے حسب لخواہ نواب کے مالی و ملکی انتظام ہونے لگا
فوج کا سر انجام ہونے لگا تمام عزیز و اقارب نواب کے کمیدان و رسالدار ہوئے
ہر معاملات سلطنت مین ذی وقار ہوئے بادشاہ اپنی عیش و آرام مین مشغول ہی کچھ دنون
ملاحظہ کاغذات ملکی و گرد آوری امور جہانداری کے معمول رہے بعد وہ سب معاملات
جزو کل نواب صاحب کے حوالے ہوے شب و روز خلعت و مال جو دوشالے ہوئے

آمد امیر کبیر نواب گورنر جنرل ہارڈنگ صاحب بہادر وزیر شاہ لندن بمقام کانپور اور جانا چپاسی پانی کا بارگاہ سلطانی سے اور روانگی خیام شاہی واسطے استقبال گورنر بہادر کے

صاحب جانشین دربار نے بادشاہ کو خبر دی کہ گورنر جنرل بہادر فرخ لقا ہارڈنگ تشریف
لاے ہین برسم قدیم بے خوف و بیم ملاقات گورنر ضرور ہے اگرچہ ابھی سفر دور ہے
کیونکہ سلاطین ماضیہ واسطے ملاقات گورنر کے ہمیشہ جاتے تھے اور وہ خود آتے تھے
ملاقات سے باعث ازدیاد مراسم محبت و اتحاد ہے اور ہر طرح سے موجب رفع
نزاع و فساد ہے پس بادشاہ نے ایماء صاحب رزیڈنٹ بہادر کا پذیرا کیا
نواب صاحب کو حکم دیا کہ فی الفور پہلے سامان چاہی پانی کا روانہ ہو بعدہ ہم خود
سفر کرینگے فکر روانگی جداگانہ ہو چنانچہ اوسی روز سب سامان روانگی کا درست ہونے لگا
اسباب عیش کا مہیا جیسے ہونیلگا انداز تجملہ بزرہا ظروف نقرئی و طلائی واسطے صرف
طعام و زبلوریں و یاقوتی جام اور حسب حقہ جواہر نگار رہے مع چیز نقرئی و طلائی ہوا واسطے

وطاہران منقل بوری وبازکوہی اور چند جوڑیان اسپ مادہ عربی وخیام وبارگی پشمینہ
ہر اقسام کے تحائف وخزینہ ہمراہ مرزا وصی علیخان کے کہ ایک از نایان بارگاہ سلطانی تھے
شمار روانہ ہوا اور شقہ جات واحکام شاہی بنام ناظمان وعاملان کے فوراً معرفت
شتر سواران جاری ہوے کہ اپنے اپنے حدود مین سامان رسد وغیرہ کا تیار رکھین
و رسد کا انبار رکھو کسی چیز کی تکلیف و دقت ہونے نپاوے ہرگز شکایت ہونے
نپاوے بعدہ خیام شاہی اونٹ و ہاتھیون پر انبار ہوی اور کئی سو شتر محمولہ
خزانہ کے شمار ہوے ہر اقسام کا اسباب روانہ کانپور ہونے لگا سامان سفر پیشتر
ہونے لگا راہون مین راوٹی وبارگی سر راہ پالین بازار کے تمیع دنیا کی نعمتین
بازار راہ مین موجود و فراہم ہر طرح کے اسباب عیش و نشاط باہم اشعار
زینت ہوگئی صورت آسمان ٭ سڑک بن گئی غیرت کہکشان ٭ غرضکہ مقام
شہر سے تا بہ لب گنگ گھوڑے کی کھنک تھی اور زر نقد و سیم کی جھنک تھی
کوئی ایسا مقام نہ تھا کہ جہان موزون فرش و خیام نہ تھا ہزارہا فوج پیادہ و سوار
تماشائیون کا ہجوم بے شمار دور تک بارگاہ سلطانی ایستادہ ہر جانب سے محافظ
واسطے درستی کے آمادہ جہان تک حد نگاہ پہونچے خیام سلطانی قبہ نور سے
کھڑے ہوئے پردے زربفت و اطلسی پڑے ہوئے اور سراپردہ پشمینہ کی خیام
زرنگار طنابین منقش کی گرد انبار مخمل کی بارہ دری سقف اوسکی موتیون سے
جڑی کنول جھاڑ بلوری زرنگار ٹنگے ہانڈیان یاقوت و زمرد کی جگمگاتیان مرصع
لوح و مخمل ہر خیام مین سجے سجائے اپنے اپنے مقام مین راجہ بختاور سنگھ و غالب جنگ
نے لب آب باغ تازہ بہار سرسبز کیا ہر ایک اشجار نارنج و سیب بھی تازہ لگایا
پختہ چمن آراستہ گلشن فردوس ہونا پایا و پیراستہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ لالہ زار
چمن سیراب بہار کہین سے اوٹھا آیا ہے یا فی الفور پختہ زمین پر لگایا ہے کیونکہ

اوس ریاض تازہ مین سب پھول چمن کے سمن یاسمن نسرین ونسترن کہین ہزارا
خوشبو گلاب تھا ہر ایک پھول غیرت آفتاب تھا وہ چمنستان ہر رنگ و بو مین رشک
گلستان جنان تھا ہر طرح سے شاداب وخندان تھا اعزای سلطانی کے خیام چپ
راست تھے ہزارہا کنڈے وخیام ریشمی بے کم وکاست تھے شاگرد پیشہ کی چھولداریون
سے گرد حصار تھا بارگاہ شاہی کے قریب خاص بازار تھا خوان نعمت ہر دکان مین
بے شمار ہر ایک شئے موجود جو درکار کہین گرم تنور ہے کہین شیرینی شفاف شکل کافوری
طباخ لاجواب کباب وشیرمال نفیس پکائے ہوئے دکانین ہر ایک نعمت سے لگا کر
ہوئے بھٹیاریون کی ہر ایک جگہ موقع پر دوکان تھی اوسکی بھی نئی سج دھج نرالی آن بان
تھی ہزارہا دکان مہاجن وصراف زر نقد وسرخ کا ڈھیر تا بہ ناف جداگانہ ہر گنج
و بازار کا نشان تھا ہر ایک اجناس سے بھر اسکان تھا طوائفین جو ہمراہ لشکر تھین وہ
ہر ایک غیرت خورشید وماہ منظر تھین کثرت فوج کا کیا شمار ہزارہا پیدل و ہزارہا سوار
پس وپیش سب توپخانے تھے بہت پرانے اور نئے کارخانے تھے صدہا ضرب توپ
آتش افشان جنگ کی تھین ہر طرح اسباب کی دھوم دھنگ کی تھی

پہونچنا ایلچی کا فرخ آباد مین اور شرفیابی گورنر جنرل بہادر سے

مرزا وصی علیخان ایلچی بعد طے منازل وقطع مراحل فرخ آباد مین پہونچے دوسرے روز باسامان ترک
وحشمت بلطف زر لباس سفارت دربار گورنری مین آئے وہ دربار عالی وقار مرجع
مہمات ہندوستان مجمع گروہ عالمیان تھا بعد اطلاع وخبر آمد ایلچی دربار مین گذر ہوا
ایک انگریز معزز رہبر ہوا پس از ادای آداب وسلام عرض کیا کہ شاہ اودہ آسمان بارگاہ
خدیو جہان پناہ آپ کے مشتاق ملاقات ہین اور مستفسر حالات ہین جواب دیا کہ اونکی
عنایات سے ہمکو بھی ملاقات کا شوق ہے معاینہ کا ذوق ہے ہم واسطے ملاقات کے
آئے ہین اسی طرح سے چند کلام رہے مراسم ادای نامہ وپیام رہے غرضکہ ہر ایک امر کا

جواب باصواب ملا اور ہدایا و تحائف جو ساتھ لے گئے تھے وہ سب گذرانے بدل
قبول منظور ہوا ایلچی رخصت حسب دستور ہوا ایدہر ایلچی روانہ لکھنو ہوا شہر دارالسلطنت
کو ہوا اور ادہر گورنر نے حکم کوچ کا دیا پیش خیمہ آگے روانہ کیا چند روز مین خیام گورنری
اوسی جگہ پہونچے کہ جہان پر خیام شاہی نصب تھے مہیا سامان سب تھے چنانچہ
گورنر جنرل بہادر فرخ آباد سے کوچ کر کے با جاہ و حشم بسیار و ہمرہی فوج گورہ
پیادہ و سوار کانپور مین داخل ہوئے اور واسطے ملاحظہ قواعد فوج جنگی کی راغب و مائل ہوئے

سوار ہونا بادشاہ کا تخت گاہ سے جانب کانپور واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر

ادہر گورنر جنرل کانپور مین پہونچے ایدہر خیام شاہی روانہ ہوئے در دولت سے
دو کوس تک دورویہ سڑک مین ہجوم بے شمار انگریزی و ہندوستانی
سواروں کے رسالے تیار جلو مین مردمان بادبہاری تھے چپ و راست
افسران فوج واسطے جان نثاری تھے ایک بگہی فٹن ولایتی اوسمین
چار چار گھوڑون کی جوتی اول تو وہ فٹن نقرئی و طلائی کار ساز اوسکا مرصع
ایزد نگار جس پر تختہ نور صفائی و شفافی مین رشک شعلہ طور دوسرے وہ گھوڑیان
خوش رفتار باد پا صورت تصویر سراپا سانچے بارگاہ سلطانی کے آراستہ ہو کر مین
بادشاہ محل سے برآمد ہو کر اوس پر سوار ہوئے مصاحب چند خاص ہمراہ و جلو میں ہوئے
اوسوقت کے سامان جلوس کا کیا حال بیان کیا جاوے کہ جلوخانہ مین عالم جلوہ
نور تھا وہ مکان گویا سامان جلوس سے معمور تھا بگل ہر رسالہ کا بجنے لگا نقارہ کا بادل سا
گرجنے لگا جب سلامی کی توپ سر ہوئی روانگی کی خبر مشتہر ہوئی یہان سے سواری
آگے روانہ ہوئی قواعد شاہانہ ہوئی غرض کہ شہر سے اول موسی باغ مین داخل ہوئے
استراحت سے دو شب وہان مائل ہوئے بروز نیک و ساعت سعید وہان سے کوچ
ہوا یا ہی آسمانی نظر آیا اوس روز غضب کی سردی و شدت ابر باران کچھ ترشح اور ہوا

پریشان سڑک پر گرد کا نام نہیں غبار و گرمی سے کام نہیں آسمان پر شور رعد بلند چمک برق خاطف کی دو چند اسی حالت میں تا بہ نول گنج پہونچے وہان بھی خیام شاہی نصب تھے با سور خیر طلب تھے نول گنج میں حسب آب شاہی سلامی ہوئی سواری آگے گاہی اونا نظر آیا وہان سے قدم آگے بڑھایا رفتہ رفتہ قریب کانپور کے آئے بادل فوج کی چھائے بیابان سب بیابان لشکر چشم براہ تھے سواری دیکھا سب تھم گئے پرے سلامی کے جم گئے قریب تر سواری آئی جلو میں بادبہاری آئی ہر ایک نے قاعدہ سے تسلیم جھکایا مجرا و آداب بجا لایا غرض کہ تکھی پرے او تر کر خیمہ میں بادشاہ داخل ہوئے اس طرح پہ قطع منازل ہوئی ابر رحمت برسنے لگا زور سے پانی پڑنے لگا او سوقت عجب کیفیت نمایان تھی وہ ایک تو پانی کا برسنا شدت ہوا سے سردی کا ہونا دریا گنگ کا کنارہ دلدل کی ریت کہیں نہ گرد و غبار غرضکہ نہیں دو روز تک یہی سامان بالا تیز

جانا مرزا سکندر حشمت بہادر کوچک بادشاہ ہمراہ نواب علی نقی خان بخدمت گورنر جنرل واسطے تعین روز ملاقات کی

بادشاہ نے نواب سے فرمایا کہ بسبب بارش علی الاتصال کی سخت اذیت ہے پانی کی شدت ہے لشکر کو پریشانی ہے ہر طرح کی خیرانی ہے گورنر کے پاس مرزا سکندر حشمت جاوین روز ملاقات معین فرماوین چنانچہ مرزا صاحب بہادر ہمراہی وزیر اعظم جلوس شاہانہ سے خیام گورنری میں پہونچے گورنر جنرل بہادر نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آئے اول تذکرہ بادشاہ کا آیا یوم ملاقات کا قرار پایا چنانچہ وہان سے مرزا صاحب بہادر نے واپس آکر بادشاہ کو اطلاع دی جملہ کیفیت بیان کی کہ گورنر کو بھی بس ملاقات کا شوق ہے دل میں نہایت ذوق ہے کلہ صبح کو ملاقات ہو رسم تواضع و مدارات ہو بادشاہ نے یہ پیام سنکر حکم دیا کہ صبح کو فوج و لشکر میں تیاری ہوئی آراستہ سامان سواری ہووے چنانچہ چوبدارون نے حکم تمام سنا دیا ہر ایک کو آگاہ کیا سپیدہ صبح نمودار ہوا ہر ایک جیب

بیدار ہوا جملہ سامان جلوس مرتب و مہیا کیا گیا ہر قسم کا سامان ہمراہی یکجا کیا گیا سوار انگریزی
دس بارہ ہزار تھے لباس و ساز اونکے زرنگار تھے اور سپاہ ہندوستانی مسلح و زرہ پوش
چار آئینہ و چلم پر دوش سرون پر خود فولادی صاف و مصقل عیان تھی اسپان تازی پر سوار برگستوان تنگ

سوار ہونا بادشاہ کا اپنے خیمہ سے جانب خیام گورنری

امرای دربار شاہی کا اوس روز عجیب ڈھنگ تھا ہر ایک کی پوشاک و لباس کا نیا رنگ
تھا زرتار و بافت چست بدن تھے لباس زرین زیب تن تھے وزیر الممالک حضرت کی پاس
بالباس مغرق و جواہر مثال ماہ و مہر مندیل تھے دولت کی گویا قندیل تھے تیغ خراسانی
زیب کمر قبضہ مین سلک ہای گوہر اور بادشاہ لباس جواہر سے سراپا مغرق قبہ نور پر ضیا
سر پر پوشاک جامہ حسن زیب و ر پر حسام اصفہانی کمر مین موزون و آراستہ کمر بند جواہر نگار
زیب کمر و پیراستہ باین شان و شوکت ہوا اور پر سوار ہو کر سواری چلی بادشاہی آگے
بڑہی چتر بردار نے چتر زرین لیا حضرت پر سایہ کیا مرزا ولیعہد و جرنیل صاحب ہمراہ تھے ہوادار
سکے پس سواری شاہ تھے حلقہ ندیمان مین بادشاہ جیسے ستارون مین ماہ صد ہا
خاصون کے گھوڑے پری وش گوہر شم مرصع و مکلل سر سے تا بہ دم زر آلو و نخملی زین
سکلات و زرین اون مین یاقوت و لعل جڑے ہوئے گوچھی موتیون کی پڑی ہوئی غرضکہ
پل کشتی سے لگے گذر ہوا سواری دیکھکر ہر ایک ششدر رہا قریب پہونچکر بادشاہ ہاتھی
پر سوار ہوے خواصی مین چند خواص و چتر بردار ہوئے وہ ہاتھی بلند کوہ تمثال اوس پر
ہودج طلائی مرصع یاقوت و لعل دانت اوسکے عجیب شان و انداز سے کھڑے ہوئے
اوسپر ہالی طلائی مرصع سکے جڑے ہوئے غرض کہ اس تزک و شان سے بادشاہ قریب
خیام گورنری کے پہونچے سواری کے لوگ تھم گئے پرے قواعد کے جم گئے اون خیام
کے سراچون مین ایک بارہ دری نہایت وسیع زردوزی آگے اوسکے ایک شمگیرہ کلان
سکلات کھڑا ہوا ہر ایک پردہ اوسمین زری کا پڑا ہوا چپ و راست پلٹنین گورہ کی جمی ہوئی

سلامی کو تھمی ہوئے اور ایک خیمہ علیحدہ جسمین میز کہانے اور چاہ پانی کا آراستہ جام
بلورین و ظروف نقرئی طلائی سے پیراستہ اپار ہر گورنر کو انتظار بادشاہ تھا ہر ایک شخص
چشم براہ تھا غرض کہ ہاتھی سے بادشاہ اترے سوار ہو جلوہ فرما ہو کر لب فرش
پہونچے وہان سے گورنر جنرل بھی تعظیماً آئے بادشاہ کو لے گئے دونو جانب سے حسب دستور
سلام ہوا استفسار خیریت کا کلام ہوا بعد اوسکے گورنر نے بادشاہ کو کرسی زرنگار پر
باصد اعزاز و احتشام بٹھایا مراسم مستمرہ اوسکے ہاتھ سے ہاتھ ملایا گورنر جنرل بھی
ایک کرسی زرین پر رونق افزا ہوئے مصاحب ندیم ہر جانب سے دست بستہ ہوئے
گورنر جنرل بادشاہ سے ہمکلام تھے سکوت مین خاص و عام تھے بڑے ذوق شوق
سے ملاقات ہوئی نہایت اخلاق و تہذیب کی ہر ایک بات ہوئی گورنر نے ایک قلمدان
عاج ولایتی ہزار ہا صنعت و تکلف سے قطعہ دار مرصع بگلکار علاوہ اسکے ایک جلد کتاب
گلستان بخط ولایت کہ ہر ایک صفحہ اوسکا نسخہ گلستان جنان تھا اور ہر ایک حرف
و نقطہ اوسکا گلدستہ کہکشان تھا بطور تحائف سامنے بادشاہ کے پیشکش کیا خادمان
شاہی نے اوٹھا لیا مقام چاہ پانی مین آئے نعمت خانے کے سامان دیکھائے
قریب میز کے بادشاہ نے کرسی جواہرنگار پر جلوہ کیا خادمان خاص نے حقہ حسن محفل
زمردین جواہرنگار سراپا پرنتار آگے لگا دیا وہ حقہ زمردین کہ جسکے عکس سبزی سے تمام
خیمہ سبز اور منور ہوا خوشبوی دہوین سے دماغ معطر ہوا اور انگریز اپنے استعمال غذا
مین مشغول تھے جو اونکے معمول تھے بعدہ یہ صحبت برخاست ہوئی وہ جماعت
مجموعی چپ و راست ہوئی ایک دوسرے خیمہ مین جو مقام خلوت سا اچھا نہایت
دلچسپ و دلکشا تھا تھوڑی دیر تخلیہ کی صحبت روبرو رہی ہر قسم سے راز و نیاز
کی گفتگو رہی غرض کہ بعد اس مراسم کے بادشاہ رخصت ہوئے ملاقات سے نہایت
محظوظ و بامسرت ہوئے گورنر جنرل نے دس گھوڑے عربی با زین زر مغرق ساز و یراق ہر ایک

ترکی و ولایتی براق اور چند ہاتھی معہ عماری زرین اور مرصع ہوا اور ایک خیمہ پشمینہ کارنگار
از قسم تحائف بادشاہ کی خدمت مین پیش کئے ملاحظہ ہوکر ہر ایک ملازمان و خادمان خاص
تمام انگریزی کو انعام و خلعت بیش بہا عطیے الغرض وہان سے بادشاہ سوار ہوکر باحشمت
و اجلال اپنے خیام شاہی مین داخل ہوئے استراحت سے مائل ہوئے

تذکرہ واپسی بادشاہ دربار گورنر جنرل سے خیمہ گاہ سلطانی مین

بعد ملاقات گورنر کے بادشاہ اپنی بارگاہ مین آئی فوج ہمراہی ذی کر کھولی ہر ایک مشغول بکار ہوا معمولی
دربار ہوا دوسرے روز رندیمان سلطانی واسطے استقبال اور لانے گورنر جنرل کے
روانہ ہوئے سامان جلوس شاہانہ ہوئے دریای گنگ کے اوسطرف صدای توپ
بلند ہوئی معلوم ہوا کہ گورنر اپنے خیمہ سے سوار ہوئے یہان آمد کے سامان فی شمار ہوئے
گرد سواری گورنر کے فوج گورہ بلباس مکلف و چست ساز و یراق سواران کے
نہایت درست چمک دمک روی صاف کا وہ نور جیسے ابر تیرہ مین برق خاطف و شعلہ طور
غرض کہ باین آئین و حشمت گورنر جنرل خیمہ شاہی مین رونق افروز ہوئے ہمراہیان گورنر
ہمراہی مین جلوہ ریز ہوئے حسب قاعدہ انجمن سلطانی رونق پذیر محفل شاہی نے نظیر ہار گوہری
کے مرصع و زرنگار سلک یاقوت و گوہر گرانبار زیب گلوی گورنر ہوے عطریات شہنشاہ
محمد شاہی سے لباس معطر ہوئے اور ہر ایک انگریز کو ہار زرتار تقسیم ہوئے انعام کثیر زر و
سیم ہوئے جلسہ ملاقات کا تمام ہوا وقت رخصت گورنر جنرل سے یہ پیغام ہوا کہ تختگاہ
کو بھی سرفراز کیجئے مہمانی سے ممتاز کیجئے گورنر جنرل نے قبول کیا رضامندی سے
جواب دیا بعدہ بادشاہ وہان سے سوار ہوئے ہمراہی مین مصاحب و جلیس دوچار ہوے
مع لشکر و حشم نواب گنج آئے اہالیان فوج حسب دستور آداب سلامی بجالائے اوس
مقام پر ایک مظلوم زمیندار حاضر ہوا زمین بوسی کرکے بادشاہ کو نذر دیا اور اپنا حال
تظلم عرض کیا بادشاہ نے بنظر رعایا پروری استفسار حال کیا زمیندار نے بخوبی جواب و

سوال کیا کہ عامل وقت نے سخت تنگ کیا ہے برباد ی کا ڈھنگ کیا ہے بمجرد استماع استغاثہ زمیندار کے حکم محکم خسروانہ بنام انجم الدولہ عامل وغیرہ دیوانخانہ جاری ہوا کہ فی الفور رفع داد کی جاوے ہمارے پاس تک مکرر فریاد نہ آوے چنانچہ بتعمیل اس حکم کی زمیندار مذکور اپنی مراد سے کامیاب ہوا اور انصاف شاہی سے بہرہ یاب ہوا و ہان سے طرفۃ العین مین سواری ڈاک لگی بادشاہ ڈونگی مین مستعجل ہوئی بعد طے راہ کی عشق منزل مین داخل ہوئے

آنا گورنر جنرل کا لکھنو مین و سامان ہونا ضیافت وغیرہ کا بارگاہ سلطانی سے

جب بادشاہ لکھنو مین داخل ہوئے تمام شہر لکھنو مین حکم تیاری و آراستگی کا جاری ہوا چنانچہ بموجب حکم سلطانی تمام دکانات شہر کی نہایت آراستہ و صاف ہوئین مثل آئنہ شفاف ہوئین ہر مکان مین کنول جھاڑ گیلاس ہانڈی چڑہی ہوئی تمامی اور بادلہ سے مڈہی ہوئی بازار چوک کس خوبی و صفائی سے آراستہ زنگار نگ جدا ہر مکان کا نیا ڈھنگ ہوا گورنر جنرل نے کانپور سے سوار ہو کر شہدرے مین مقام کیا وہان بھی اہل کاران شاہی نے خوب اہتمام کیا یہان حکم سلطانی یون نافذ ہوا کہ صبح کو سامان جلوس تیار رہے ہر ایک شخص خبردار رہے چنانچہ صبح کو سلطان عالم ہودج زرین پر سوار ہوئے سامان سواری تیار ہوئے جو جلوس روز اول تھا وہ اوس روز نہ تھا بلکہ جملہ سامان نیا نظر آتا تھا جلوہ قدرت خدا دکھلائی دیتا تھا غرض کہ بادشاہ تا بہ شہدرے خود جاکر باعزاز و احترام گورنر کو لکھنو مین لائی اول مکانات شاہی شاہ منزل وغیرہ دکھلائے گورنر نے کیفیت تیاری مکانات کی ملاحظہ کی قدرت خدا کی نظر آئی اوس روز تیاری آراستگی مکانات کا کہان تک بیان ہو یعنی وہ لب آب سنگی بارہ دری حسین فرش قاقم و سنجاب پردہ ہای زری کے نایاب شیشہ ہای بلور سے تمام کوٹھی منور ہر ایک جہاڑ رشک شمس و قمر منیر ولایتی ہر مقام پر موقع سے لگے ہوئی جام بلورین و زمردین اور سیر و بھرے ہوئے ہزار ہا ظروف نقرئی و طلائی پر ز میوہ ہای لطیف و مشتجن و مزعفر لذیذ اور صدہا

اقسام کے کباب رکھے ہوئے بکمال لسوزی پکے ہوئے ترتیب میز طعام کے ہر دو جانب
نشانات مرصع کہ یہ قاعدہ دعوت اہل فرنگ کا ہے نہایت رونق سے موزون و زرنگار
بھری اوسکی مکمل و آمادہ غرضکہ بعد ملاحظہ سامان نادرہ کے شغل طعام ہوا اوس وقت بادشاہ
نے جشن محفل طلب کیا خواص نے سامنے حقہ زمردین کو لگادیا ہر جانب سے ناچ رنگ کا
سامان وساز تھا ہر سمت سے بربط و بین و مساز تھا مغنیان مشغول نوای و صدا ہر ایک
اون مین ناہید وداود و نوا بادشاہ گورنر کا ہاتھ لیکر آپ بر سائبان اطلسی مین رونق
افزا ہوئے کرسی زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے ہاتھیون کی لڑائی شروع ہوگئی حکم ہوا کہ گارسی
بڑھا و لڑائی دیکھلاؤ وہ پیل مست کہ کوہ سے زور آزمائی کرین اور آسمان سے لڑائی کرین
خوب لڑے عرصہ تک یہی شغل رہے وقت شب کے مکانات شاہی روشنی سے پرنور
ہوگئے رشک جلوہ طور ہوئے آتشبازی عجائب غرائب چھوٹی ہر طرح کے صحبت
شاہانہ تھی عیش و عشرت زمانہ رہی گورنر بادشاہ سے رخصت ہوکر اپنے فرودگاہ
مین آئے صدہا کشتیان پر از تحائف روزگار و جواہرات الماس نگار کی پیش ہوئی تھیں ساتھ لائے

بیان حالات صحبت بادشاہ و تذکرہ ندیمان شاہی و اشغال سخنگوئی و آرایش ہر شی

بعد رخصت گورنر جنرل کے جہان کا سرانجام ہونے لگا مناسب ہر کام
ہونے لگا بموجب صلاح وزیر کے ہر طرح سے بند و بست ہوا
ہر کارخانہ مین نظم و نسق ہوا اور بادشاہ کو انیس الدولہ و رضی الدولہ و نجیب الدولہ
و مستقیم الدولہ و میر ذکی مہر الدولہ مرثیہ خوان قدیم ندیمان سے صحبت شب و روز تھی
عجیب محفل دل افروز تھی ہر ایک گویا و خوش بیان ندیم تھے رازدار قدیم تھے اور جلسہ
شعرا مین مثل سبع سیارہ فصیحان زمانہ یعنی مقبول الدولہ قبول و مرزا محمد مہدی درخشان
و مہتاب الدولہ و میر علیجان و آفتاب الدولہ خواجہ اسد قلق و فتح الدولہ محمد رضا برق
و تدبیر الدولہ منشی مظفر علی اسیر تھے ہر ایک ان مین سے طوطی زبان سحر بیان و بےنظیر تھی

اور گروہ حکمای حاذقین مین حکیم مرزا علی حسن مسیح الدولہ و حکیم فضل علی شفاءالدولہ و
میر نواب و طبیب الدولہ مسیحای عصر فلاطون وہر معالج قدیم خیر خواہ صمیم سرکار شاہی کے
تھے اور طائفہ مغنیان و نواسنجان مین کیسے کیسے اوستاد کہ جنکے نام سے تانسین
کان پکڑین شاگردی کا دم بھرین چھتو خان و چھجو خان کوئی پکھاوجی لاجواب ناصر احمد و
غلام محمد خان و غلام علیخان بین کار آفت روزگار اور صدہا نوازندگان سرود و رباب
ہر ایک بے مثل و نایاب جمع تھے اور فدا حسین خان منجم و رمال استادِ کمالات باطنی و حالی و
خوشنویسون مین جواہر رقم خان و یاقوت رقم خان و گوہر رقم خان کہ جنکا ہر دائرہ حروف
ہلال آسمانی کہیے تو بجا ہے اور ہر نقطہ انکا قطب کہیے تو روا ہے مصورون مین مانی رقم
و بہزاد خان نامی نقاش گرامی جنکی تصاویر و عکس کشی سے عقل متحیر ہوئی آدمی بے مثل تصاویر محو
و بیخبر ہوئی غرض کہ جملہ کاملان ہر فن و اوستادان زمن ہر ایک علوم مین طاق و فنون
و علوم مین مشتاق شاگرد و بادشاہ تھے جلیس و خیر خواہ تھے بادشاہ نے خود دیوان چند
و مثنوی نہایت فصیح و موزون تصنیف فرمایا قول کلام الملوک ملوک الکلام کا رتبہ پایا
ازان جملہ ایک مثنوی ماہ پیکر و سیمی تن دوسرے غزالہ ایسی تصنیف ہوئی کہ بے مثل و لاجواب
تالیف ہوئی بنیاد جلسۂ رہس کی اوسی مثنویات سے قرار پائی کیفیت محفل اچھے اندر
کی دکھلائی صدہا طوائفان حسین و جمیل اوس رہس مین ملازم و مامور ہوئین لباس
پریون مین مشہور ہوئین ہر ایک کو پوشاک جواہر نگار و زیور مرصع و زرنگار عطا
ہوا عجیب لطف کا جلسہ برپا ہوا قطع دار و موزون سب اوسکے مرد و زن تھے
جواہرات کے اوس کھیل مین ہرن تھے کوئی اون مین طاؤس جادو بنا کوئی آدمی
شکل آہو بنا چند شاہزادے و دیو مثل قیصر و گیو کوئی پری سرو قامت و سرو سہی تھی
عمر مین نو خاستہ و سہی تھی کسی شاہزادہ کا نام بدر الدجی کوئی ماہ پیکر و مہر لقا تھا غرضکہ
سب مرد و زن اوس قصہ سے واقفکار تھے بزبان و یاد ہزارہا اشعار تھے و بیان ہلال

وبیخودو دو شاعر تھے اوس جلسہ مین ملازم تھے نہ بہیون مین قائم تھے الغرض وجلسہ ایسے کے طیار کرلے گئے قصہ جات سمی حشم و کہلائے گئے

حالات انتظام واختیارات نواب علی نقی خان وتفصیل عہدہ داران ارکان شاہی

سلطان عالم اپنے عیش ونشاط مین معروف ومشہور ہوئے غربا ومساکین داد وہش سے معمور ہوئے اور نواب صاحب نے باختیار خود نظم ونسق سلطنت کا بخوبی انتظام کرنا شروع کیا عہدہ داران سابق وحال کو اپنے موافق فروغ دیا ناظم وچکلہ دار عامل وفوجدار سب مقرر ہوئے اعزہ واقربا نواب کے رسالدار وامیر لشکر ہوئے جو عہدہ ارکان شاہی تھے اگر تفصیل مفصل اونکی لکھی جاوے تو ایک کتاب جداگانہ ہوجاوے مگر اسمای ضروری جو رکن رکین وعمال سلطنت اوس زمانہ مین تھے اور ہر طرح سے ذی اختیار ہر کارخانے مین تھے ذیل مین درج وتحریر ہوتے ہین بقید مناصب وعہدہ تسلیم ہوتی ہین

- مشیر الدولہ بہادر مہاراجہ بالکرشن دیوان شاہی
- مدبر الدولہ راجہ جوالا پرشاد نائب میر منشی
- مصاحب الدولہ مہتمم جاگیرات ومعافی
- دبیر الدولہ منشی عبد اللطیف مہتمم خزانہ شاہی
- مجد الدولہ مفتاح الدولہ وغیرہ اولاد کپتان
- فتح علیخان مہتمم کوٹھہ جات اسباب وجواہرات وغیرہ
- منصف الدولہ پسر سید محمد صاحب مجتہد العصر داروغہ عدالت اہل تشیع
- بشیر الدولہ خواجہ سرا نواب ناظر محلات

- راجہ کندن لال میر منشی بیت الانشا بیت الاجرا
- راجہ الفت راے مشی الممالک
- انجم الدولہ واہتمام الدولہ حسین خان داروغہ دیوان خانہ وزارت
- زکی الدولہ مہتمم اخبار ملکی ومیرزا برق
- مرزا علی رضا بیگ کوتوال شہر لکھنؤ
- مولوی محمد یوسف داروغہ عدالت اہل تسنن
- شرف الدولہ مرزا غلام رضا خان بہادر
- [illegible]

سامان شادی مرزا ولیعہد بہادر

شادی کتخدائی ابو الحرب فغفور جاہ خاقان حشم صاحب عالم ولیعہد مرزا جاوید علیخان بہادر
کی تیاری ہوئی ہر ایک رسم تقریب کی جاری ہوئی جملہ سامان جاہ و حشم باہم ہوا اسباب نشاط
و عیش فراہم ہوا اتمام سال جوڑے سرخ و زرین و لباس مرصع تقسیم ہوئے مستفیض ملازم و
ندیم ہوئے منوں عطر کا صرف ہوا لبریز عطروں سے ہر ایک ظرف ہوا صینیوں پختہ طعام کی
تقسیم خاص و عام رہی تمام شہر میں جھاڑوں کی روشنی تھی ہر زمین حوض روشنی تھی سیکڑوں
نقار خانہ گڑے ہوئے ہر ایک جگہ خیام پشمینہ و بادلے کے کھڑے ہوئے عجیب عالم اہل دربار
تھا کہ پوشاک سرخ سے ہر ایک گلنار تھا رلال پارہ ورثی لال تھی زمانہ کو خوشی کمال
تھی ہزارہا پریرویان لالہ فام و لولیان نازک اندام خوش آواز و خوش قامت رقص میں بلا کی
بلا عنقا بست تھی محلات معلی سب ایک جا ہر مکان قصر جنت سے سوا محلدار مغلانیاں سرخ پوش
کہاریاں گوہر بگوش یوم شادی صبح کو اس ہجوم کثرت سے برات آراستہ ہو کر روانہ ہوئی
کہ قابل دید زمانہ ہوئی نوشاہ رونق افروز سواری بزم شادی ہر جانب سے غلغلہ مبارکبادی
جملہ محلات شاہی سکھپال طلائی و عماری زرکش پر سوار و زنو بہ جلوس میں پیادہ و سوار
ہر ایک فیل آراستہ پر نوشاہ اور بادشاہ گویا ایک برج میں دو ماہ جلوس برات میں
تزک و حشمت شاہی کا بالکل تھا صدائے باجوں سے عالم میں شور و غل تھا غرض کہ
بعد اس سامان کے عقد ہوا مبارک سلامت کی آواز آئی ہر سو سے صدائے ساز آئی
صینیوں سے اسباب جہیز کا تیار تھا حساب و اندازہ سے بے شمار تھا مع شاہد برات
رخصت ہوئی رسوم سے فرصت ہوئی دولہ و دولہن جلوہ افروز محل شاہی ہوئے
عرصہ تک جشن نوروزی و سرور جشن شاہنشاہی ہوئے ایک شاعر نے تاریخ شادی
کی موزوں کی وہ اس مقام پر لکھی گئی تاریخ دو گل پیرہن لب بلب ہو گئے دو خورشید مہ ایک آب ہو گئے

۱۲۸۴ھ

حالات تعمیر و تیاری قیصر باغ و میلہ سرخ پوش

جب سے کہ سلطان عالم تخت نشین ہوئے تیاری و تعمیر قیصر باغ کی ناظر ہوئی نخوۃ اتمام
وروش کا باغ ہوا یا نمونہ قدرت خدا کا دکھلایا عجیب باغ دل فریب رشک گلستان جنان
خجلت افزای باغ رضوان گلہای رنگارنگ سے معمور گل اندام اوسکے ہر ایک باغبان
ومزدور وسعت وکشادگی اوسکی مثل گلستان ارم بلکہ باغ فردوس کی تازگی اوسکی سامنے
کم کوٹھیان اوسمین سنگ مرمر کی بارہ دری لال پتھر کی تصاویر سنگی ہر جانب کھڑی ہوئی
ستون منقش و آبدار ہر سمت جڑے ہوئے نہر مصفا و صاف پانی اوسکا تسنیم و کوثر سے
زیادہ شفاف آب روان دیکھکر دل لہرائے خضر بھی غوطہ کھائے کوٹھی منعکس ایسی موزون
تعمیر ہوئی کہ قوس قزح کی تصویر ہوئی ہر موسم برسات مین میلے باغ مین ہونے لگے
پوشاک سرخ وارغوانی تماشائی پہننے لگے سرخ در و دیوار گلنار پوش یار و اغیار روند ہیہات
سلطانی سراپا سرخ پوش لباس یاقوتی و ملبوس گلناری پردوش جسکا نیلیون کی وہ دوکان
سجی ہوئی کس انداز و نفاست سے جمی ہوئی حقہ ہای طلائی و نقرئی کمال حسن و خوبی سے
زیب دکان شاہانہ مغرق و زرنگار نہایت تکلف سے آویزان ہر جانب سے گلفروش
ہار بیلے موتی و سونگرے کے لیے ہوئے زیب سبد کیے ہوے اشعار سبد گل کو رکھے
ہوئے گلفروش ؛ سناتے تھے یون مثل بلبل خروش ؛ معطر یہ سب ہار بیلے کے ہین ؛
پہن لو یہی لطف میلے کے ہین ؛ کہاریان و محلدار با لباس زرنگار سیر کنان ہر ایک
غیرت افزای حور و غلمان ہر پری وش کی پوشاک شہابی اور لالہ فام رنگیلے سج دھج سے
گل اندام غرض ہر مرد و زن کا یہ حال تھا زمین سرخ آسمان لال تھا صدہا کوس سے
لوگ دوڑ دوڑ کے آئے شہرات بنارس جونپور کے آئے پس پردہ بیگمات محل ہر قصر و
ایوان مین تھین واسطے مشاہدہ جلسہ کی ہر مکان مین تھین اور ملبوس رنگین شاہانہ بادشاہ کا
تھا سرخ لباس ہر ندیم ہمراہ کا تھا چند سال یہی لطف کے میلے ہے عجیب خوبیون سے
جمیلے رہے غرض کہ اس جلسہ سے یہ غرض خاص تھی کہ نظارہ قیصر باغ سے ہر کہ و مہ

شاد کام ہون مشاہدہ مین خاص و عام ہون

عدالت بادشاہ

حالات عدالت و نصفت سلطان عالم کے حیطۂ امکان سے باہر ہین تحریر و تقریر سے قاصر ہین اگر تحریر ہون تو دفتر جداگانہ چاہیے لکھنے کو زمانہ چاہیے مگر چند حکایات عدل و انصاف کے نظیراً زیب قرطاس ہین یہہ بیانات بھی عدالت اساس ہین اول یہہ کہ عہد سلطنت سلطان عالم مین ایک وقت قریب بارگاہ سلطانی کے ایک شخص نے ایک شخص کو ناحق جان سے مارڈالا نہین معلوم کہ کس کا عوض نکالا بذریعۂ اخبار نویسی سے بادشاہ کو یہہ خبر معلوم ہوئی مفصل خبر مفہوم ہوئی کہ مقتول ہونے والا کسی گانون کا ہی قاتل ہلاک کرکے مفرور ہوا خون ناحق ضرور ہوا یہہ خبر سنتے ہوئے بادشاہ کو غضب و جلال ہوا غصہ کمال ہوا نواب کوتوال کو بلایا زبان مبارک سے فرمایا کہ اللہ اکبر زیر تخت شاہی یہہ غفلت و عناد ہے اسطرح بھی ظلم و بیداد ہے اہلکاران شاہی ایسے غافل ہین کام سے بالکل کاہل ہین خیال و فکر رعیت نہین خواب غفلت مین سوتی ہین اپنے حق مین زہر بوتی ہین مجھکو اپنی طبیعت سے مہلت نہین بدمزگی مزاج سے فرصت نہین اسیواسطے تمپر سب کام چھوڑا ہے مگر تم لوگون نے خبرداری سے مونہہ موڑا ہے اگر اپنے حق مین بہتر جانیں قاتل کا پتہ جلد لگاوین اور جب تک سراغ قاتل کا معلوم نہوگا قسمیہ کہتا ہون کہ کھانا نہین کھاؤنگا کسی کی بات ہرگز نہ مانونگا یہہ حال سلطان العالم کا دیکھکر زلزلہ پڑا تمام شہر مین تہلکہ پڑا ہر ایک شخص لرزان و ترسان ہوا تلاش قاتل مین پریشان ہوا چنانچہ ہر جانب سے فکر کامل ہوئی تدبیر دستیابی قاتل ہوئی الغرض بعد تجسس عظیم قاتل دستیاب ہوا بادشاہ کا خطاب ہوا گردن زدنی کا حکم عام دیا فوراً خون ناحق کا انتقام لیا جب یہہ مرحلہ طے ہوگیا تو خاصہ نوش فرمایا لوگون پر رعب بٹھایا

حکایت عدل دوم

اوائل زمانۂ سلطنت مین نہایت عدل و رعیت پروری رہی اور بیدار مغزی سے
بہت داد گستری رہی جس مستغیث و مظلوم کی وہان تک رسائی ہوئی اوسکی ضرور دادرسی
و عقدہ کشائی ہوئی بقول سعدی شعر نیامد برش دردناک از غمی ٭ کہ ننہاد بر خاطرش
مرہمی ٭ اوس ایام مین ایک لڑکا سوار کا احمد نام کمسن طفلی کے دن گردش زمانہ سے
محض ناکام بسبب زخمی ہونے اپنے باپ کے معرکۂ جنگ جکلہ دار مین نہایت مظلوم
و آفت رسیدہ دست اہلکاران سلطانی سے محض ستم کشیدہ عرصہ سے فکر
بحالی نوکری مین بخشی و متصدیان کے پاس سرگردان ہر روز نالان و پریشان
رہتا تھا شدہ شدہ دروازۂ عشق منزل تک آنے لگا امرای دربار کے پاس
جانے لگا سب سے منت کی کسی نے نہ سماعت کی وہ لڑکا تمام سال خراب خستہ
ہر ایک شخص کے پاس دست بستہ رہا جب کہین گوہر مقصود نہ دستیاب ہوا
حال خراب ہوا ارادہ حاضری و قدمبوسی بادشاہ کا کیا ہر روز اسی تاک مین رہا
شب و روز تاک جہانک مین رہا کہ کب قدوم سلطان عالم تک پہونچون اور
مراد دلی پاؤن اتفاقاً ایک روز سلطان عالم ہوادار پر سوار سیر قیصر باغ مین مصروف
تھے اور حالات انصاف اوس زمانہ کے بہت معروف تھے ہمراہی مین چند
مصاحب و خواص بعض لوگ منتخب و خاص یہ لڑکا مظلوم بھی معاً اندر باغ کے
چلا دربانون نے روکا جواب دیا کہ مین بھی ملازم شاہی ہون غلام ہمراہی ہون
مجکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے اسلیے بندہ آیا ہی یہ کہتا ہوا قریب ہوادار کے
پہونچا فوراً قدم بادشاہ پر سر رکہدیا اور ماجرای حال بیان کرنا شروع کیا
الا بسبب خوف کے چہرہ متغیر و زرد ہونے لگا حضور کے سامنے رونے لگا
مگر بنظر الطاف شاہی سلطان عالم نے فرمایا کہ حال اپنا مفصل بیان کر کہ کیا تجھکو
اضطراب ہے کسنے ستایا ہی کیا ظلم پیش آیا ہے لڑکا یہ شفقت شاہی دیکھکر بے تکلف

گویا ہوا کہ میرے شوہر کا باپ میر اسواروں میں ملازم سرکار تھا قدیم کا نمک خوار تھا ہمراہ
ناظم کے جنگ میں گیا پاؤں اوسکا بیکار ہوا نشست برخاست سے بے اختیار ہوا وہ بہائی
میرے صغیر سن اور ایک پائی رزق کا کہیں نہیں سہارا ہے اہلکاران سرکاری سررشتہ
بخشیگری بحجت بلاہی اوسکے نام کے دوسرے کو مقرر کرتے ہیں بہائی میرے خورسال
فاقوں سے مرتے ہیں یہہ کہکر لڑکا بہت گریان ہوا ہر ایک اوسکے حال کا پرسان ہوا
فوراً بادشاہ نے ایک چوبدار کو حکم دیا کہ بخشیگری میں اسکو لیجاؤ ابھی چہرہ اسکا ہوا
چنانچہ علاوہ اس مرحمت کے ایک گھوڑا ابھی خاصے سے عطا کیا اور زر نقد بھی دیا

حکایت عدل سوم

جب بنا ہی تیاری قیصر باغ کی پڑی اور حدود دیوار کے ہر جانب بیرق گڑی ہزارہا
مکانات قرب و متصل کے اندر باغ کے آگئے مگر سب لوگ قیمت حسب دلخواہ
پا گئے چنانچہ ایک ضعیفہ عورت کی ایک جہونپڑی حلقۂ باغ میں آگئی ہرچند کہ اوسکو قیمت
دی گئی اوس ضعیفہ نے زر معاوضہ نہیں لیا کچھ زر نقد پر التفات نہیں کیا بادشاہ نے
براہ ترحم کے اوسکو ایذا نہ دی جہونپڑی اوسکی بدستور حلقۂ باغ میں رہنے دی مکان اوسکا
درمیان چمن تھا وہیں مقام پیرزن تھا بالک اوسکے واسطے ہر روزہ خوان طعام مقرر
کیا ایام زمستان میں شال دوشالہ دیا پس خیال کرنا چاہیے کہ اسقدر ترحم
عنایت مزاج میں تھا کہ دل آزاری ایک ضعیفہ عاجزہ کی گوارا نہ ہوئی بجز رحم
کے صورت چارہ نہوئی کیا زور حکومت میں نہ اختیار تھا مگر خیال مظلومی کا بہر تھا
بقول شیخ سعدی کے شعر بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

حکایت عدل چہارم

ایک علاقہ میں مسلمان چودہری و تعلقدار تھا بڑا صاحب وقار تھا چنانچہ ایک
حلوائی کی دختر پر کہ نہایت حسین و جمیلہ و شکیل و عقیلہ تھی فریفتہ و مفتون ہوا

اوس لڑکی کے تعشق مین مجنون ہوا آخر کو تنگ ہو کر اوس لڑکی کو اپنے گھر ڈال لیا
بجبر و ظلم مسلمان کیا حلوائی مظلوم و نالان ہوا نہایت پریشان ہوا چنانچہ مان باپ
اوس لڑکی کے در دولت شاہی پر پہونچکر مستغیث و نالان ہوئے وادخواہان
ہوئے اتفاقاً سلطان عالم بادشاہ باغ کو جاتے تھے اثنای راہ مین یہ مظلوم دادخواہ
ہوئے بادشاہ کے ہمراہ ہوئے دوہائی دی کہ دختر ناکتخدا کو چودہری نے چھین لیا
عزت و آبرو برباد کیا فوراً غالب جنگ کو حکم ہوا کہ چودہری کو قید کر لاؤ وحال اسکا
بچشم خود دیکھ آؤ غالب جنگ فی الفور روانہ ہوا وہان یہ حال معائنہ ہوا کہ چودہری
نے نقل کوٹھی فرح بخش و قصر شاہی کی تعمیر کرائی ہے ہر ایک کوٹھی لب دریا دلکشا
بنوائی ہے سوای اسکے سامان تاج و تخت سے مثل جلوس شاہی مع نشست ہے
غالب جنگ نے یہ حال دیکھکر فوراً عرضداشت کیا حالات تازہ سے اطلاع دیا چنانچہ
حکم قدر شیم نافذ ہوا کہ مکان کو یکقلم منہدم کراؤ اور چودہری کا جلد سر لاؤ فوراً مکانات
چودہری کے منہدم ہوئے چودہری مع دختر حلوائی گرفتار ہو کر در دولت پر روانہ ہوا
اس معاملہ انصاف سے آگاہ زمانہ ہوا چودہری قدم سلطان عالم پر گرا عفو تقصیر ہوئی
موقوف تعزیر ہوئی غرضکہ اندک توجہ مین چودہری کو تنبیہ و حلوائی کامیاب ہوا بقول شخصیکہ [illegible]

حکایت عدل مجسم

خورد محل کے چند دیہات جاگیر مین تھے منجملہ اون دیہات کے ایک گاؤن مین چند
باغات ابراہیم خان و جہانگیر خان دہقانی نے نصب کیا تھا مثل لڑکون کے باغات
کو سرسبز کیا تھا اون غریبون کو درختان باغ سے الفت کمال ہر شجر گویا ثمرہ نہال
منشی غلام حسین داروغہ خورد محل سے بابتہ حدود گانون کے ابراہیم خان سے کچھ تکرار
و خصومت ہوئی ایذا دہی کی حکومت ہوئی غریب جان کر باغات پر قبضہ کیا عوض
عداوت کا لیا سب باغات یکقلم کٹوا سے ڈالے بغض و حسد کے حوصلے نکالے

دہقانی لوگ مظلوم و ستم دیدہ پاس اہلکاران شاہی کے حاضر ہوئے اونکی داد کسی نے
ندی فریاد نہ سنی بقول شخصیکہ کون سنتا ہے فغان درویش ایک روز بادشاہ کی سواری
جاتی تھی سر راہ ان مظلومان نے عرضداشت اپنی ظلم کی گذرانی بادشاہ نے ملاحظہ
فرمائی جب عشق منزل مین داخل ہوئے وہ مظلوم طلب ہوئے حاضر سب ہوئے امرا و وزرا
و مصاحب الدولہ مہتممان جاگیرات سے فرمان جاگیر منگائے گئے کاغذات دکھائے
گئے بعد ملاحظہ جملہ کواغذ کے عرضداشت پر حکم ہوا کہ ان باغات مین دخل محل کا نہین ہے
یہ اراضی باغات خارج جاگیر ہے ایذا دہی بے تدبیر ہے چنانچہ یہ حال خورد محل سنکر
مغضوب الغضب بادشاہ کے پاس آئین باکمال ہراس آہ بھر لائین بہت شور و غل مچایا
مگر بادشاہ نے کچھہ التفات نفرمایا اور یہ کلمہ علانیہ ارشاد کیا کہ رعایا سے محل عزیز نہین
یہ اونکی اراضی کوئی چیز نہین ہم ایسی ظلم کو پسند و گوارا نہین کرتے غربا کو مجبور و بیچارہ
نہین کرینگے چنانچہ تین روز تک یہی مرحلہ رہا خورد محل نے کھانا نہین کھایا بہت ہنگامہ
مچایا مگر بادشاہ نے بمقتضای انصاف اون دہقانی کو قیمت درختان باغ کی دلوائی
رسم عدالت و انصاف کی دکھلائی خیال کرنا چاہیے کہ باوجود اسکے کہ خورد محل پر بادشاہ بہت
مانوس و راغب تھے ہر طرح سے ایک جان دو قالب تھے مگر بمقابلہ انصاف کے کچھہ محل کا خیال نکیا تھا [illegible]

بیان سخاوت بادشاہ

سخاوت سے دنیا مین نام ہے سخی کا نیکنامی سے بلند مقام ہے سخاوت دولت
لازوال ہے اسی سے جاہ و جلال ہے سلطان عالم کی صفت سخاوت و ہمت کہان
بیان ہو کہ حد حساب سے افزون ہے اور اندازہ سے بیرون ہے اپنے عہد سلطنت
مین امرا و ندیمان کو موتی و جواہر کے مالے دئے اور غریبون کو شال و دوشالے دئے
غربا و مساکین زر و سیم سے مستغنی ہوئے شاعر و اہل ہنر دولت سے غنی ہوئے گدا کو
زر بے حساب دیا ذرہ کو آفتاب کیا محلات معلی کو زیور اسباب مرصع و حشمت جسکی کروڑہا

روپیہ کی بدولت دی اسقدر محلات کو جاگیر و معافیات دیا کہ علاقے و پرگنات معاف
کیا انیس الدولہ ندیم خاص کو جاگیر دہلی اور حکیم شفاء الدولہ کو جاگیر جونپور جسکا محاصل
کثیر ہے عطا فرمایا نام حاتم طائی کا مٹایا البیان دربار کو ہر روز ہوادار زرنگار فیل مع ہودج
زرکار اسپ عربی و ترکی بے شمار جواہرات و تحایف روزگار مرحمت کئے خطاب عمدہ عمدہ دیے
اگر تفصیل خطاب کی تحریر ہوتی تو ایک مجموعۂ ذخیرہ بے نظیر ہوتی ؎

حال رضی الدولہ وغیرہ

چند ندیم پر ایسا لطف و کرم تھا کہ کمال اونکا جاہ و حشم تھا عنایت شاہی سے دولت
بیکران پائی نعمت فراوان ہاتھ آئی ذرہ بھی آفتاب ہوئے دولت و جاہ سے کامیاب
ہوئے قدر و خاطر اونکی ایزاد ہوئی اوج و حشمت خداداد ہوئی گویا کہ بادشاہ کی زبان
تھی ہر طرح کے راز دان تھے منجملہ اونکے ایک رضی الدولہ ڈہاری جو بڑا مصاحب و خاص
جلیس تھا مونس و انیس تھا بسبب فرومایگی کے ایک خطا اوس سے سرزد ہوئی بادشاہ
اوس خطا سے واقف ہوئے عفو تقصیر کیا مگر با این ہمہ شومی ایام سے بقول شخصیکہ مصرعہ
اصل بد از خطا خطا نکند ؎ پھر اوس سفیہ کم مایہ نے ارتکاب خطا کا کیا بادشاہ نے
حکم دیا کہ رضی الدولہ و نجیب الدولہ و وحید الدولہ و قطب الدولہ ایک واسطہ وار ہیں باہم
واقف اسرار ہیں قید کئے جاوین حبس میں بھیجدئے جاوین مگر بعد ایک ہفتہ کے پھر ارشاد ہوا
کہ شہر سے یہ لوگ بدر ہوں دور دور انکے گذر ہوں الا بمقتضای عنایت و سخاوت یہ بھی
حکم دیا کہ مین نے جو ان لوگون کو کلاہ ہیرے دئے زمرد و گوہر و لعل کے ذخیرے دئے خلعت فاخرہ
زرتار لباس مرصع گرانبار عطا کیا وہ سب ساتھ لیجاوین ضبط نہ کئے جاوین غرض کہ
ضبطی کا نام نہ لیا سب واگذار کیا چنانچہ یہ لوگ شہر سے نکالے گئے غیر ملکون میں ڈالے گئے
اللہ اکبر یہ حلم و سخاوت کہ اون شقیون نے وہ خطا کیا اور آپ نے یہ عطا کیا ؎

احوال سامان عیش سلطنت و مجمل کیفیت صاحب کلان بہادر لکھنو

اس عہد مین عجیب سامان عیش تھا ہر شخص بے رنج و پریش تھا اندوہ و ملال کا بجز ایام
محرم الحرام کے نام نہ تھا بجز خوشی رات دن کے کچھ اور کام نہ تھا ایام عشرہ مین فقرا کو
محلات مین ہجوم و لذل کی آمد مہندی کی دہوم زر کثیر نذر سادات تقسیم طعام و خیرات
سنون عطر کا صرف لا ابالی ہر ایک کشتی و ظرف دعای سلطان عالم مین سب لوگ مصروف
سخاوت و داد و دہش اونکی معروف حال اوقات سلطان عالم کا یہ تھا کہ بعد فراغت نماز
سحری تا وقت استراحت مصروف بہ تصنیف غزل و سلام ہر وقت تکرار معانی و کلام اہل
دربار کے اول سلام ہوئے مجرائی مشرف بار عام ہوئے کوئی پرچہ جب گذرا عرض آگر
دستخط ہوا کسی وقت گانا بجانا ہوا محلات آگئے تو زنانہ ہوا غرض کہ شام تک یہی حال
ہنگام زوال آفتاب اگر مزاج مین آیا تو چمنستان مین بگھی لگی ہوئی سواری ہوئی یا ہوادار
کی تیاری ہوئی سیر و گلگشت فرمائی تا نصف شب ہوا کھائی کیونکہ بسبب تبخیرات و کثرت
حرارت کے ہمیشہ مزاج جادہ اعتدال سے روبہ انحراف رہا کبھی نہ مزاج صاف رہا ہر روز
و ہر فصل تبرید و مسہل سے خالی نہین مگر خوبی صحت مزاج حاصل نہین ہر چند کہ اطبای حکمای
حاذقین کی تدبیر رہی مگر بدستور کثرت تبخیر رہی حرارت مزاج سے زمستان مین یہ حال تھا
کہ بجز دولائی کے نہ شال و رومال بہت صاحب زیادہ و قصد ملاحظہ کاغذات ملکی کا کیا تبخیر نے
زیادہ زور کیا باین لحاظ وزیر خیر خواہ و اہلکاران کے تعلق سب کام تھا نایب مدار المہام
تھا مگر ایسے خیر خواہ وزیر و نایب خوش تدبیر کہان ہوتے ہین کہ جنھون نے اپنے خیر خواہی کا
یہ نتیجہ دکھایا بعد سلطنت نو سال کے یہ گل کھلایا جس روز سے سلطان عالم نے جلوس کیا
دو رزیڈنٹ آئے ایک جان لو صاحب بہادر دوسرے سلیمن صاحب بہادر جب
سلیمن صاحب بہادر تشریف لائے بادشاہ کی ملاقات ہوئی ہر ایک طرح سے راز و نیاز
کی بات ہوئی اپنے عہد دولت مین ایک مرتبہ صاحب رزیڈنٹ بہادر کی کوٹھی پر تشریف
لے گئے پھر دوبارہ بسبب علالت مزاج کے جانے کی نوبت نہ آئی صاحب رزیڈنٹ بہادر

اپنے کام مین مصروف تھے سیاحی و تدبیری مین مصروف تھے بعد دو سال کے
رزیڈنٹ کا قصد ہوا کہ مصاحت ملک و دہ کیجاوے تشخیص حاصل اراضی ملک کی
لیجاوے بادشاہ سے ظاہر کیا کہ واسطے تبدل آب و ہوا ارادہ سفر ہے تاکہ دل
تفریح رہے کیفیت ملک کی توضیح رہے ملک او دہ مین ہم ہوا کھاوینگے بعد
طے سفر پھر آئینگے یہ بات سنکر بادشاہ نے بخوشی سب سامان سفر مع خیام
ولشکر ساتھہ کیا اسباب سفر موجود کر دیا حکیم مسیح الدولہ بہادر متوسط انگریزی کو
ہمراہ کیا اور حکم دیا کہ جہان لشکر صاحب عالیشین دربار کا قیام ہووے رسد رسانی
و سامان سفر سے بہر کیفیت آرام ہووے غرض کہ صاحب رزیڈنٹ نے لکھنو سے
کوچ کیا دیہات مین ڈیرہ لیا ہر سو سے زمیندار ان و دہقانی لوگ آنے لگے
اپنے اپنے حالات سنانے لگے جو مظلوم دربار شاہی تھے اونہون نے عرضیان
دین اور درخواستین گذرانین جس نے زبانی عذر کیا وہ بخوبی سن لیا اگر کسی نے
شکایت ناظم و چکلہ دار کی کی اوسکی فوراً داد دی اور جس نے سختی جمع کا عرض
حال کیا اوسکا دربار شاہی سے رفع ملال کیا غرض کہ صاحب بہادر بعد چند ماہ
دورہ سے فراغت حاصل کر کے پھر لکھنو مین داخل ہوئے مگر اس گردش مین بہت سے نتایج ملک کو حاصل ہوئے

کیفیت شک صاحب کلان بہادر

ایک شب کو صاحب کلان بہادر اپنے پلنگ پر سوتے تھے کہ ناگہان ایک آواز بندوق
کی کوٹھی بیلی گارد مین آئی یکایک وحشت چھائی تلنگہ ہر جانب سے دوڑے کہ یہ آواز
کہان سے سر ہوئی ہر سمت سے لیو لیو کی خبر ہوئی تلنگون سے استفسار کیا اونہون نے
جواب دیا کہ ایک آدمی مسلح نظر آیا اسکو چند مرتبہ آواز دی نہ بولا تب بندوق سر کی چنانچہ
بروشنی لیکر ہر جانب تلاش کیا کوئی نہ ملا از روی پرچہ پیام کے سلطان عالم کو خبر ہوئی
تعجب گذرا حکم ہوا کہ اسکی تحقیقات کیجاوی مجرم کو سزا دیجاوے ہنگام تحقیقات کے

یہہ ماجرا ظاہر ہوا کہ تلنگہ جو پہرہ پر تھا اوسکے ہاتھہ مین بندوق تھی اوسیکے ہاتھہ ٹیک کر
سو گیا بندوق خود بخود چل گئی سر دست آفت ٹل گئی الا احتیاطاً آیندہ کے لئے حکم ہوا
کہ مردان فوج سلطانی وہان پر چند مقرر ہون اسلئے واسطے اجنبی کے بند ہون ارباب
دربار شاہی کو حکم تھا کہ خلاف مرضی صاحب رزیڈنٹ بہادر کوئی کام نہو ہی منافی اونکے
کچھہ انتظام نہوی جب یہ پیام بادشاہ کو آتا تھا فوراً اوسکی تعمیل ہوتی تھی بلکہ انصرام
مین سخت تعجیل ہوتی تھی حتی کہ ایک محکمہ مستغیثان متوسلان انگریزی کا ہمیشہ مقرر تھا
صدر امین اوسکا محمد حیات افسر تھا جو مقدمات متوسلان انگریزی کے دایر ہوتے
تھے اوسکی معرفت خوب تحقیقات ہو کر فیصل ہوتے تھے نظم و نسق چکلہ داران و عامل کا
بدون رای صاحب رزیڈنٹ بہادر کے منظور نہ تھا اور خلاف مشورہ کے کوئی امر کا
دستور نہ تھا الا باینہمہ صاحب بہادر کو ہمیشہ بوادید حالات خیال و ایما رہا کہ وزیر جو منتظم
و نایب دوسرا مقرر ہوی یہ دستور دانا عاقل نہین وزارت کے قابل نہین الا بادشاہ کو
ایسا امر نہ قبول ہوا صاحب رزیڈنٹ کا ملال طول ہوا اگرچہ ظاہر مین صاف باطن
مین مادہ مصاف رہے نوبت باین درجہ رسید کہ آمد و رفت نواب کی صاحب
رزیڈنٹ بہادر کے پاس بند ہوئی صفائی کی فکر ہر چند ہوئی مگر کچھہ رفع ملال نہ ہوا
معذرات پر خیال نہ ہوا صاحب رزیڈنٹ کا یہ دستور رہا کہ شکایت بدانتظامی ملک اودہ
سے نواب گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دیتے رہے ہر طرح سے فکر انتزاع ملک کی کرتے
رہے باین طرز کہ بادشاہ یہان کا بیمار ہے وزیر الممالک کو جملہ اختیار ہے رعایا
جبر و ظلم سے مظلوم ہے فکر سلطنت معلوم ہے غرض کہ دستہ کے دستہ ان حالات
سے رنگتے رہے روز مرہ کیفیت لکھتے رہے رزیڈنٹ کو طول دینا منظور تھا بہر حال
انقلاب کرنا ضرور تھا چنانچہ اسی اثنا مین سلیمن صاحب رزیڈنٹ تبدیل ہوئے میجر
اوٹرم صاحب کی آمد ہوئی سلیمن صاحب کوہ پر روانہ ہوئے یہان نیا کارخانہ ہوا

پھر اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ مقرر ہوئے نگرانی کے افسر ہوئے چونکہ پہلا غبار
سلیمن صاحب کا بدستور چلا آتا تھا وہ رفع نہ ہوتا تھا اگرچہ بظاہر اوٹرم صاحب
خیر اندیش تھے مگر باطن میں پیش تھے اوٹرم صاحب بہادر بھی مدام حالات یہاں کے
شکایت آمیز تحریر کرتے رہے موقع پر زبانی بھی تقریر کرتے رہے رفتہ رفتہ یہ مجموعہ
شکایت کا ذخیرہ ہوا اور یہاں بدستور یہ وتیرہ ہوا کہ فکر انجام سے گویا خواب خرگوش تھا
ہر ایک اپنے لطف میں ہمہ آغوش تھا

حالات قصد معرکہ مولوی امیر علی صاحب بابت مسجد ہنومان گڑھی

بادشاہ کو اپنے عہد میں رہس و تماشہ کا شوق زیادہ رہا رباب سرود و نغمہ کا ذوق رہا
ندیموں سے صحبت رہی محلات سے رغبت رہی کبھی صحبت شعر خوانی کبھی
بحث لفظ و معانی غربا کو انعام دیا امرا کا اعزاز و احترام کیا اکثر داد خواہوں کی
داد دہی مظلوموں کی مراد دہی اسی طرح رطب و یابس سے نو برس سلطنت کی بہار
عشرت کی کہ نویں سال اودھ فیض آباد سے یہ خبر آئی کہ درمیان ہندو و مسلمانوں کے
جھگڑا ہوا تلوار چلی بابت مسجد ہنومان گڑھی کے لڑائی ہوئی کعبہ و بتخانہ کا معرکہ ہو گیا
کعبہ کلیسا ہو گیا بہت اہل اسلام مارے گئے سر اونکے تن سے اوتارے گئے مسجد نجاست سے
آلودہ ہوئی زمین لاشوں سے تودہ ہوئی بحکم ظہیر الدین بابر بادشاہ دہلی سید موسیٰ
عاشقان نے سنہ ۹۲۳ ہجری میں محل سرای راجہ رام چندر و مطبخ سیتا کا برابر کر کے جو مسجد بنوائی
تھی اور دوسری مسجد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے وہیں تعمیر کرائی تھی
یہ دونوں مسجدیں بسبب کہنگی کے جا بجا سے شکستہ ہوئیں انہیں مسجدوں کو بیراگیوں نے
آہستہ آہستہ مٹایا ہے اور مندر و معبد اپنا وہیں بنایا ہے یہی امر باعث فساد ہے ہندوؤں
کو مسلمانوں سے سخت عناد ہے فقط یہ خبر سنتے ہی بادشاہ نے نواب کو حکم دیا
کہ بہت جلد اسکا تدارک کرو تعزیر معقول ہو تحقیقات حال میں تامل نہ ہو ہی خبردار تغافل

نہ ہوئی کہ اس سانحہ کا بر آنا ل سے دل کو نہایت ملال ہے غرض کہ بموجب حکم بادشاہ
کے نواب نے مولوی نہال الدین و مولوی حفیظ الدین کو واسطے تحقیقات واقعات کے
موقع پر روانہ کیا اور حکم بنام آغا علیخان ناظم جاری ہوا کہ تم بھی مفصل ماجرا لکھو بعد تحقیقات
کے ناظم نے بعد عرصہ دراز لکھا کہ ہمنے بزرگان و پیرینہ سال سے دریافت کیا نشان مسجد کا
معلوم نہیں ہوتا ہے مسجد کا وجود مفہوم نہیں ہوتا ہے علی ہذا القیاس از جانب مولویان جو
واسطے تحقیق حال گئے تھے کیفیت مناسب پیش ہوئی نواب نے یہ حال بادشاہ کو سنایا
پھر حکم ہوا کہ از سر نو پھر تحقیق کیجاوے کہ یہ معاملہ مذہبی ہے مقدمہ دینی ہے
مگر نواب صاحب کو کیا غرض کہ معاملہ مذہبی کو تحقیق کریں راستی و سختی کی تدقیق کریں
غرض کہ بظاہر اسکا چرچا چند عرصہ رہا باقی رفت و گذشت ہو گیا چونکہ معرکہ قضیہ مذہبی
تھا ہر دیار و جوار میں مشہور ہوا تذکرہ اسکا ور دور ہوا اہل اسلام کو رنج و ملال رہا
فکر و تدبیر کا خیال رہا قصبہ امیٹھی بندگی میں ایک درویش با صفا ستودہ اوقات
ثابت قدم طاعت گذار عارف خفی و جلی سید حاجی مولوی امیر علی تھے کہ جنکی ادنی
یہ صفت مشہور ہے کہ جب بیت اللہ کو گئے تھے تو ہر گام پر سجدہ کیا جبہ سجدہ کیا
بقول شخصیکہ مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند * حال معرکہ جنگ و جدل اودھ
جب مفصل سنا چہرہ غضب سے لال ہوا نہایت جلال ہوا اور رو کر کہا کہ افسوس
اسلام میں ضعف ہوا کہ زیر خنجر کین ہر مسلمان ہوا پامال قرآن ہوا حقارت اہل اسلام کی
رونق مذہبی تمام ہوئی یہ دنیا چند روزہ ہے راہ خدا میں جان دینا چاہیے ثمرہ اسکا لینا چاہیے
اہل صحبت نے یہ کلام گوش کیا سبھوں نے جواب دیا کہ انجام اسکا سمجھ لیجئے تب آگے
قدم دیجئے یہ امر بہت دشوار ہے یہ عزم گراں بار ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب
مجکو زندگی ناگوار ہے خداوند عالم حافظ و مددگار ہے یہ کہکر نماز صبح کی پڑھ کر لکھنو کو
روانہ ہوئے ہمراہ خویش و بیگانہ ہوئے مولوی محمد یوسف و مولوی رحمت اللہ و

ومولوی خادم احمد ومولوی سعد اللہ ومولوی ابوالبرکات ومولوی رکن الدین علمای
فرنگی محل سے صلاح کیا سبھون نے جواب دیا کہ مناسب جہاد ہے واجب اجتہاد ہے
بعد مشورہ مولوی صاحب قصبۂ امیٹھی کو واپس آئے یہ تذکرے زبان پر لائے ایک زمانہ
یہ خبر سنکر حاضر ہوا کوئی نہ قاصر ہوا ہر ایک گانون سے لوگ آنے لگے شمشیر سپر تیر کے
اوٹھانے لگے تمام مرد مسلمان مسلح پیر و جوان جمع ہوئے وقائع نگاران نے بادشاہ کو
خبر دی کہ یہان نو سو آدمی مسلمان وہیں ہیں اجل کے طلب گار ہین فساد عظیم برپا ہوا
چاہتا ہے زمانہ دگرگون ہوا چاہتا ہے نواب نے یہ حال سنکر امرای دربار سے
مشورہ کیا باہم مشورہ لیا اس بات پر مرحلہ طے ہوا کہ مولوی صاحب کو یہان بلوا کے
تشبیب و فراز دکھلائے غرض کہ نواب نے بشیر الدولہ خواجہ سرا کو طلب کرکے کہا تم کو
مولوی صاحب سے رسم و راہ ہے سوا مولوی صاحب کو اپنی وساطت سے یہان جلد
بلواؤ یا تم اپنے ساتھ لاؤ چنانچہ بشیر الدولہ نے ایک نامہ بطلب مولوی صاحب بدست
منشی میر حیدر ساکن قصبہ امیٹھی جو ملازم و مشیر خواجہ سرا تھے روانہ کیا منشی صاحب
امیٹھی مین پہونچے مولوی صاحب سے ملاقات کیا اور نامہ دیا غرض کہ کچھ ایسی گفتگو باہمی
ہوئی کہ مع چند ہمراہی مولوی صاحب عازم لکھنو ہوئے بشیر الدولہ کے روبرو ہوئے
بشیر الدولہ مولوی صاحب کو دربار مین ساتھ لائے نواب کے پاس آئے مولوی صاحب
نے نواب صاحب سے رسم سلام علیک ادا کیا نواب نے جواب سلام دیا فریقین کے
علما بھی اپنی کتاب ساتھ لائے اول یہ حرف زبان پر آئے کہ ای مولوی صاحب
حکم خدا و نبی مقبول بموجب آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے اسلیے حاکم کے ضرور ہے قصد
جہاد سے باز آئیے کہین نہ جائیے حاکم کو خود اسکی فکر ہے شب و روز اسکا ذکر ہے اگر
اسکے خلاف ہے تو حد شرع سے انحراف ہے سلطنت مین فتنہ و فساد اوٹھیگا ملک
برباد ہو جاویگا مولوی صاحب نے جواب دیا کہ حکم خدا و رسول بدل منظور ہے

حمیت حاکم ضرور ہے اگر حاکم انتقام سے رونق اسلام دے تو ہمکو قصد سے کیا نام ہو اپنے
کام سے کام ہے بہرحال عدوی دین کی تعزیر ہو کہ مسجد منہدمہ تعمیر ہوئی الا کچھ اسکی میعاد
مقرر ہو جاوے حال نیت ظاہر ہو جاوے چنانچہ چند دنون کا وعدہ ہو گیا باہم معاہدہ
ہو گیا مولوی صاحب نواب سے رخصت ہوئے نواب نے تحفہ نقد پیش کیا مولوی
صاحب نے جواب صاف دیا کہ ہمکو روپیہ مال و دوشالے سے کنارہ ہے خدا کی ذات کا
سہارا ہے مولوی صاحب قصبہ امیٹھی میں واپس آئے فوج لشکریان جہاد جمع تھے
بدستور مقیم رہے قول و انتظار پر مستقیم رہے مگر اس جماعت دینی سے ہر ایک ہوشیار تھا
جب تمام زمانہ اقرار ہوا اور وعدہ معاہدہ و انتظار فوت ہوا مصرع الانتظار اشد الموت ہوا
نواب نے بھول کر بھی کچھ پیام نہ بھیجا حرف مطلب بھی برای نام نہ بھیجا تب بعد انقضای
انتظار بسیار مولوی صاحب نے یہ شعر پڑھ کر شعر درین دریای بے پایان درین طوفان
شوره افزا ✤ دل افگندیم بسم الله مجریها و مرسیها ✤ قصبہ امیٹھی سے بانسی کو کوچ کیا
سب کو پیام دیا کہ ای قوم دیندار مسلمان جنکو مرنا ہے آوے جوش ایمان دکھاوے
چنانچہ جا بجا سے مسلمان دیندار آنے لگے صفین جمانے لگے صاحب رزیڈنٹ بہادر لکھنؤ کو
اسکی اطلاع ہوئی کہ مولوی صاحب آمادہ جنگ ہیں اس فساد سے تنگ ہیں یہ بات سنکر
صاحب بہادر بادشاہ کے پاس گئے شدہ شدہ اسکا تذکرہ آیا ہر طرح کا حال سنایا
کہ اس معاملہ میں جلد فکر ضرور ہے رفع نزاع منظور ہے جب فساد بڑھیگا تو پھر نہ گھٹیگا
شعر سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ✤ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ✤ ابھی یہ معرکہ لائق انسداد
ہے ورنہ یہ پیدا ہیں فساد سے پہلے مولوی صاحب کو فہمایش کیجیے اگر نہ مانیں تو اور تدبیر
بادشاہ نے کہا کہ اگر مسجد کھودی گئی ہے تو اہل ہنود قابل تعزیر ہیں اور مسجد لائق تعمیر
اس فرقہ ہنود نے پامال قرآن کیا مسلمانان کو صدمہ دیا حمیت دین سے قصد
جہاد ہے ہر ایک عازم فساد ہے مگر ہم آپ کو اختیار دیتے ہیں کہ آپ اس آتش کو کسطرح

ممکن ہوی سو وہ کیجیے جو مناسب ہووے سزا دیجیے ہم کسیکے معین نہین یہ
رسم و آئین نہین صاحب رزیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہمکو امور مذہبی مین دخل دینے کا
نہین ایسے نازک معاملات مین اختیار نہین بادشاہ مالک و ناظم ہین اپنے ملک کے
حاکم ہین بہتر یہ ہے کہ کشت و خون نہوی حال دگرگون نہوی یہہ کہکے صاحب بہادر
رخصت ہوے نواب حاضر آئے بادشاہ نے یہ چند کلمہ فرمائے کہ اسکی تدبیر کرو
کہ مجاہد لوگ عزم سے کمر کھولین کچھ نہ بولین سمجھا کر روکو راہ مین ٹوکو اب کوچ آئندہ
مولوی صاحب کا نہ ہوی خون ناحق نہ ہوی جب نواب نے یہ حکم سنا فوج کو
حکم دیا کہ ابھی جاوے اگر بن پڑے تو مولوی صاحب کو مع فوج لی آوے چنانچہ
اہالیان فوج کو یہ حکم قطعی نواب کا ملا مسلمانون کا دل ہلا سب نے کہا کہ کیا یہ
مسلمان نہین ہین پاسدار ایمان نہین ہین مگر عقل نے سبکو جواب دیا کہ یہ بات
بیجا نہین فرمائی ہی ایسی سلطنت سے چلی آئی ہے غرض کہ فوج سوار و پیادہ پانسو
راہی ہوگئے فوج شاہی بارہ ہزار ہر ایک مسلح و تیار سرداران لشکر شاہی مولوی صاحب
کے پاس حاضر آگئے آداب بجالائے حکم نواب کا سنایا کہ پہلے حکم سمجھانیکا ہے
ورنہ موقع گرفتار کرلانے کا ہے مناسب ہے کہ کمر کھولیے کچھ نہ بولیے حاکم وقت سے
کچھ زور چلتا نہین تکرار سے مطلب نکلتا نہین مولوی صاحب نے صاف جواب دیا
کہ کیا بکتے ہو اگر خطا ہو تو قید کرو سزا دو ہمکو حاکم سے سرکشی نہین منظور ہے مطلب اپنا
تعزیر کفار سے ضرور ہے اگر نواب صاحب ایفای وعدہ کرتے تو کیون لڑتے افسران فوج
نے قسم کھا کر کہا کہ ہم کچھ دنون کا وعدہ کرتے ہین اور درمیان مین حلف دیتے ہین کہ ایک ماہ
آپ اور تامل کیجیے اس عرصہ مین مسجدین بنائی جاوینگی فساد مٹ جاویگی اور اگر اس عرصہ
مین مسجد تیار نہ ہوی تو آپ کو قصد جہاد کا اختیار رہے فی الحال عزم بیکار ہے مولوی صاحب
نے پھر وعدہ سنکر قبول کیا یہ بات نواب صاحب سے لوگون نے کہا کہ ہنسی پھیلایں

مولوی صاحب سے وعدہ کیا ہے روک لیا ہے اگر یہ اقرار ٹل جاوے گا تو بہتر ہوگا
نواب نے حکم دیا کہ علمای مذہب فریقین سے ایک ایک استفتا لکھایا جاوے دریافت حال کیا جاوے

مضمون استفتای مذہب اثنای عشری

ما قولکم فی ہذہ المسئلہ کہ در مسجد اہل اسلام مقیم بودند در حالت نماز گروہی از اہل کفر و عبید
اصنام یورش کردہ اہل اسلام را کشتند کہ مسجد از خون آنہا مملو شد و کفار در مسجد بول کردند
و کلام اللہ را پارہ پارہ کردہ زیر پای خود انداختند و دیگر بے ادبی ہا بآن ساختند و جمعی عظیم
مجتمع شدند کہ ہر کس را از اہل اسلام بیابند بکشند مسلمانان سکنای آن مقام بخوف جان و
آبروی خود جلای وطن شدند پس محاربہ باہمچو کفار مسلمانان را فرض است یا نہ و کسانیکہ
برای جنگ ہنود ہمچنین آمادہ می روند رفتن ایشان عند الشرع جائز است یا نہ فقط

جواب

بناہ سبحانہ عز و جل از شر کفار بر حکام اسلام تدارک این مہام و از اہل اسلام ایمان دفع شر کفرہ
لئام لازم است بدون مشارکت حکام عصر و معاونت حکام معروف با حاکم شرع تدارک چنین امور ندارد و ہو اعلم

سوال مذہب اثنای عشری

کیا فرماتے ہین علمای اثنای عشری اس مسئلہ مین کہ بعض اہل اسلام کو گمان ہے
کہ آگے مسجد ہنومان گڑہی مین تھی اور اب تک بت بھی وہان ہین اور سیکڑون برس سے
بنای مسجد ثابت نہین ہوتی اب مسلمان دعوی مسجد کرتے ہین مگر سلطان عہد چاہتا ہے
کہ فساد زیادہ نہو اور مسلمان قصد جہاد نکرین بمقتضای عدالت جو کچھ تحقیق ہوگا حکم
دیا جاوے لیکن چند رعیت تعمیل حکم سلطان نہین کرتی ہین پس اس صورت مین حکم شرع شریف کیا ہے

جواب

اس صورت مین تو حکم جہاد کا نہین ہے لیکن حاکم وقت کو بنا مسجد کا پہونچتا ہے ہنود کو انکار اس سے بیجا ہے

سوال

ما قولکم ایها العلماء رحمکم الله تعالی که وقت هجوم کفار مشرکین بر مسلمانان و هدم مسجد
و انداختن مصاحف مجید در نجاست و اقتصاب خون خوک بر در مسجد و قتل مسلمانان
و دیگر امور هتک اسلام و اعراض حاکم اسلام پس درینصورت بر مسلمانان قتل و قمع انها و اجب است یا نه

جواب

حاکم عصر را باستابعت حاکم شرع دفع شر قسم کفار از اهل ایمان و اسلام و اجرای حدود
بر محاربین مشرکین و قصاص خون مسلمانان واجب است والله یعلم کتبه سید محمد شهید

سوال مذهب اثنا عشری

ما قول العلمای اندرینصورت که شخصی سنی المذهب و طریقه صوفیه دارد و برای انتقام بی ادبی
با کلام مجید و انهدام مسجد شریف و کشته شدن مسلمانان از دست کفار برای جهاد
کمر بسته با پادشاه که اثنا عشری است بجهت خوف فساد حاکم بالادست مجبور شده
مانع می شود و الحال مسلمانان اثنا عشری را از اعانت و تعظیم و تکریم شخص مذکور با وجود مخالفت
ملت و مذهب جائز است یا نه

جواب

من اکرمه فقد اکرم الله و من اهانه فقد اهان الله فقط کتبه سید محمد

استفتای علمای اهل سنت و جماعت

چه می فرمایند علمای دین اندرینصورت که اهل اسلام با رعایای آنکه هنود مسجد کنده
شامل سکان خود [illegible] عزیمت جهاد می دارند پادشاه
و الی الملک اقتدار که در صورت ثبوت و رفع حجت طرفقانی می فرمایند و ممانعت
از هجوم عزیمت که در ضمن آن خونریزی اسلام است می نماید درینصورت تعمیل امر
سلطان و فسخ عزیمت می باید یا نه فقط

جواب

تعمیل امر سلطان و فسخ عزیمت می باید

سوال

بعلمای اہل سنت چہ می فرمایند علمای دین اندرین صورت کہ مولوی امیر الدین علی بانتقام بے ادبی باکلام مجید و انہدام مسجد شریف و کشتہ شدن مسلمانان از دست کفار بموجب احکام علما و احادیث نبوی و احکام آیات کلام مجید کمر ہمت برای جہاد بستہ راہی ہنومان گڑہی ست و فوج شاہی ممانعت می نماید مولوی ممدوح کہ بجوش حمیت دین و عدہ جانثاری بجناب باری نمودہ فسخ عزیمت آن نمی سازد و بادشاہ سبب فساد حاکم بالادست مجبور شدہ براہ مصالحت چند ایام می فرماید درین حال اگر مولوی موصوف کوچ سازد و مقابلہ و مجادلہ از مجاہدان و افواج سلطانی بوقوع آید پس مرگ مسلمانان طرفین چگونہ خواہد شد فقط

جواب

درین حال جماعہ مولوی امیر الدین علی را قتل روا نیست بلکہ در نہی قولہ تعالی و لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ داخل شدن ست کذا فی العالمگیریہ و ہر کہ مرتکب منہی عنہ خواہد شد صلہا مثاب نخواہد گردید واللہ اعلم کتبہ محمد سعد اللہ فی الواقع فسخ عزیمت می باید و فتنہ ہا و دغدغہ ست کتبہ محمد یوسف صحیح الجواب کتبہ حسین احمد صحیح الجواب کتبہ محمد عبد اللہ

روانہ ہونا مولوی امیر علی صاحب کا لکھنو دریاباد کو

جب نواب کو یہ احکام استفتا ہای علمای فریقین کے حسب دلخواہ حاصل ہوئے بیش خود اطمینان کامل ہوئے اضطراب دل سے دور ہوئے قصد اعانت اسلام خاطر سے کافور ہوئے ادہر مولوی صاحب کو ایک ماہ کامل اور انتظار رہا جواب تشفی کا اقرار رہا پیچیدہ رہی فوج اسلام نے کوچ کا ارادہ ہوا ہر ایک چلنے کو آمادہ ہوا افسران فوج نے مولوی صاحب سے کہا کہ وعدہ تمام ہوا اب تک نہ کچھ سر انجام ہوا کسی کے کہنے سے

ب ہم نہ ٹھہرینگے کچھ کھانا نہ مانگینگے یہ کہکر اشتر پر سوار ہوئے ہمراہ مسلمان دو چار ہزار
فوج شاہی ہمراہ گھات مین تھی مگر عنان ادب ہاتھ مین تھی الغرض دریاباد مین داخل ہوئے
وہان بھی بہت شامل ہوئے فوج مسلمان کی سلاح خفیہ رکھکر لائے سب طرح سے حاضر
رہے لکھنؤ سے چند لوگ پھر واسطے فہمایش کے پہونچے کہ سمجھا کر پھیر لاوین طمع مال و زر
دکھلاوین چنانچہ ہر طرح سے طمع جاگیر و مال دی مگر کچھ پذیرا نہوئی مولوی صاحب نے
فرمایا کہ پرواہ مال و دولت نہین بجز مرگ اور کچھ حسرت نہین مجتہد العصر نے بھی ایکنامہ تحریر کیا نقل جسکی یہ ہے

نامہ مجتہد العصر بنام مولوی صاحب

ای رونق دین رسالت وہی نگہدار آئین شریعت مصباح راہ شرع و دین اس جرات
و ہمت پر ہزار آفرین آپ نے وہ کام کیا جو کوئی نہین کرسکتا ہے رستم دلون سے بھی
نہین ہو سکتا ہے اس جگہ پر جسکے ثابت قدم رہین اوسکو تائید غیبی و مدد لاریبی ہے لیکن
الا یہ امر رای حاکم سے خلاف ہے قصد جانب مصاف ہے کر کھونے مین حقارت
نہین واپس آنا خلاف جسارت نہین برسم محبت یہ نامہ تحریر کیا اور بمقتضای مراسم
الفت تسطیر کیا والسلام ذوالاکرام

جواب

خط مجتہد العصر کا مولوی صاحب نے پڑھ کر یہ جواب لکھا کہ ای مہر دین رسالت مآب
تجلی بخش سپہر محراب حق آگاہ خضر راہ مومنین پیرو شریعت خاتم المرسلین براہ الطاف
آپ نے جو نامہ لکھا ادای شکریہ کرتا ہون اور یہ لکھتا ہون کہ مین کیونکر پھیرون تقاضای
مرگ سے لاچار ہون راہ حق مین جو چیز خدا کی جاتی ہے وہ کب واپس لی جاتی ہے
واسطے جان نثاری کے جو اقرار ہے اسواسطے اپنے دوش پر یہ سر گرانبار ہے باقی والسلام
علما [illegible] والیان فوج شاہی نے دست بستہ مولوی صاحب سے تسلیم کیا ہے
کچھ تفہیم کیا کہ آپ اس ارادہ سے باز آوین آگے نہ جاوین چند روز توقف کیجیے اپنے

غصہ و غضب سے امان دیجیے ہم لوگ گرفتار آفت ہین مبتلای قہر و ملامت ہین
اگر آپ سے لڑتے ہین تو ایمان مین خلل آتا ہے اور نہ لڑین تو رازقہ مین بل آتا ہے
بقول شخصیکہ مصرع گوئی مشکل و رنہ گوئی مشکل ۔ اگر دو ماہ اور ٹھہر جائیے اسقدر ہم پر احسان
فرمائیے کوئی راہ جب تک نکل آویگی مسجد بن جاویگی تب مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہمکو
قول آپکا منظور ہے جہان آپ کہین توقف کرین مگر افسران فوج مہر اپنی ثبت کرین
وعدہ تحمی دین کہ پھر بعد انقضای وعدہ ہم نہ روکین گے عزم آیندہ کو نہ ٹوکین گے
سبھون نے جواب دیا کہ آپ کے حکم سے باہر کوئی خادم نہین الا یہ حکم حاکم نہین جب
نواب کو یہ بات معلوم ہوئی کہ مولوی صاحب نہین مانتے ہین اور وہ کو جاتے ہین چناچہ
اونہین مفتیان کو بلا کر حکم ہوا کہ تم پیشوای اہل سنت ہو رہبر جماعت ہو وہان جا کر
ایسا وعظ کہو کہ جماعت سب پریشان ہو جاوے مجمع متفرق و ہراسان ہو جاوے
یہ چار مفتی روانہ ہوئے اودہر مولوی صاحب کو اس حال سے اطلاع ہوئی تب
مولوی صاحب نے ایک شخص کو بھیجا اور مفتیان کو پیام دیا کہ اگر آپ برای جہاد
آتے ہین تو بسر و چشم آئیے اور اگر تفریق جماعت منظور ہو تو تشریف لیجائیے
مین ملاقات سے باز آیا مفتیون نے یہ بات سنی اور ایک مقام پر ٹھہرے اذان دی
اور نماز پڑہی اوس جماعت نماز مین مجاہدین بھی آئے نماز ادا کیا مفتیون نے وعظ
کہنا شروع کیا کہ ہم چار عالم ایک ہین عالم مین نیک ہین ایک شخص کی قول کا کیا اعتبار ہے
بات وہ ٹھیک ہے جو کثرت رای پر مدار ہے یہ قصد مولوی صاحب کا بادشاہ وقت سے
خلاف ہے حکم خدا سے اونکو انحراف ہے امر خدا و رسول یہی ہے کہ اطاعت حاکم
کی کرو خلاف حکم جو لڑائی ہے تو شہادت مین دغدغہ ہے عبث لوگ اپنا جان کھوتے
ہین پریشان و برباد ہوتے ہین غرضکہ وعظ نے یہ اثر دکھایا کہ لوگون کے دل سے
اعتقاد اوٹھایا لوگون نے یہ سنکے کمر کھولین اپنے اپنے گھر کی راہین لین لا جو ثابت قدم

منتشر ہو گئے مگر نصف جماعت سے کم گئے مولوی صاحب دریا پاوین بیس روز تک مقیم رہے
کہیں نہ گئے اس عرصہ مین بادشاہ کو ایک عرضیہ لکھا کہ اطلاع آخر کو ضرور ہے اسمین یہ لکھی کیا منظور ہے

عرضداشت بحضور بادشاہ

اے خدیو جہاندار گیتی ستان ملک بارگاہ فلک آستان پناہ جہان فریدون حشم گوہر
تاج کسری در راکلیل جسم سر براہ خدا دیتا ہون حرص دنیا چھوڑتا ہون غرض میری
قتل کفار سے ہے نہ مجکو کوئی عذر سرکار سے ہے اگر میرا سر مطلوب ہے تو حاضر
ہون یہی خوب ہے غم جان نہین صدمۂ سر نہین یہ فدوی اطاعت سے باہر نہین جانی
جام واسطے انتقام کفار کے جمع ہے اور جماعت کفار بھی وہان مجتمع ہے ایک ہم ہین
ہزار ہا ستم ہین اگر بادشاہ کی جانب سے تائید ہوئی تو کیا بعید ہوئی اور اگر آپکو منظور
نہین تو روکنا بھی ضرور نہین عمامہ میرا بجای سر آپکی خدمت مین پہونچا ہے جو مناسب ہے وہ کیجے حکم سے اطلاع دیجیے

جانا بارلو صاحب کا جانب جماعت اسلام و معرکہ قتل مولوی صاحب

عرضیہ مولوی صاحب کا سر بمہر روانہ دردولت شاہی ہوا اور ساتھ اوسکے ایک عمامہ
بھی ارسال بارگاہ ظل الٰہی ہوا نامہ بر دربار مین پہونچا مگر اسکی نوبت بھی نہین آئی کہ وہ نامہ
بادشاہ تک پہونچ جاوے اور ملاحظہ مین آوے دربار مین یہ بھی کسی نے نہ پوچھا کہ کون آیا اور
کیا نامہ لایا شاید اگر بادشاہ نے کبھی یاد کیا تو یہ کہدیا کہ مجاہد لوگ برگشتہ درگاہ
ہو رہین منحرف بادشاہ سے ہین برای نام جواب خط کا یہ حاصل ہوا کہ مجاہد لوگ گمر ہین کھوین
کوئی شکل نکل آوے گی ورنہ بڑا پیچ پڑے گا بجای عمامہ کے سر آوے گا اودہر تو یہ نامہ بر
روانہ ہوا یہان بارلو کو یہ حکم شاہانہ ہوا کہ تم فوج لیکر فوراً جاؤ اگر کہنا نہ مانین تو مولوی صاحب
کو نشانہ اجل بناؤ معرکہ جنگ کھاؤ چنانچہ اور اہالیان فوج کے نام حکم جاری ہوا کہ سب فوج
بارلو صاحب کی اطاعت کرے تعمیل حکم مین سماعت کرے بارلو آیا فوج کو حکم سنایا یا
مولوی صاحب کو لکھا ... ہوا کہ جب فرنگی افسر ہوا تو حال ظاہر ہوا مولوی صاحب نے

فوج اسلام سے ارشاد کیا کہ شبکو نماز پڑہو سوار ہو سحرگاہ اپنا اس مقام سے
کوچ ہے مصرع ع ہر چہ باداباد کشتی در آب انداختیم غرض کہ تاریخ ۲۶ ماہ صفر ۱۲۴۷ھ
روز چہار شنبہ مولوی صاحب نے دریاباد سے بعزم اودہ کوچ کیا فوج اسلام کا یون
انتظام ہوا کہ مجاہدین کے چار غول ہوئے ایک غول کو آگے بڑہنے کی اجازت دی ایک فرسخ
سے دوسرے کو رخصت دی تیسرے غول کو ساتھ لیکر آگے بڑہے چوتھے غول کو
کہا کہ یہان ٹھہرے جب ہم آگے جاوین تو یہ غول بڑہے روایت صحیح ہے کہ جسوقت مجاہدین
گھوڑوں پر سوار ہوئے فوج اسلام سے دوچار ہوئے الہام سے یہ مصرع زبان پر آیا
مصرع ع میدان کفر بردوش ما رم ۞ اب بیان قدرت خدا دیکھو ماجرا یہ ہے کہ لشکر
ادہر شاہی کو باوجود ہوشیاری اور گشت روند کے اسقدر غفلت ہوئی کہ کسیکو
روانگی لشکر اسلام سے مطلق خبر نہ ہوئی جب بارلون نے خواب غفلت سے چونکا خبر کچھ سنی
ہوش جاتے رہے ہوائین باختہ رونے بیساختہ ہوا شیخ حسین علی نائب راجہ نواب علیخان
سے کہا کہ یہ وقت عیاری و کارگذاری کا ہے غافل نہو اگر یہ لشکر بہدپور پہونچا تو جانو سب
پہونچا پہر اگر نصیب [illegible] الک [illegible] کی قسم ہوگی تو یہ یورش نہ کم ہوگی [illegible] خدا علیہ [illegible]
مولوی صاحب کے غول کو تھام [illegible] پہر [illegible] ایک دم مین اوین گے [illegible]
مولوی صاحب کو ہماری بات پر اعتبار ہے ہر طرح [illegible] سمجھا وینگے ہم اپنا
سلام بنا دینگے شیخ صاحب بطور باد صرصر مثل شہاب ثاقب گھوڑہ اڑاتا پہنچا شیخ سکے
اوس بار مولوی صاحب کی غول کو ٹھہرایا ساتھ ہی بارلون مع آتش خانہ آیا شیخ صاحب
مولوی صاحب کو باتون مین لگایا ادہر بارلون نے موقع سے توپون کو جما شیخ صاحب
خوبصورت کیا وہی مولوی صاحب سے کہا کہ آپ رودلی مین دو چار روز مقام کرین
خواستہ ایزدی ہے تو بے جنگ وجدل مسجد بن جاویگی بندگان خدا پر آنچ نہ آویگی یہ
لکھنا ایسکا [illegible] ہوا ہے یہ کہکر شیخ صاحب روانہ بلسہ ہوئے ادہر فوج اسلام کا

یہ حال کہ اول تو محض بے سامان دوم دو دن کے بھوکے پریشان سوم تنزل کی تھلے
باندھے کمرین بندھے چہارم شہادت کا وعدہ سب سے بڑھ کر تقاضائی شمشیر و تیغ مین
سارا لشکر اسلام لڑنے کا کون سر انجام تھا سچ یہ ہے کہ بڑی جرأت تھی اور محض جوش
حمیت تھی قضارا لشکر اسلام حسب رہنمائی شیخ صاحب اوس ٹیکرے کے برابر پہونچا
بارلو کے منہ سے نکلا فیر مسلمانون نے کہا خیر مرضی مولی از ہمہ اولی طوعاً و کرہاً مسلمان
گولہ اندازان فوج شاہی نے چھرا بھر دیا کمال بیداری سے توپون کو اونچا کر دیا دو چار
ضرب توپ باد ہوائی سر کین مگر فوج اسلام کی اپنے مقام سے نہ سرکی اگرچہ عالم دھوان دھار
ہوا لیکن خالی وار ہوا قضا کے کارخانے موت کے بہانے ڈھونڈھتے جب مرگ کا وقت آتا ہے
اوسکا ویسا ہی سامان ہو جاتا ہے بقول شخصیکہ مصرع قضا نوشتہ نیاید بستر پہلی آہی سامان
مثل مشہور ہے کہ سوارئی اسپ جنازہ روان توپ کی آواز سے گھوڑا مولوی صاحب کا
بھڑکا اول سب کا دھڑکا زین سے مولوی صاحب گرے صدمہ ایسا ہوا کہ دو دانت آپکے
ٹوٹ گئے لوگون کے رنگ چھوٹے مگر شجاعت مین بے مثال تھے تہمتن خصال تھے چین بجبین
نہ ہونے دی ذرا بھی چین نہ ہوئی ادھر بارلو صاحب نے دوربین لگائی دور سے حرکت گولہ اندازکی
دیکھی ہوا کی طرح گھوڑا پھینکا نزدیک پہونچا جاتے ہی کرچ سے اوس گولہ انداز کو مارا اور
توپ چھوڑ کر تنبیہ سر کیا کرچ کا جواب دیا پھر وہ گولہ انداز تلوار سے خوب لڑا بہت لوگونکو
مارا پھر بارلو خود گولہ اندازی کرنے لگا خون سے ہاتھ بھرنے لگا مولوی صاحب نے کہا
کہ اودھر تو آغاز ہو چکا ہے اب مقام حجت باقی نہ رہا لشکر اسلام نے بھی تلوارین ہاتھ مین لین
سینہ سپر ہو کر جانبین مین خوب گھمسان رہا معرکہ کا میدان رہا کشتون کے انبار ہو گئے
معرکہ ہائی کارزار ہوئے اوسوقت کچھ ایسی فوج اسلام پایدار ہوئی کہ فوج شاہی کو جانبری
دشوار ہوئی کمپنی کی کمپنی کٹ گئین سامنے سے ہٹ گئین مگر بارلو کی یہ طرفہ تدبیر تھی یہ تدبیر بھی
نقش تقدیر تھی کہ کمین گاہ سے فوج لگا رکھی تھی وہان سے نشانہ تاک کر توپ سر کی فوج اسلام

زیر و زبر کی پہلا جہدہ بار دو مولوی صاحب پر پڑا پار ہو گیا تیر قضا تھا کہ دو سار ہو گیا خون سے
فوارے جاری ہوئی لڑائی سے سر دست ہاتھ بھاری ہوا اوس پر بڑا معرکہ عظیم ہوا
فوج شاہی کا حال سقیم ہوا دو چار گھڑی لڑائی رہی خوب صف آرائی رہی ماری میدان کا
کون سا سنا کرتا ہی مقابلہ دشوار ہو جاتا ہوا وسپر بھی یہ طرفہ تھا کہ شیر سجاد رسنگھ تعلقدار
کیار و ٹھاکر سنگھ بھیلیہ نے جو کمین گاہ مین تھے پشت پر راہ مین تھے پیچھے سے آکر گھیر لیا
معرکہ عظیم کیا فوج اسلام کی لڑائی بگڑ گئی اوسوقت ایسی تلوار چلی کہ زمین ہلی عجیب معرکہ رستخیز
تھا زمانہ بلا خیز تھا اذا الشمس انفطرت کا ظہور ہوا اذا الکواکب انتثرت کا نشو د ہوا مولوی صاحب
بعد معرکہ جنگ جدال و اسطے ادائی فرض نماز ظہر کے زمین پر آئی فرض سے فارغ ہوئی نہ پائی
کہ ایک شقی نے سر بدن سے جدا کیا جان نذر خدا کیا لڑائی تمام ہوئی یہ خبر مشہور عام ہوئی
سنتے مین کہ ایک سو انیس ۱۱۹ آدمی ہمراہ مولوی صاحب کے شہید ہوئے راہ خدا مین
سعید ہوئے سر مولوی صاحب کا شام کو روانہ دربار شاہی ہوا مفصل حال ابلاغ بارگاہ
جہان پناہی ہوا اور صدہا کس فوج شاہی سے ہلاک ہوئے ہزارہا زخمناک ہوئے یہ سانحہ
بھی نمونہ معرکہ کربلا کا تھی تو عجب نہین مشہور ہے کہ جب سر مولوی صاحب کا لکھنؤ کو گیا
پھر معلوم نہین ہوا کہ وہان سے کہان بھیجا گیا اور کیا ہوا لاش مولوی صاحب کی
متصل میدان شجاع گنج مین دفن ہوئی اور حوالی اوسی مزار مین اور کشتگان راہ خدا کے
مرقد بنا دیے نشانات لگا دیے بہلیہ والے زمینداران کو ہزار آفرین کہ اونہون نے لاشین
دفن کروا دین خوف خدا کر کے قبرین بنا دین ورنہ گور و کفن کا کون سامان تھا ایسی حمیت کا
کسکو دہیان تھا سنا ہی کہ اس معرکہ مین دو عورتین بھی بعد معرکہ نمایان شہید ہوئین لائق
تحسین و آفرین ہوئین سچ ہے شعر نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ٭ خدا پنج انگشت یکسان
نکرد ٭ یہ مصرعہ تاریخی وقت نہضت کے مولوی صاحب نے الہام غیبی سے کہا تھا یعنی
سر میدان کفن بر دوش دارم ٭ اسکا قطعہ تاریخ منشی ظہیر الدین بلگرامی نے موزون کیا ہی الواقع

کر دکھایا معنی کو جلوہ دیا **قطعہ تاریخ** شہیدان کفن پوش ۞ چہ حاجت باسنش من برنگارم
کہ خود فرمود آن پیر شہیدان ۞ سر سیدان کفن بردوش دارم ۞ نواب صاحب کو جب
یہ حالات معلوم ہوئے سانحہ واقعات مغموم ہوئے دل کو نہایت تسکین و سرور ہوا سبب خدشہ دور ہوا
مطلب دلی حاصل ہوا مخمصہ زائل ہوا فقط

روانگی سلیمن صاحب بمقام کلکتہ اور ظاہر کرنا حال انتظام ملک اودھ گورنر جنرل سے اور فکر ہونا انتزاع سلطنت کی

جب معرکہ قتل مولوی صاحب کا ختم ہوا عالم کو رنج و غم ہوا اوٹرم صاحب کا زمانہ ہوا
سلیمن صاحب یہاں سے کلکتہ کو روانہ ہوا گورنر جنرل بہادر سے جملہ حالات بے انتظامی
ملک اودھ کی سنائی نشیب و فراز ہر طرح کے دکھلائے مہینوں اسکا مشورہ رہا باہم مشورہ ہا
گورنر جنرل نے اوٹرم صاحب کو طلب کیا اوٹرم صاحب کلکتہ میں پہونچے سب حالات
یہاں کے مفصل بیان کیے گورنر نے سب حالات سنکے تجویز پیش و پیروی ارباب کونسل کے
پیش ہوئی کسی نے صلاح دی کہ ہمارا بندوبست ہے زبردست زیردست سے مستعدی
ملک کا آدھا بادشاہ کو دیا جاوے کسی نے کہا کہ ملک سب اپنے قبضہ میں کر دو یہ جھگڑا پاک کرو
ایک نے کہا کہ دوسرا ایسا گھر نہیں کوئی بادشاہ ان سے بہتر نہیں یہ گھر عالم کا دستگیر ہے
اس سے مستفیض غریب امیر ہے انتزاع سلطنت میں باعث منسوخی قول و اقرار ہے
معاہدہ عہدنامجات بیکار ہے مگر اس طرح پر وہان انتظام ہے کہ ہم بھی نیک نام رہین
بادشاہ کا تخت و شکریہ ہے ہر جگہ اپنا ایک کمشنر ہے آخر کو بالاتفاق یہ صلاح ہوئی کہ بادشاہ
بہادر رہتا ہے نائب پر مدار رہتا ہے نائب کی غفلت سے سب قصور ہے یہی انتظام کا
فتور ہے بہتر ہے کہ سب ملک لیا جاوے زر نقد تنخواہ بادشاہ کو دیا جاوے چنانچہ یہ مشورہ
شاہ انگلستان کو لکھا گیا شاہ لندن نے یہ رای گورنر جنرل کی قبول کی کیفیت مقبول
کی چنانچہ ارباب کلکتہ نے اکثر بادشاہ و نائب کو ان حالات سے اطلاع دی بارہا اس کیفیت

سے خبر دی کہ ابھی جلد خبر لیجیے تدبیر معقول کیجیے وزیر کو اس راز سے بخوبی آگاہی ہوئی
مگر مطلقاً بادشاہ کو خبر نہ دی بلکہ ایک شخص خیر خواہ واسطے اطلاع اس مقدمہ کی کلکتہ تک
نواب کے پاس آیا سب ماجرا سنایا اوسوقت نواب صاحب شغل شکار شادروق مین
مشغول تھے شبانہ روز یہی شوق معمول تھے خبر بھی نہ ہوسکے کہ کون آیا اور کیا پیام لایا
اتفاقاً ایک تحریر بادشاہ کے پاس بھی آئی خط پڑھ کر نہایت تشویش چھائی نواب بلوائے
گئے سب حالات سنائے گئے نواب نے جواب دیا کہ مجھکو پہلے سے اسکی خبر تھی کسی طرح سے
درگذر تھی مین نے اسکی تحقیقات کی ہے یہ خبر محض غلط و مجہول ہے فکر و تردد فضول ہے جانثار و
غمخوار سرکار ہے ہر طرح کا ذمہ دار ہے ہرزہ گویان کا انسداد کیا ہے بہرکیفیت اسکا دفع دفعا
کیا ہے شہر مین منادی ہے کہ کوئی اسکا تذکرہ نکرے یہ خیال اپنے ذہن سے باہر کرے بادشاہ
کو یہ حال سنکر رنج و ملال دور ہوا شغل نشاط و عیش بدستور رہا مگر اس حال سے خبر نتھی
کہ اسکا کیا انجام ہے تردد کا مقام ہے بعد سحر کہ قتل مولوی امیر علی کے سبب تنزل
سلطنت کا حال نواب نے گوش کیا عقل فراموش کیا ایک روز نواب نے اپنے جلسہ خاص
مین بحالت تردد وہراس کے ایک مشیر باتدبیر سے کہا کہ دیوان حافظ مین فال دیکھو
اونکا استقلال دیکھو چنانچہ دیوان خواجہ حافظ مین یہ شعر حسب حال نکلا کیا خوب مضمون ذیل
فال نکلا **فال** دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

فرمان ملکہ معظمہ بنام گورنر جنرل بہادر

ایک حکم ملکہ معظمہ کا بنام گورنر صادر ہوا کہ اچھا اگر بادشاہ لکھنؤ کا معذور ہے تو ہمکو
ملک لینا بہر طور منظور ہے تنخواہ بادشاہ کی مقرر کی جاوے رقم معینہ ماہواری دیجاوے
عدوی سلطنت سنکر خوش و خورم ہوئے ہوا خواہ ملول و پر غم ہوئے یہ خبر طرفۃ العین مین
مشہور خاص و عام ہوئی خلقت خدا اس حال سے ناکام ہوئی گورنر نے حکم دیا کہ
کانپور مین اول فوج آدمی لام باندھا جاوے غرض کہ فوج دور و نزدیک کانپور مین

باول سی چھاگئی گورنر نے اوٹرم صاحب کو حکم روانگی لکھنو کا دیا واسطے انتظام کی رخصت ہو
آیا اوٹرم صاحب کا پاس بادشاہ کے اور سنانا حکم ضبطی ملک کا
اوسوقت لکھنو مین عجیب حال تھا تزلزل کمال تھا یکایک خبر آمد اوٹرم صاحب کی لکھنو مین
مشہور ہوئی بادشاہ کو فکر ضرور ہوئی کہ واسطے استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر کے جانا چاہیے
حسب دستور سابق لانا چاہیے غرض کہ نواب صاحب دروازہ چار باغ تک پہونچے کہ وقت آنا
صاحب بہادر اوس باغ مین داخل ہوئے استراحت پر مائل ہوئے نواب صاحب سے
ملاقات ہوئی ادای مراسم مدارات ہوئی وہان سے اپنی کوٹھی خاص مین آئے نواب سے
یہ کلمات زبان پر لائے کہ شاہ لندن کا حکم آیا ہی کہ سوا لاکھ روپیہ ماہواری بادشاہ کو دیا جاوے
اور سب ملک لیا جاوے اب بادشاہ تنخواہ لیا کرین دن رات جشن کیا کرین ہم آپ
انتظام ملک کا کرین گے اسکا بار اپنے ذمہ دہرین گے فوج شاہی موقوف کی جاویگی تنخواہ دی
جاویگی اب کسیکو کانپور روانہ کرو کہ فوج انگریزی کی آمد ہی رسد رسانی کا انتظام کرے بدوقت
سے انصرام کرنے جب یہہ خبر نواب نے سنی ہوش باختہ ہوا اس سبب ساختہ ہو گئے دل غمگین
ہوکر سرنگون ہوا انکو ٹہکی ندارد و غم افزون ہوا اور کسی کا نہ خیال ہوا اپنی وزارت کا ملال ہوا
کہ ہمیں کس طور سے عزت رہے زمانہ کیا رنگ دکھاوے کون کس طرح سے پیش آوے غرض کہ
صاحب بہادر سے نواب رخصت ہوکر بادشاہ کی پاس آئے گریان و پریشان سب حالات تازہ
سنائے کہ پیر و مرشد غضب ہو گیا ملک آپ کا ضبط سب ہو گیا سلطنت پر آج زوال آیا ہم لوگون پر
وبال آیا تنخواہ آپکی مقرر ہوئی سلطنت ابتر ہوئی شاہ انگلستان کا حکم ہے کہ بادشاہ ایک
مکان کو پسند کرین مع چند محلات اوسمین رہین یہ حال سنتے ہی بادشاہ کو سخت قلق ہوا
رنگ چہرہ کا فق ہوا گریہ و زاری ہونے لگا دریای اشک جاری ہونے لگا زمانہ مین یہ خبر
پہونچی کہ بادشاہ مصروف آہ و فغان ہین سراسیمہ و حیران ہین تمام محلات شاہی پریشان
ہوگئے رو رو کے غمناک ہوئے حال بادشاہ کا دیکھکر سینہ چاک ہوئے بادشاہ نے فرمایا

کر جناب عالیہ یعنی والدہ ماجدہ کو لاؤ مرزا سکندر حشمت جرنیل صاحب کو بلاؤ چنانچہ جناب عالیہ
آئین اور جرنیل صاحب فی الفور پہونچے کوئی اشک بہاتا ہے کوئی ہائے لگاتا کوئی خبر دیہم نگار فرض
غرض کہ بادشاہ نے بکمال یاس و حسرت فرمایا کہ ریاست تباہ ہوئی برباد و سیاہ ہوئی اس
گہر کا خاتمہ ہوا اللہ بار کا لازم ہوا اگر بے ریاست کے زندگی ہوئی تو بیکار ہے حیات شوا
ہے کہو تخت و تاج دین یا پہلے معرکہ جنگ کا نام لین مقتضای ہمت و جرات یہی ہے
کہ لڑین آئندہ جو کچھ کرین نواب نے یہ صلاح دی کہ مناسب جنگ و جدال نہین
اسی بدتر کوئی چال نہین یہ مقام ایسا ہے کہ فی الحال ظاہر کیجیے بلکہ اونکو دیجیے نواب نے
یہ کہا کہ صاحب رزیڈنٹ کی یہ رائے ہے کہ فوج کشمیر کانپور سے آتی ہے کوئی شخص اہلکار
شاہی واسطے بہم رسانی سامان رسد وغیرہ کے بھیجا جاوے جلد تعینات کیا جاوے
چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ جو شخص وہان جاوے صلاح مردمان فوج کے بیان کرے جاوے
غرضکہ فی الوقت حسب الحکم شاہی راجہ جی لال سنگہ بہادر نصرت جنگ پسر غالب جنگ واسطے
انصرام اس کام کے روانہ ہوا مغموم سارا زمانہ ہوا شہر مین عجیب کہرام تھا گویا کہ
محرم الحرام تھا امرای شہر رئیسان عصر عزیزان بادشاہ ندیمان خیر خواہ سب حاضر ہو کے
حالات سے ماہر ہوئے ازان جملہ منور الدولہ احمد علیخان و امین الدولہ امداد حسین خان
وزیران سابق و مرزا یحیی علیخان عم بادشاہ سب فراہم آئے ساتھ ہو کر پاس آئے بادشاہ نے
اپنی صلاح سے سب کو آگاہ کیا سبہون نے جواب دیا کہ حضور نے یہ رائے مناسب
تجویز کی ہے صلاح معقول دی ہے مقابلہ لڑائی کا سراسر خلاف ہے موقع بیجا صاف
ہے اسمین آئندہ کو گنجایش گفتگو نہین حالت بست وہ نہین غرضکہ یہ باتین دربار مین
[illegible] عجیب تہین خاص بازار مین تہین مسیح الدولہ معتمد شاہی صاحب رزیڈنٹ بہادر
کے پاس بھیجے گئے کہ حالات مفصل لاوین کیفیت تازہ [illegible] کی سناوین فقط

آنا صاحب کلان بہادر کا پاس بادشاہ کو

دوسرے روز رزیڈنٹ صاحب بہادر مع چند مصاحبان خاص بارگاہ سلطانی مین اُسکے
حسب دستور سلام بجالائے پس پردہ جناب عالیہ یعنی والدہ بادشاہ و نیز خاص محلات
بھی نشین تعین اولاً جناب عالیہ نے رزیڈنٹ سے یہ کہا کہ کیا خطا ثابت ہماری ہوئی
کہ یہ بلائے ناگہانی طاری ہوئی ہمیشہ سے ہم اطاعت بجالائے ہین جو کہا ہے اُسکے
پیش آئے ہین کوئی امر خلاف نہین ہوا کسی طرح سے انحراف نہین ہوا ہے اگر کام وزیر کا
ناپسند وغیرہ ہوئی تو وہ مطلب آپ کا مناسب ہوئی صاحب رزیڈنٹ بہادر نے جواب دیا
کہ اگر پہلے سے یہ خیال ہوتا تو سلطنت کو کیون زوال ہوتا اب کوئی اسکا چارہ نہین ہے
اختیار ہمارا نہین ہے حکم شہنشاہ کا یہی ہے خدا کو منظور یہی ہے یہ بات کہکر رزیڈنٹ
روانہ ہوئے جناب عالیہ بادشاہ کے پاس آئین یہ سب باتین سنائین بادشاہ کو نہایت
رنج و ملال ہوا صدمہ کمال ہوا لوگون نے صلاح دی کہ صاحب رزیڈنٹ کو پھر بلوا بھیجیے
سوالات و جوابات کیجیے دیکھیے وہ کیا کرتے ہین اور کیا کہتے ہین دوسرے روز پھر صاحب
رزیڈنٹ طلب ہوئے حاضر دربار ہوئے رزیڈنٹ نے بادشاہ کو نامہ گورنر کا سمجھا دیا اور زبانی حال بیان کیا

مضمون نامہ گورنر جنرل بنام سلطان عالم

اے شہریار جہان و ای فریدون کیوان سلیمان نشان بہی چاکران گورنر جنرل حکام ہندوستان
پر زمانہ سلطنت و گردش آسمان ظاہر ہے اسکی نیرنگی سے عالم باہر ہے کہ ہمارے روبرو مین
کیسی کیسی بادشاہی برباد ہوئی آباد ہوئی کہ گاہ برباد ہوئی بعد بہار خزان ہے کبھی خزان مین
گلستان ہے ہر کمال کو زوال ہے زمانہ کا یہی حال ہے گاہ زیر دست زبردست گاہ
بادشاہ گدا ہوتا ہے مفلس صاحب تخت ہوتا ہے پروردگار عالم کارساز ہے واقف پردہ راز ہے
آسمان کو چاہے زمین بنا دے اور زمین کو چاہے چرخ برین کر دکھا دے واسطے انتظام
سلطنت کے لائق وزیر چاہیے خیر خواہ مشیر چاہیے بادشاہ کی ہمیشہ نظر عنایت بحال
[illegible] ہوئی اور سبب غفلت و خود پسندی منظور رہی یہان تک کہ حال سلطنت

تباہ ہوا ہر کس و ناکس داد خواہ ہوا لندن تک آوازہ ظلم و ستم کا بلند ہوا اور روز بروز شعلۂ آہ
دو چند ہوا اب اسکے سوا کوئی چارہ نہین سوای خرابکشی کے کوئی یارا نہین زیادہ ظلم و ستم
دیکھا نہین جاتا ہے دیکھکر صبر نہین آتا ہے بجز ملک لینے کے کون صلاح ہے بہرحال عالم کا
اسمین فلاح ہے مشاہرہ آپکا مقرر ہوگا انتظام بہتر ہوگا عہود و مواثیق سابقہ منسوخ و کالعدم
ہوویے ملک کے منتظم ہم ہوئے فی الحال جو عہدنامہ جدید لکھا جاوے گا اوسمین فرق نہ آویگا
سوای اسکے جو اوٹرم صاحب ریزیڈنٹ بیان کرین آپ ہماری زبانی جانئین

تقریر زبانی بادشاہ کی اوٹرم صاحب بہادر سے

بادشاہ نے جب یہ نامہ ملاحظہ فرمایا نالہ جگر سوز دل سے اوٹھایا صاحب کلان سے مخاطب
ہوئے تقریر زبانی سے راغب ہوئے کہ تمہارے قول کا کیا اعتبار ہے عہدنامہ محض بالاے
تمہاری سرکار کیا راست گو ہے اپنے عہدناموں کو پڑھو اوسمین لکھا ہے کہ جب تک آب
گنگ و جمن برقرار ہے یہ قول ہمارے عہدنامہ کا استوار ہے رشتۂ رسم و راہ کبھی نہ ٹوٹیگا
محبت سے منہہ نہ موڑینگے کیا وہ دریا خشک اب ہوگئے منسوخ عہد و پیمان سب ہوگئے
جو حاکم و رئیس تم سے پہلے لڑے ہین اونکی گھر کب یگانہ ہین ہندوستان مین ایک ہم ہی
خطاوار ہین آپکے گنہگار ہین ایسی کسی نے اطاعت کی ہے تعمیل احکام و تبعیت کی ہے
قدیم سے حکام انگریزی خود پسند رہے ہمارے مراسم و راہ سے رضامند رہے جب روپیہ
طلب کیا فوراً دیا کسی بات مین سرکشی نہین کی کبھی لشکرکشی نہین کی جو اودھ کے خونخوار کہان
نہین ہوتے مردم آزار کہان نہین ہوتے تمہاری طرف راہزن نہین ہین ٹھاکر زن نہین ہین
کشت و خون نہین ہوتے معاملات زبون نہین ہوتے صاحب ریزیڈنٹ نے دیر تک حال
سنا خاموش رہا اور یہ کہا کہ ہم تابع حکم سرکار ہین مجبور و لاچار ہین آپ کا قول سب بجا ہے
مگر حکم سرکار کب لائق التوا ہے ہمکو حکم ہے کہ اودھ کا انتظام کرو حرمت شاہی کا خیال رکھو
لا آپ مہر اپنی کر دیوین کہ ہنسی خوشی اور رضامندی سے سلطنت دی ہے اس کاغذ پر مہر کیجئے

تب بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا خوب ایک تشدد و شدید یہ طرہ ہم پر ہے پر تعزیر زیادہ تر ہے
ہم پر سے سلطنت لین اور رضامندی کی مہر کرائین آپکو اختیار ہے کہ مہر بھی چھین کر چھاپ لین
اور یہ بنیاد ایک دکر آگے ہوگئے یہ تیغ ستم چلیگی تو مہر نہ ہوگی یہ سنکر صاحب رزیڈنٹ بہادر رخصت
ہوے منور الدولہ بہادر نایب سابق سے صلاح ہوئی کہ مہر کر دینا مناسب نہین دعوی جاتا
رہے گا کچھ نہ بن آویگا وہ نواب بادشاہ کے پاس آئے محضر کا تذکرہ زبان پر لاے
بادشاہ نے کہا کہ اگر مہر کرنے مین بہبود ہے تو مہر موجود ہے خواصین جو بادشاہ کی حضور مین بیٹھین
حاضر تہین جناب عالیہ اور بادشاہ کو اطلاع دی کہ اسوقت نواب آیا ہے مہر کرنی کا فقرہ
بتایا ہے بادشاہ مہر کیے دیتے ہین خلقت کی جان لیتے ہین جناب عالیہ اور مرزا اسکندر حشمت
فوراً آپہنچے اور اسیوقت نواب کو قید کرلیا سزای سخت دیا ایک شب روز نواب قید مین رہے
خوف و امید مین رہے دوسرے روز بادشاہ نے قید سے نواب کو آزاد کیا اور یہ بات
ارشاد کیا کہ ہمنے قصور نواب کے سب معاف کیے حسابات وزارت صاف کیے

شعر
بیان کیسکی کسکی کرون خوبیان ۔ وزیر چنین شہریار چنان

بیان اجرای احکام شاہی بنام ناظمان و افسران فوج

اوس زمانہ مین ایک راجہ نے بادشاہ کو لکھا کہ آپ سرتاج ہین مالک تخت و تاج ہین مین دلی زمیندار
ہون خیرخواہ سرکار ہون دریا کے اس پار فرنگی کا ہجوم ہے آمد فوج کی دہوم ہے اگر بادشاہ
کا حکم ہو تو فوج کو روکین مقابلہ کرین بادشاہ نے سنا اوس عرضی پر حکم ہوا کہ اوس راجہ
کو مع افسران کے تحریر کرو کہ فی الواقع تم خوش اعتقاد ہو صاحب اتحاد ہو یہی مقتضای خیرخواہی
ہوا لاکن ہمکو فساد منظور ہوتا تو جنگ کا سامان ضرور ہوتا فوج ادہر آنے نہ پاتی وہین دیکہہ لی
جاتی یہی حکم ناظمون و افسران شاہی کو ہوا کہ سب سپاہ کمر کھولے گھوڑے لوٹے غرض کہ فوج
فرنگی نے گنگا اس پار آکر مقام کیا وہان سے آگے قیام کیا کوسون کے گرد مین فوج جرار تھی
مگر رات دن مستعد و ہوشیار تہی جب یہان سے فوج انگریزی کا عبور ہوا تمام شہر مین

غلغلہ مشہور ہوا حال آمد فوج کا بادشاہ نے سنا حکم دیا کہ سب دروازہ مکانات شاہی
کے کھول دو اور پہرے والون سے کہو کہ بندوق اور تلوارین اپنی اپنی رکھدین سلاح نہ باندھین
جو توپین جلو خانہ مین لگی ہین گرادو چہرہ نحس سے ہٹا دو غرض کہ بموجب حکم شاہی
جملہ دروازہ بارگاہ سلطانی کے کشادہ ہوگئے اہالیان شاہی اطاعت پر آمادہ ہوئے حال
زمانہ کا دگرگون تھا تلاطم سے ہر ایک سرنگون تھا سب دوکان شہر کی بند دوکان والون
کو صدمہ آخر بادشاہ کو لوگون نے خبر دی کہ کچھ مقام خوف نہین و مطلق خطرات پھر فوج آئی ہے اور حرم صاحب عالم

بیان موقوفی عملہ شاہی

جب حال سلطنت کا ابتر ہوا موقوف ہر ایک ملازم و نوکر ہوا رہی وہ لیے موقوف و ظلم
ہوگئے تمامی اہل جلسہ مغموم ہوئے جہان وہ خوش الحانی کی آواز تھی وہان صدا ہی آہ و فغان
و ساز تھی جس مقام پر چھٹے رباب و ستار تھے وہان دل سے نالہ رعنون اور آنسوؤن کے
تار تھے اہل قلم کو یک قلم جواب ہوا بیت الانشا و بخشیگری کا حساب ہوا عمال وزارت و دیوانی خانہ
کے برخاست ہوئے اہالیان عدالت چپ و راست ہوئے محلات سے جو ڈولیان نکلتی تھین
اونکی صدا ہی نالہ آسمان پر جاتی تھی موقوف سواران کے رسالہ ہوئے برخاستگی سے پیادو نکے
شور و نالے ہوئے عالم مین تلاطم و تزلزل ہوا موقوفی فوج کا شور و غل ہوا ہر ایک گھر مین حشر برپا
رنج بے انتہا تھا کوئی کہتا تھا کہ لکھنؤ خراب وا ویلا کسی کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا
کہ کیا قیامت آئی ہے کیسی بالکھنو پر چھائی ہے شہر مین گھر گھر یہ برگزیدہ مہ کا دل چور تھا جہان
دو چار بیٹھے تھے ہر ایک کی زبان پہ یہی مخمسہ کا مذکور تھا اشعار مخمسہ شہر مین کیا او دہی چھائی
ہے ٭ بے سبب ار رنج سے جدائی ہے ٭ آفت ایک آسمان سے آئی ہے ٭ رزق عالم کی اب
صفائی ہے ٭ یا حسین آئے دو ہائی ہے ٭ ایک شاعر نے مصرعہ تاریخ کا موزون کیا اور
حسب حال لکھدیا مصرعہ گئی سلطنت گھر تباہ ہوگئے

تذکرات انتظام و بندوبست انگریزی ملک اودہ مین اور جانا اہلکار آ

شاہی کاروبیروی صاحب رزیڈنٹ بہادر جو بعہدۂ چیف کمشنری مقرر ہوئے

جب فوج شاہی موقوف ہوئی بادشاہ کو پھر رنج واندوہ کے کچھ کام نہ تھا ندیمون کو
آب ودانہ حرام تھا رونق وزینت سلطنت کا زوال ہوا اہل عالم کو رنج وملال ہوا ارکان
شاہی سلطان عالم کو سمجھاتے تھے دن رات یہی باتین بناتے تھے کہ آپ خدا کو یاد کیجیے مگر جو
وہی بناتا ہے ناکام کامیاب ہوجاتا ہے وزرای سابق ہمیشہ حاضر آتے تھے یہی حکایات بناتے
تھے جب ایک ہفتہ اسی طرح تمام ہوا صاحب کلان کا پیام ہوا کہ اب یہان نظم ونسق ملک کا
ہوگا جملہ اہالیان وارکان شاہی حاضر آوین ہر ایک کو ہم حکم سناوین بادشاہ نے نواب کو
حکم دیا کہ جملہ ملازمان وعمال شاہی صاحب کلان کے خدمت مین جاوین کیونکہ اب وہ مرجع
کار ہین اونکو ہر طرح کے انتظام درکار ہین بست ونہم جمادی الاول سنہ ۱۲۷۲ ہجری کو حکم ہوا
رات مثل روز قیامت کی گذری صبح سے ہر ایک وزیر واہلکاران شاہی وامرای جہان پناہی
کوٹھی صاحب کلان پر مجتمع ہوئے اور خواجہ سراؤن مین یامنت الدولہ واحسن الدولہ وغیرہ
اور رسالون کے رسالدار وپلٹنون کے افسر وصوبہ دار سب جمع ہوئے ہر ایک کو کرسیان
ملین آبرو وعزت کین غرض کہ اشتہارات جاری ہوئے تاکہ حال انتزاع سلطنت سے مطلع
خاص وعام ہوئے دخل انگریزی کا سرانجام ہوئے صاحب چیف کمشنر بہادر نے اہلکاران
شاہی سے یہ کہا کہ ہر ایک آپ مین سے اہل وقار ہین وحید روزگار ہین اگر آپ لوگون کو نوکری
علی قدر مراتب منظور ہو تو موجود ہے اور فکر بے سود ہے سبھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
اس سلطنت کے قدیم تنخواہ دار ہین خیر خواہ وتابعدار ہین آرزوی زر ومال نہین نوکری کا سوال
نہین یہ کہکر بعض رخصت ہوگئے حاضر اہل خدمت ہوگئے افسران فوج کو صاحب بہادر
تسلی دیا کہ جو تنخواہ خدمتی ہے وہ ملے گی ہر ایک کی تنخواہ بٹے گی چنانچہ اکثر لوگون نے فوج مین
نوکری منظور کیا پلٹن اختری ونادری کو رکھ لیا آخر کار سب فوج اپنی اپنی تنخواہ لیکر روانہ
ہوئی اب کیفیت انتظام کی [illegible] ہوئی حشمت الدولہ بہادر مہاراج بالکرشن کی حملہ

کاغذات حسابی ملک کے سپرد مارٹین گبنس صاحب بہادر فنانشل کمشنر لکھنؤ کے کر دیا سب حساب ملک کا صاف کیا تھا

حال نیلام دواب شاہی

صاحب کلان بہادر نے بادشاہ کو لکھا کہ مصارف دواب کثیر ہے اسکے صرف مین زر خطیر ہے اگر حکم ہوئے تو جسقدر لایق ضرورت ہے وہ رکھ لیا جاوے باقی نیلام کیا جاوے بادشاہ نے فرمایا کہ ہمکو اب گھوڑے ہاتھیون سے کیا سروکار ہے آپکو اختیار ہے غرض کہ بعد استفسار کے صاحب بہادر نے حکم دیا کہ کوٹھی دلارام مین جملہ دواب شاہی یعنی گھوڑے ہاتھی اور بیل و گاۓ و اشتر و طایران و جملہ جانوران کا نیلام کیا جاوے تھوڑے تھوڑے بقدر ضرورت رکھ لیا جاوے چنانچہ واسطے بادشاہ کے ایک سو بیس گھوڑے سواری خاصہ کا اور بیس پچیس ہاتھی سنجر فیل بھی رکھ لیے گئے باقی کوڑیون کی مول نیلام کیے

بیان تیاری سفر بادشاہ بعزم لندن بمشورہ منور الدولہ وزیر سابق

ادھر حکام انگریزی اپنے انتظام مین تھے ادھر بادشاہ سفر کی فکر و سرانجام مین اسباب و مال کروڑہا روپیہ کا جو کوٹھون مین تھا کچھ لٹ گیا کچھ اٹھ گیا جہان جسنے پایا اپنا مال بنایا کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کون لے گیا مضمون اس شعر یاس انگیز کے مستحضر تھے بہت عہد اقبال مین زر لٹاتا ہے مگر جب زوال آگیا گھر لٹاتا ہے تماشائیون کو حیرت تھی جاۓ حیرت تھی کہ دس پندرہ دن مین کیا انقلاب ہوگیا گھر بنا بنایا خراب ہوگیا نہ وہ کارخانہ رہا نہ وہ زمانہ رہا نہ وہ دھوم دھام نہ وہ زینت نہ نام قصر شاہی سنسان باغ و چمن ویران ہر ایک ملازم تخفیف آمدنی خفیف سو کی جگہ دس ہوۓ وہ بھی ملول از بس ہوۓ عیش و عشرت مین وہ لطف کہان رہیں منزل بحف ویران الا کچھ کچھ آثار دربار بادشاہ تھے ارکان دولت حاضر شام و پگاہ تھے منور الدولہ و امین الدولہ وزیران سابق کو انتزاع سلطنت کا نہایت رنج و ملال تھا ملک جانے کا صدمہ کمال تھا غرض کہ بادشاہ نے ایک روز

منورالدولہ سے جو کہ نہایت عقیل و فہیم لئیق ندیم تھے مشورہ کیا کہ ہم فی الحال مقتول تیغ
بیداد ہین مبتلای آہ و فریاد ہین اہل زمانہ ہمارے سبب سے سر و دست پامیال ہین
ان لوگون کے برے حال ہین کہان تک یہ کیفیت دیکھیے کیونکہ بسر کرینگے ریاست گئی
تو مزہ کیا رہا ہر ایک بات کا لطف جاتا رہا زندگی خوب نہین لطف زمانہ مرغوب نہین اب
بہتر ہے کہ سفر کرین جسطور ہو بسر کرین خدا نے اگر لندن کو پہونچا دیا اور دربار شاہ لندن
دکھلا دیا تو ملکہ معظمہ سے کہین گے کہ یہ آپ کا لبادہ و تاج عطیہ موجود ہے عہد و پیمان کی سوگند ہے
اسکو لیجئے اس بار سے سبکدوش کیجیے اگر پروردگار عالم نے رحم فرمایا تو ہمنے پھر تاج پایا جانب
وطن بامراد واپس آوینگے ورنہ زیارات کو چلے جاوینگے منورالدولہ بہادر نے یہ بات سنکر رای
بادشاہ پر ہزار آفرین کی اور داد تحسین کی دی اور کہا کہ بات نہایت پسندیدہ ہے اور یہ الہام
برگزیدہ ہے کیونکہ گھر آنے کا سب پاس کرتے ہین دشمن دوست ہو جاتی ہین یہ فدوی بھی جا ضر
سفر مین نہین قاصر ہے حدیث مین آیا ہے کہ السفر وسیلة الظفر جب منورالدولہ چلے گئے کسی
قدیم خیرخواہ نے کہا کہ حضور جو سفر کرتے ہین اپنے اوپر صعوبات سفر لیتے ہین یہ ایام گرما و باد سموم
حال مزاج والا کا معلوم کبھی سفر کیا نہین قدم راہ مین دیا نہین اگر یکایک سفر کیجیگا نصیب دشمنان
ضرر اوٹھائیے گا زیادہ ملالت نہوئے پریشان طبیعت نہ ہو سوای اسکے امید سقیم ہو جای
خوف و بیم ہے اس معاملہ مین بخوبی غور کر کے سفر کیجیے آیندہ جو رای ہو وہ حکم دیجیے اوسوقت
مصاحب الدولہ سے بادشاہ نے حکم دیا کہ مجتہد العصر کے پاس جاؤ حال عزیمت سفر کا اونکو سناؤ
واسطے امر و نہی کے استخارہ کرین امر حق سے استشارہ کرین قرآن سے کیا اجازت ہوتی ہے
جانب اللہ سے کیا رخصت ہوتی ہے فی الفور مصاحب الدولہ پہونچے سلام کیا اس حال کا پیام دیا
مجتہد العصر نے فوراً مصلا بچھا کر نماز ادا کی اور بعجز و نیاز دعا کی کہ ای رب و دو خالق معبود و اقف
راز نہان پیدا کنندہ زمین و آسمان تجھکو حال ہو بہو ظاہر ہے بیان سے قاصر ہے صعوبت عظیم
جو حاکم پر ہے وہ ظاہر ہے قصد سفر ہے اسمین امید و ضرر ہے یہ کہکر بعد نعت رسول مقبول

قرآن مجید کو بوسہ دیا اوراق صحیفہ کو وا کیا چنانچہ اول ہی آیۃ کریمہ حسب حال موافق فال نکلی آیت قل سیروا فی الارض لیعنی کہدے کہ سیر زمین کی کرے یہ فال جو کلام الہی سے دیکھی دل کو تسکین ہوئی مصاحب الدولہ نے بادشاہ سے سب ماجرا بیان کیا بہت کچھ تشفی دیا اور کہا کہ سفر مبارک شہریار ہے مالک پروردگار ہے چنانچہ اوسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا اسباب ہمراہی کا جمع ہونے لگا حضرت عباس کی درگاہ مین تاج شاہی کو بھیجدیا اور منت کیا کہ تاج اور علم اب علم بردار جب دینگے تو او نہین کی عنایت سے لینگے عزم سفر مصمم ہوا عجب طرح کا رنج و الم ہوا لوگون کو مفارقت حضرت کی دشوار تھی یہ مصیبت گران بار تھی صد ہا صندوق و پوشاک و ظروف نقرئی مطبخ کے روانہ ہوئے حبشیون کے ہمراہ سب کارخانے ہوئے وہ تین سو خانہ زاد و نمکخوار قدیم ہمراہ ہوئے ساتھ خانہ زاد و نیک خواہ ہوئے عزم سفر نے نہج بے طور کیا اول قصد کانپور کیا محضر رضامندی بادشاہ کا تیار ہوا ہزارہا مہر و دستخط سے استوار ہوا سبہون نے یک قلم تحریر کیا کہ ہم اس بادشاہ سے راضی و شاکر ہین اطاعت و انقیاد شاہی مین حاضر ہین

حال برٹ صاحب انگریز

جس زمانہ مین بادشاہ ولیعہد روزگار تھے مصاحب افتخار تھے ایک انگریز موسوم برٹ اکثر آتا جاتا خدمت مین باریاب ہوتا تھا جب سے بادشاہ تخت نشین ہوئے برٹ انگریز واسطے سفر کے روانہ ہوا تھا جب اوس نے حالات انقلاب سلطنت لکھنؤ کے سنے فوراً لکھنؤ مین آیا بادشاہ کو آداب بجالایا بخلوص اعتقاد خفیہ یہ عرض کیا کہ یہ بندہ قدیم حاضر ہے خدمت سے نہین قاصر ہے سفر کیجئے تو ہمراہ ہون دل سے بندۂ بادشاہ ہون بعد عہد و پیمان رخصت ہو کر پہلے کانپور آیا برنڈ لصاحب بھی ایک انگریز نمکخوار شاہی نیکنام تھا کانپور مین اوسکا قیام تھا اس عرصہ مین وہ بھی حاضر دربار ہوا بادشاہ نے اوسکو ستر ہزار روپیہ واسطے انتظام ڈاک سفر کے دیا اور پیشتر اوسکو روانہ کیا

حال روانگی بادشاہ جانب کانپور

حسام الدولہ بادشاہ کے عزیز ذی وقار تھے نہایت منتظم و ہوشیار تھے اوسکو بادشاہ نے

اپنے گھر کا مختار کیا سب کاموں میں اختیار دیا تاکہ لکھنو کا کام کریں باقی ماندہ کا
انصرام کریں تاریخ پانچویں ماہ رجب ۱۲۷۳ ہجری روز شنبہ تھا کہ بادشاہ نے وقت شام
بگھی طلب کی جانے کی خبر ہی سب لوگ گھبرائے دل میں ہول آئے حکم دیا کہ کبھی محل
یہان آنے نیاوے بلکہ اشرفی امام ضامن کی یہان کوئی نہ لاوے اسواسطے کہ وقت رخصت
گریہ وزاری ہوگی شورش مفارقت طاری ہوگی فقط جناب عالیہ ملکہ کشور صاحبہ والدۂ بادشاہ
و مرزا سکندر حشمت برادر و مرزا ولیعہد و جرنیل صاحب بہادر صاحبزادگان شاہی ہمراہ
چلین اور محلات یہین خاص محل و معشوق محل ساتھ رہین اور کسی محل کی ضرورت نہین منظور
کثرت نہین جب سواریان ڈیوڑہی پر آئین ہر سمت سے شور و بکا ہوا سامان حشر
برپا ہوا مکانات ماتم سرا ہوئی محلات قصر البکا ہوئے قریب ایک پہر کے رات آئی بادشاہ
محل سے برآمد ہوئے بہوا دار پر سوار ہوئے ہمراہی میں چند صاحب عالیمقدار ہوئے
وقت روانگی دعای خیر ہر غریب و نصیب کی تھی ہر جانب سے آواز نصر من اللہ و فتح قریب کی
تھی دروازہ قیصر باغ تک سب اہل حرم آئے نالہ جان سوز بر لائے بی بی زبارہ و
بلکہ کر دعای ناد علی پڑہا کسی نے اللہ معکم اینما کنتم کا نعرہ بھر اکسی نے کہا کہ ہمکو بھی ساتھ
لے چلو یہان مجبور نہ چھوڑو بادشاہ نے جواب دیا کہ سفر دراز ہے زمانہ ناساز ہے
سبکو تسلی دی ہر ایک سے یہ بات کہی کہ اگر خدا رحم کرتا ہے تو یہ غم مبدل بخوشی ہوگا اور یہ سفر
باعث خورمی ہوگا غرض کہ سبہون نے سر آداب تسلیم خم کیا طوعًا و کرہًا رخصت پائی بادشاہ
بگھی پر سوار ہوئے سفر سے دوچار ہوئے برہمن نے باگ گھوڑیون کی لی بگھی جنبش
اس بگھی کے پیچھے اور بگھیان تہیں ہر جانب تنہا ٹوپ سے بندا وسوقت جلوس میں
نہ ماہی مراتب نشان تھا نہ باجا نہ کوئی کارخانہ تھا اوس حالت کی کیفیت کیا بیان
کی جاوے کہ قلم شجر سے اشکبار ہوتا ہے اور صفحہ کاغذ سیلاب اشک سے خونبار
ہوتا ہے زمانہ میں کہرام تھا ہر ایک شخص مبتلاء آلام تھا و لگا تھا ہم آیا پاس ہوئی اشک سے سوار

داخل ہونا بادشاہ کا اول منزل کانپور مین

اول روز بادشاہ نے کوچ کرکے کانپور مین مقام کیا بزنڈن صاحب کی بنگلہ مین قیام
کیا نواب علی نقی خان نے ساتھ چھوڑا سفر سے مونہہ موڑا مگر منورالدولہ شریک ہمراہ رکاب
بادشاہ رہے ہر طرح سے ہواخواہ رہے وہ بنگلہ بزنڈن کا نہایت تنگ قفس سے
زیادہ ہوا دل بادشاہ کا رشک پرآیا وہ ہوا اگرچہ اور بھی خیام شاہی نصب تھے
مگر لطف و آرام کب تھے لکھنؤ والونکا کانپور مین ہجوم عام ہوا حاضر خاص و عام ہوا اسلام الدولہ
بادشاہ نے لکھا کہ خزانہ و اسباب جلد روانہ کرو دیر و توقف روا نکرو چنانچہ یہان سے
بہت صندوق پر از جواہرات گران بہا اور خزانہ نقد بے انتہا بھیجے گئے اور ہر طرح سے
اسباب مطلوبہ روانہ ہوئے جب خزانہ و اسباب آگیا پہلی تاریخ ماہ شعبان ۱۲۷۳ ہجری
شام کو کانپور سے کوچ کیا الہ آباد کا راستہ لیا ان ایام مین عجیب شدت گرمی آفتاب
سے کثرت تھی دہوپ مین سخت حرارت تھی غرضکہ بوقت صبح مع ہمراہیان الہ آباد
داخل ہوگئے گرمی سے سخت آلام حاصل ہوئے کرایہ کے مکانات مین قیام کیا
فی الجملہ آرام کیا راجہ بنارس نے حال آمد بادشاہ کا سنکر منورالدولہ کو لکھا کہ میری عرضی
حضور بادشاہ کے پہونچتی ہے آپ آئیے اور بادشاہ کو میرے گہر لائیے منورالدولہ نے
یہ حال بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے جواب منظوری کا دیا ایک ہفتہ الہ آباد مین
مقیم رہے ہمراہ سب ندیم رہے وہ مکان بکرایہ پانسو روپیہ کے ٹھہرا تھا مگر صاحب
مکان نے موقع عیاری پاکر ہزار روپیہ کا دعوے کیا آخر کو وہی لیا الہ آباد سے شہر بنارس
مین پہونچے اہل شہر منتظر آمد آمد بادشاہ تھے گرد سواری آہالیان شہر ہمراہ تھے مگر
بادشاہ کی بگھی بند تھی اسلیئے سب کو حسرت دید و جستجو تھی راجہ ایشری نراین سنگہ رئیس
بنارس کو کمال انتظار تھا وہ بہی واسطے استقبال کے سوار ہوئے اثنای راہ مین دوچار
ہوئے بادشاہ کو اپنے گہر لائے رسم مہمانی حسب قاعدہ بجالائے اولاً تعارف شد

زر و مال تصدق کیا مکانات و کوٹھی راجہ صاحب کی خوب آراستہ ہر ایک سامان سے تکلف
و پیراستہ مگر بادشاہ نے کسی سے ملاقات نہیں کیا وعدہ واپسی کا دیا پندرہ روز بنارس میں
قیام کیا داد و دہش میں نام کیا وہاں سے بھی سولھوین روز بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہکر
جہاز دودخانی پر سوار ہوئے اور جرنیل صاحب بہادر و جناب عالیہ بادر بادشاہ براہ خشکی
سفر سے دوچار ہوئے بمضمون الفراق بینی و بینک سخت ملال تھا مفارقت کا صدمہ کمال تھا
مگر مجبوری تھی بباعث لاچاری یہ دوری تھی غرض کہ جہاز دودخانی رواں ہوا گذرا وس کشتی پر
ناگہاں ہوا وہ موجوں کا تلاطم اور شور آب وہ ہوا کی تیزی اور گردش گرداب
کسی مقام پر پانی میں صد ہا مچھر کمین ٹاپوؤں میں آبادی کی چند گھر کوسوں و منزلوں میں
عالم آب نہ شکل آرام نہ صورت خواب غرضکہ اس تکلیف سے یکایک دوران سر ہوا سخت
مصائب سفر ہوا حرارت کی تعلیل نہ ہوتی تھی غذا تحلیل نہ ہوتی تھی اونیس روز یہی حال رہا
مزاج کو نہایت اضمحلال رہا بعدہ جہاز کنارہ کلکتہ کے پہونچا وہاں سے عبور کرکے اول مقام
موچی کھولہ کے باغ میں فروکش ہوئے وہ باغ راحت افزا و دلکشا خدا نے دکھایا گویا
جان میں جان آیا اور ادہر براہ خشکی سے بعد طے مراحل و قطع منازل مصائب سفر اوٹھا کے
جرنیل صاحب بہادر بادشاہ بھی کلکتہ میں داخل ہوئے سب ایک ہی مقام پر یکجا و شامل ہوئے

بیان روانہ ہونا جناب عالیہ و جرنیل صاحب بہادر و مرزا ولیعہد بہادر کا جہاز پر بعزم سفر لندن کے اور قیام کرنا بادشاہ کا کلکتہ میں

کلکتہ میں سب یکجا ہو کر باہم صلاح ہوئی کہ صعوبت سفر سے بادشاہ کا مزاج
اصلاح پر نہیں ہے کسی صورت فلاح پر نہیں ہے نہایت ناتوانی ہے حالت
پریشانی ہے اگر اس سے زیادہ سفر ہوگا تو بے شک ضرر ہوگا بہتر ہے
کہ جناب عالیہ و جرنیل صاحب و مرزا ولیعہد بہادر لندن کو جاوین بادشاہ کلکتہ میں
ٹھہر جاوین چنانچہ یہی صلاح قرار پائی ہر طرح سے راست آئی غرض کہ مسافران

مع سامان سفر صدہا صندوق پر از مال و جواہر و دیگر تحایف بے بہا لیکر روانہ ہوئی
ہمراہی مین چند خویش و بیگانہ ہوئے ہنگام روانگی بادشاہ نے کمال یاس سے فہمایش
کیا کہ راہی حاکم کی دیکھنا زیادہ نہ اولجھنا اور اگر جرنیل صاحب کو ملکہ معظمہ تاج دین تو ہم
راضی ہین اور اگر ولیعہد پر مہربان ہین تو وہ لخت جگر اور دل و جان ہین اب ہم عیش دنیا
کی خوب اوٹھا چکے مزے سلطنت کے اوڑا چکے سلطنت کی ہوس نہین ہمین کچھ پیش و
پس نہین جرنیل صاحب نے جواب دیا کہ بادشاہ ہمیشہ سلامت رہین مدام سلطنت
کرین آپ کو مین بجای والد بزرگوار کے جانتا ہون پشت پناہ سمجھتا ہون یہ سنکر
بادشاہ نے کلیجہ سے دونو کو لپٹا لیا اور خدا کی حفظ مین دیا غرض کہ وقت الوداع بالالہ و
آہ جدا ہوئے سپہر و بیجا ہوئے سب ملازمان و ہمراہیان ایک سو ساٹھ کس تھے
وہی رفیق و ہم نفس تھے سب یہ مسافران لندن جہاز پر سوار ہوئے عالم آب سے ہمکنار
ہوئے کیفیت روانگی جہاز قابل تحریر نہین و تکلیفات و صعوبت لایق تقریر نہین یعنی وہ
امواج کا تلاطم و گرداب جہان تک حد نظر پہونچے عالم آب آب کوئی مونس نہ انیس
نہ کوئی ہمدم و جلیس شکر خدا مین آنکھین بند ہمراہی مین اسعد و سے چند کوسون تک
نہ زمین پانی تھا یا سپہر برین شب و روز کلفت سفر اوٹھاتے رنج سفر دیکھتے نہ لطف
آب و طعام خواب و خور حرام قضارا ایک مقام پر جہاز کا لنگر ہوا کچھ اسباب کشتی سے
باہر ہوا چند صندوق جواہر غرق آب ہوئے نفوتیص گرداب ہوئے بہت جواہر نفیس بہا
پانی مین جا بجا بہا جو کچھ بچا وہ باقی رہا جناب ملکہ کو اسکی اطلاع ہوئی جواب دیا
کہ جو کچھ ہوا وہ ہوا مال کا کیا غم ہے حفظ جان مقدم ہے چنانچہ وہان سے بھی
لنگر جہاز کا کھلا اور آگے چلا ہمہ وقت صدمہ طوفان خوف ابر و باران کا ہر ایک جگہ
ہیبت گھڑیال و نہنگ کبھی صعوبت ماہی و سنگ الغرض بعد طے مراحل و مصائب
منازل حدود ملک لندن مین پہونچے کنارہ شہر ... مین ٹھہرے

پہونچنا جہاز کا شہر پرٹسمتھ ملک لندن مین تحریر جلیس الدولہ سے جو ہمراہ تھے

تحریر جلیس الدولہ سے جو ہمراہ جناب عالیہ تھے معلوم ہوا کہ دفعتاً شہر پرٹسمتھ مین یہ خبر پہونچی
کہ بسر شاہ اودہ آیا ہے استغاثہ اپنا لایا ہے یہ سنتے ہی کل مرد و زن غریب گذر
غریب الوطنان پہونچے اور ایک ناظم و کوتوال اس ملک کا فوراً حاضر آیا ہر ایک سم آداب
بجالایا زمین سڑک کو بکمال صفائی سے نور آگین کیا لب آب تک فرش قالین کیا جہاز سے
با صد کر و فر اوتر کر ٹمٹمین جواہر نگار پر جو ہمراہ تھی مادر بادشاہ سوار ہوئین اور جرنیل صاحب
و مرزا ولیعہد اپنے اپنے ہوادارون پر رونق افروز ہو کر شہر کو روانہ ہوسے برنڈن صاحب
و بیرٹ صاحب جو ہمراہ تھے راہون سے اوس ملک کے بخوبی اگاہ تھے شہر مین لے گئے
تمام صغار و کبار شہر سے گئے جمع ہوئے اسّی ہزار آدمی تماشائی مجتمع ہوئے ایک مکان
وسیع مین باجاہ و حشم سواری پہونچکر قیام ہوا ہر طرح سے آرام ہوا برٹ صاحب بالائی
بام آیا اہالیان شہر کو باواز بلند سنایا کہ اے ساکنان شہر پرٹسمتھ یہ وہ شہزادی عصمت مآب
ہے کہ جسکو خورشید سے حجاب تھا آسمان اسکے خیام کا قباب تھا ان کی غلامون نے کبھی یہ صورت
والا نہین دیکھا کوچ و مقام نہین سنا انکا وہ جاہ و احتشام تھا کہ فغفور چین انکا غلام تھا کبھی
قدم گہر سے نہین نکلے آسمان نے کسی کو کوئی حوادث نہین ڈالے اب اسقدر مسافت طے کر کے
واسطے حصول مدعا سے دلی کے آئے ہین کیا کیا صدمہ سفر کے اوٹھائے ہین پس یہ لوگ خواہان
اسکے ہین کہ بامراد ہون اور اپنے مطلب دلی سے دلشاد ہون برٹ صاحب نے سب سے
پیام بادر بادشاہ کا کہا کہ تم لوگ ہمارے شریک حال ہو مین سب بے قیل و قال ہو سبھون نے
یہ درخواست قبول کی کہ ہم بہرحال شریک ہین ہمراہ دور و نزدیک ہین جب اوس مکان مین
رات بسر ہوئی آخر کو سحر ہوئی عرصہ سے جو دریا مین مقام رہا مکان بہولے تھے یکایک
مکان پایا گویا جان پایا صبح کو جملہ فرنگیان معزز ٹوپی اوتاری حاضر آئے اون مین سے
اونتیس انگریز اور چار میم تھے ولیعہد بہادر و جرنیل صاحب کو دیکھکر نہایت خرسند ہوئے

سب رضامند ہوئے حسن خداداد پر سب لوگ خوش ہوئے ہر چند ضبط کیا پر غش ہو گئے
کوئی پوشاک دیکھتا تھا کوئی جواہر تاکتا تھا بدن پر لباس مرصع گران بار پوشاک جواہر نگار
دونو حسین و صاحب جمال ایک ماہ کامل دوسرا بدر ہلال ہر ایک کا جمال قابل دید ضیاء
حسن و پوشاک ہر ایک کی مزید اوسی وقت مصور آئے تصویرین کھینچین صورتین نہین اور
زنانہ مین جو جناب عالیہ تھین مسند زرنگار پر تجلی افزا تھین پوشاک گرانمایہ زیب تن مغرق
جواہر سے سارا بدن زنان نصاری اندر پردہ کے آئین لب فرش آداب بجا لائین قرینہ سے
سلام کیا بڑ لندن کی میم نے جو متوسط تھے جواب دیا باہم تقریر و گفتگو رہی معانقت روبرو
رہی بعد برخاست کے جناب عالیہ نے ہار گوٹے کے مرصع و زرنگار تقسیم کئی بہت سے
تحایف ہندوستانی ہر ایک میم کو دئے

داخل ہونا مسافران کا تختگاہ شہنشاہ لندن مین

چندے شہر تشم مین ان مسافران کا قیام رہا ہر جانب سے لطف و آرام رہا پھر وہان سے
بسواری ریل سوار ہوئے ایک پہر مین چالیس خواہ بیالیس کوس زمین طے کر کے شہر لندن
سی دو چار ہوئے قریب تختگاہ کے ایک مکان لیا سبھون نے وہین قیام کیا

بیان شہر لندن

عجیب قسم کا شہر و مکانات صاف مکان و مکین نظیف دوکانین سوداگرون کی کثیر مال و متاع
و تحائف بے نظیر ایک چیز یعنی روشنی گیاس کی سب سے زیادہ پسند آئی کہ روشنی شمع
و گیلاس کی محض بے سود وقت ضرورت ہر جگہ پر روشنی خود بخود موجود زن و مرد و
بچون سے کم عورتین زیادہ مرد کم زمین سیراب ہر جگہ پانی ہر چیز و جنس کی گرانی غرض کہ
اوس مکان مین قیام ہوا مرجع رجوعات خاص و عام ہوا رئیسان لندن حاضر و کامیاب
ہوئے جو لوگ ذی عزت تھے وہ باریاب ہوئے وزرا اور اعزا ملکہ معظمہ سب آئے علی قدر منزلت
مراسم معمولی بجا لائے تمام اہل شہر انتزاع سلطنت سے ملول و غمگین ہوئے مگر بہ تسلی

باعث تسکین ہوئی کہ محکمہ پارلیمنٹ جو عدالت شاہی اوسی نیچوبی انصاف ہوئے گا یہ مقدمہ
بہت اچھی طرح صاف ہوگا اتفاقاً اوس کچہری میں تعطیل تھی اور طلبگاران مطلب کو
تکلیف تھی سوای ضابطہ اوس کچہری کا اس طور پر مرعی تھا کہ سال مین دو مرتبہ اجلاس
ہوتا تھا خوبی تقدیر سے اوس سال مین فقط اجلاس ایکبار ہوا بلکہ اوسمین بھی تبدیل
بعض اہلکار ہوا الغرض کہ کچھ ایسی آسمان بے مہر نے گردش دکھلائی کہ بسبب سیر و شکار
شاہ انگلستان کے نوبت ملاقات کی نہ آئی یہان تک تو حال انکا اسطور پر تا قابل غور رہا

مختصر حالات بادشاہ بمقام کلکتہ

سفر کلکتہ مین بادشاہ کو اول محرم پیش آیا عجیب طرح رنج والم دل پیش آیا
اول تو انتزاع سلطنت کا کیا غم کم تھا اوس پر عزای محرم ہم تھا سادات و مومنین
ہمراہ تھے دو ہزار آدمی خواہ تھے محرم سے جب بادشاہ کو فرصت ہوئی پریشانی سفر سے
ملول طبیعت ہوئی سوائی اسکے بسبب ناموافقت آب وہوای کلکتہ کے ہر ایک شخص
بیمار رہا تا حالت زار رہا آخر کو بقول شخصیکہ جیسے پڑے ویسے کرے سنگ آمد سخت آمد
سبی بسر ہونی لگی بہر کیف گذر ہونے لگی ایک دن بادشاہ نے جملہ ندیمان و امراکو فراہم کر کے
ارشاد کیا کہ پہلے قصد سفر لندن کا مصمم تھا عزم بالجزم تھا مگر بسبب خیال عارضہ کے تسلیم رہے گا
جانے دلے گئے یہان ہم ہیں اب مناسب ہے کہ سفر لندن کا کرین یا لکھنو کا رستہ
لیں انہوں نے بالاتفاق جواب دیا کہ قصد سفر لندن مناسب حال ہے مگر علالت
مزاج کا سخت خیال ہے سفر تری مین مرض ایزاد ہو پیوست دماغ سے فساد ہو علاوہ
برین عزم وطن بیکار ہے باعث محرومی افکار ہے بہر حال تن بتقدیر ہیں مناسب
ہے امید غالب ہے غرض کہ یہی مشورہ نے استحکام پایا کلکتہ کا قیام مناسب ٹھہرایا
گورنر جنرل سے درخواست کی کہ وزیر ہمارا لکھنو مین ہے صاحب چیف کمشنر بہادر
مانع اوسکی نقل وحرکت کے ہیں خواستگار اجازت کے ہیں اسقدر استدعا ہی کہ وزیر

یہان چلا آوی کوئی مانع ہونے نپاوے چنانچہ بعد حکم کے علی نقی خان حسب الطلب بادشاہ
کلکتہ مین آئے اس بات پر منور الدولہ بہادر فورا آچلے گئے کہ یہ امر اونکو ناگوار ہوا اور اپنا قیام
کرنا دشوار ہوا اور جو محلات معلے بادشاہی کہ لکھنو مین مقیم ہین شب و روز مبتلای خوف و بیم
رہی اونکے خطوط بادشاہ کے پاس ہر روزہ آتی تھے اور یہان سے جوابات اونکے برابر جاتے

تحریر جواب بلو بک از جانب بادشاہ بجواله عہدنامجات مع نقول صحبت نامجات انگریزی و نظائر انتظام ملک اودہ و جوابات ریورٹ کرنل سلیمن صاحب بہادر واوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ بخدمت جناب ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ واسطے عدالت پسندی و انصاف گستری واپس کرنی ملک کو بتوضیح تمام

جب مرزا ولیعہد بہادر و مرزا سکندر حشمت بہادر مقیم شہر لندن ہوئے اور بادشاہ بھی کلکتہ مین
جلوہ افگن ہو گئے اس عرصہ مین اودہ بلو بک ایک کتاب انگریزی جو بہ نسبت وجوہ انتزاع سلطنت
اودہ کے بموجب ریورٹ ہای رزیڈنٹ لکھنو و لوا و بد حالات بے انتظامی ملک کی مرتب ہوئی تھی
چھپ کر ہندوستان مین آئی اور ترجمہ اوسکا ہوکر بادشاہ کے نظر سے گذرا ماجرای مفصل معلوم ہوا
چنانچہ بادشاہ نے بجواب اوسکے جواب بلو بک مفصل و مشرح بطور تردید کے حوالہ عہدنامجات
و نقول صحبت نامجات انگریزی سے لکھواکر واسطے عدالت پسندی و انصاف گستری حضرت
ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان و صاحبان عالیشان پارلیمنٹ کے روانہ فرمایا کہ درج کرنا
اوسکا اس موقع پر مناسب نظر آیا بادشاہ تحریر کرتے ہین کہ بعض لوگون نے ناحق بربادی
اور تباہی ہمارے ملک کی مشہور کرکے موست نوبل مارکویس ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل
ہند اور صاحبان کورٹ وایرکٹرز تک شکایت پہونچائی ہے کہ اوسپر نوبت انتزاع سلطنت کی
آئی ہے لیکن ہمکو امید قوی ہے کہ بعد دریافت حقیقت راست براست کی ہم اپنے حق کو پہونچین
اور بدستور ملک پر قابض ہونگے اس بحث مین دو امر ہین اول یہ کہ متواتر صلحنامہ بہت
مدلل اور مصرح درمیان مورثون ہمارے اور سرکار کمپنی انگریز بہادر کے موثق و مضبوط ہین

کہ اکثر اونمین قسم مذہب طرفین سے مستحکم و مربوط ہین چنانچہ لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل
اپنی منٹ مورخہ اٹھارہویں ماہ جون ۱۸۵۵ع کی دفعہ ترپن مین لکھتے ہین کہ عہدنامہ مرقومہ ۱۸۰۱ع
قطعاً اور قاطعیہ مانع ہے درباب تقرر ایسے افسرون کے واسطے کسی طریق پر جاری کرنے انتظام
کی ایسا کوئی عہدنامہ کہین بھی مرقوم ہوا کہ جسکے اصل معنی اور ارادہ دلی بہ نسبت اوسکے جسکی
اب تجویز ہے شبہہ سے زیادہ صاف ہو اور تاویلات سے مبرا ہو نہایت تعجب ہے کہ باوجود
اقرار صاف استواری عہدنامہ کے پھر اہالی سرکار کمپنی واسطے توڑنے اوس عہد و پیمان کے
کوشش کرین اور ایسی بات دل پر وہ ہر گز نہ لاوین اگر کوئی سردار واسطے نقض عہود و پیمان کے جو اونمین
دوسرے کے ساتھ کیا ہو ارادہ کرے تو شخص مظلوم پر داد طلبی واجب ہے اور اپنی فریاد
کو حاکم اعلی کے سامنے پیش کرنا مناسب ہے چنانچہ بہ نسبت علاج ظلم رسیدہ مسٹر بکانن صاحب
اپنی بیورٹ مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۵۵ع مین خلاصہ مضمون رسالہ مسٹر انیل صاحب بہادر
مورخ کا یون لکھتے ہین کہ اگر اوسکو قائم رکھتے ہین اوس قول و قرار کے فائدہ ہو تو اوسکو حق
ہے کہ کسی محکمہ عدالت اعلی مین واسطے بجا آوری قول و قرار و حاصل کرنے عوض نقصان
بہ سبب نقض عہد اوس عہدنامے کے رجوع کرے عہدنامے مشتمل ہوتے ہین ساتھ
اقرارات کامل ور دو جانبین کے اور مبنی ہوتے ہین اوپر استرضائی طرفین کی اگر اہل
اقرار مین سے ایک اپنے قول کا پابند نہ ہووے تو دوسرا اوسکو واسطے پورا کرنے کے
مجبور کرے اور اوسکی تعمیل ضرور کرے کیونکہ ایک قرار کامل سے اوسکو استحقاق
حاصل ہوتا ہے اور اختیار کامل ہوتا ہے بالفعل اور اوس تدبیر ہماری یہی ہے اور انصاف طلبی
ہے کہ حضرت ملکہ معظمہ بمقتضائے انصاف اہالی کورٹ ڈائرکٹرن کو توڑنے عہدنامہ ۱۸۰۱ع
سے باز رکھین اور ملک ہمارا بدستور ہمارے قبضہ مین کر دین کروڑہا آدمی ہندوستان اور
دیگر ملکون کے عہد پروری برٹش گورنمنٹ پر امید باندھے بیٹھے ہین اور ہر طرح سے متوقع
ہین در صورت عہد شکنی سب کو امید باقی نہ رہیگی اور یہ بات بہت نامناسب ہوگی

دوسرا امر یہ ہے کہ اظہار بربادی اور بدانتظامی ہمارے ملک کی محض غلط ہے
شہر اور قصبات اور دیہات سب آباد ہین بلکہ روز مرہ آبادی مین ازدیاد ہین اور زراعت بھی اوسی
طرح سے ہے جیسا کہ پچپن برس سے تھی خدانخواستہ اگر ملک برباد ہوتا تو روپیہ
برس کے آمدنی مین نقص و فساد ہوتا ایک دلیل کافی ہے واسطے ثبوت اس بات
کہ ہمارے ایام سلطنت مین رعایا راضی اور ملک آباد و سرسبز رہا ہم دعوی کرتے ہین
کہ اگر اضلاع قریبہ یعنی کانپور و شاہجہان پور و فرخ آباد وغیرہ کو جو کہ علاقہ سرکار
کمپنی مین ہین ساتھ ہمارے ملک کے مقابل کیا جاوے بیشک وقت
ہمارے ملک کی سب بات مین اون اضلاع سے زیادہ ہوگی
آئندہ کی جاوے گی منتصد انصاف ہون کہ جوابات شکوک مندرجہ
اور علاوہ اوسکی سوال زاید بھی معرفت اون عزیزون کے ہمارے پاس پہنچے ہین کہ
جواب منفصل لکھین جواب تک مقدمہ دایر دفتر پارلیمنٹ رہے
اوپر انفصال فی وقایع ملکداری کے روشن و ظاہر ہووے کہ غرض اصلی و علت غائی صلح کرنے سے
دو باتین ہوتی ہین ایک واسطے فائدے اوس سرکار کے کہ جسکے ساتھ مصالحت ہووے
اور وہ کیا ہے کہ ساتھ ترک کرنے منازعت و مخالفت کے ظاہرا و باطنا متابعت
ہووے تاکہ رفع تشویش اوس سرکار کا کرنا اور دوست اوس سرکار کو دوست اپنا سمجھنا
اور دشمنون کو دشمن اور تا امکان آمادہ نفع رسانی اوس سرکار کے رہنا
کہ دشمن اوس سرکار کے سوا سرتابی و سرکشی کا گھٹاوین اور اہالیان اوس سرکار کے
مطمئن رہین اور تدبیر استیصال مخالفون کی بخوبی کرین دوسرے واسطے فایدے صلح
کرنے والے کے وہ یہ ہے کہ صلح کرنے والا اوپر باقی رہنے اپنے ملک کے ہاتھ اوسکے
اور اپنی اولاد کے نسلاً بعد نسل مضبوطی کلی اور یقین کامل حاصل کرے اور اندیشہ نقصان
اور کمی اقتدار کا زائل کرے

دفعہ اول شکر خدا کہ ہنگام ظہور صبح دوستی کے درمیان ہمارے بڑے جد
نواب شجاع الدولہ بہادر اور سرکار کمپنی بہادر کے بجا لانا فایدی اول کا جیسا کہ چاہیے
ہماری سرکار باوقار کی طرف سے ہوا ہے نواب موصوف نے وقت ہو جانی عہد و پیمان
کبھی باظہار و اخفا ارادہ پرخاش کا ساتھہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کے نہین کیا اور نہ
ساتھہ مخالفین اوس سرکار کی تن واسطے موافقت کے دیا حتی کہ راہ و رسم خط و کتابت
ظاہری بھی بند کر دی اور بموجب صلاح اہالی کمپنی انگریز بہادر کے فوج زاید موقوف ہو
اور اوپر قلت فوج کے اکتفا کیا اور دم آخر تک دوستی و اتحاد پر قدم دیا
دفعہ دوم نواب آصف الدولہ بہادر نے وقت جلوس سے اوپر مسند ریاست موروثی
کے وہی طریقہ مسلوک رکھا اور جو کچھ مرضی اہالی سرکار کمپنی کی ہوئی اوسکو قبول کیا
باقرار حفاظت اپنی ملک کے سب محالات متعلقہ راجہ چیت سنگہ کو یعنی بنارس اور جونپور اور
متعلقات اوسکے کہ ایک ملک وسیع و فصیح ہے مع مال و سایر کے حوالے کمپنی کے کر دیا
اور مرتے دم تک جادۂ اتفاق سے روگردانی نہین کیا

دفعہ سوم نواب سعادت علیخان بہادر نے عہود و مواثیق قدیم کو بحال رکھکر واسطے
زیادہ نفع رسانی سرکار کمپنی کے کوشش کی یعنی واسطے تنخواہ مردم فوج کے کہ بضرورت حفاظت
ہمارے ملک کے سرکار سے اور اوسکے اضلاع متصلہ کے ملازم سرکار کمپنی کے تھے
اور چھپن لاکھہ ستتر ہزار چھ سو اٹھہتر روپیہ سرکار کمپنی کو دیئے جاتی تھی نواب سعادت علیخان بہادر
پہلے اونیس لاکھہ بائیس ہزار تین سو باسٹھہ روپیہ اوسپر ازدیاد کیے بعدہ واسطے خاطر
جمعی و آسانی وصول زر مذکور کی اضلاع جمعی ایک کروڑ پینتیس لاکھہ بیس ہزار چار سو چوہتر روپیہ
آٹھہ آنہ کی مع تنخواہون اور لوگون اور مصارف تحصیل و حسابات بدخل و تصرف کامل سرکار کمپنی
بہادر کے چھوڑا اور مراسم اتحاد و یکجہتی سے منہ نہ موڑا اور وجہ اصلی اسقدر زیادہ امداد کی
بندوبستجات سابق سے یہ تھی کہ اوسوقت ورای بعضے علاقجات قلیل محاصل کے اور سب اضلاع

دکن اور پورب ہندوستان قبضہ اختیارات سابق حاکمون وہان سے گئے تھے اور خرچ سرکار
کمپنی کا آمدنی سے زاید ہوتا تھا اور ہمیشہ بیچ ادا ہونے تنخواہ سپاہ کے بڑا بار ذمہ سرکار کے
پڑتا تھا نواب سعادت علیخان بہادر نے بپاس اتحاد کے مال و ملک طرفین کو جدا نہ جان کر
اوس ملک کو تفویض کیا اور بالعوض اس امداد کے اوسی فوج سے کہ درحقیقت نوکر اور تنخواہ یافتہ
اس سرکار کی تھی فایدہ اپنا اسقدر لیا کہ وقت ضرورت کے واسطے دفع تنبیہ و تادیب کسی
بادب کے دشمنان درونی سے یہ جمعیت حاضر رہی اور تعمیل حکم کی کی یہ سبب مراتب مضمون
عہدنامہ ۱۷۹۸ع کے فقرہ دوسرے اور فقرات عہدنامہ ۱۸۰۱ع کے ثابت ہے اور دوسرا
فقرہ ۱۷۹۸ع کا یہ ہے کہ از روی قول قرار ہو ن کے کہ درمیان دونو سرکارون کی بجا لایا
کام حفاظت اور نگہبانی ممالک مقبوضہ نواب وزیر الممالک بہادر کا ہاتھ سے سب دشمنون کے
اوپر ذمہ سرکار کمپنی کے ہے چنانچہ واسطے باقی رکھنے طاقت اوس کام کے اور نیز درست
کرنے سامان نگہبانی ممالک سرکار کمپنی کی طرف سے سرکار موصوف کی کئی رجمنٹ پیادہ
اور سوار نگاہداشت ہو کر سررشتہ فوج مین افزونی کی گئی اور اسکے سوا موافق دستور ہندی
کے تعمیل اور باتون کی موافق خوشی اہالی کمپنی بہادر کے کوشش ہوئی ۱۸۰۳ع مین بہت
گھوڑے واسطے رسالہ سواران انگریزی کہ بضرورت مہم کے جاتی تھے حوالہ کئے گئے نقل
محبت نامہ لارڈ ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل مرقومہ ۲۰ اگست ۱۸۰۳ع کے مضمون سے
حال اس شکرگذاری کا مفہوم ہوگا فقط

تذکرۂ حیدر بیگ خان

حیدر بیگ خان نامی ایک شخص عہد نوبت آصف الدولہ بہادر مین پیش دست حسن رضا خان
مدار المہام کا تھا اکبر علیخان و حسین علیخان دو فرزند چھوڑ کر مرا اکبر علیخان جوان ہوشیار
اور حسین علیخان نابالغ تھا باپ کے ترکہ سے سارا مال اکبر علیخان کے تصرف مین آیا
حسین علیخان نے باپ کے ترکہ کا دعویٰ کیا اور بکاری اس مقدمہ کی برسون رہی

ہر چند کہ اس سرکار کو ان امور سے سروکار نتھا اور اوسمین کیا اختیار تھا خصوصاً
ورثہ کا اگر لیا ہوگا تو اکبر علیخان نے لیا ہوگا مگر ایالی سرکار کمپنی بہادر نے جیا ا کہ منشاء
واسطے پرورش حسین علیخان وغیرہ اعقاب حیدر بیگ خان کے مقرر ہو لہذا محض
بپاس ایما سے ا یالی مدوحت کے دو ہزار روپیہ زر ماہوار مقرر کیا گیا
اور اسیطرح تحسین نام سرکار جد مغفور نواب آصف الدولہ مین ایک
غلام تھا وقت مرنے کے اوسنے درخواست مقرر ہونی تنخواہ کی واسطے
ملازمان اپنی کے کی گو کہ ہرگز حق وراثت نہین تھا مگر وہ بھی قبول ہوا اور
ایسا ہی تنخواہ ملازمان سرکار شمس النساء بیگم صاحبہ زوجات نواب آصف الدولہ
و نواب شجاع الدولہ بہادر موافق مرضی ایالی سرکار کمپنی کے جاری ہوئی
قریب دو کرور روپیہ کے کہ اس مدت مین بوجہ تنخواہ ان لوگون کے دیا اسی
بپاس تعمیل تجویز ایالی موصوف کے تھا ورنہ یہ لوگ کب استحقاق رکھتے تھے اور یہ ہوئے کیا سکتی تھی
بدفعہ چہارم غازی الدین حیدر خلد مکان سابقین سے زیادہ یہ تن سرگرم اطاعت
و یاسداری ایالی کمپنی کے رہے اول ایک کرور دوسرے مرتبہ وقت پیش آنا ہونی
مہم گورکھہ کے بلا درخواست ایک کرور روپیہ اور تیسری دفعہ پچاس لاکھ روپیہ
قرض دیئے بقول محبت نامجات لارڈ ماہرا صاحب بہادر مرقومہ ہشتم مارچ ۱۸۱۵ع
اور لارڈ ہرسٹ صاحب بہادر مورخہ ۲۳ ماہ جون ۱۸۲۶ع کہ شامل ہین اونکے
معائنہ سے حالات اسکے معلوم ہونگے کہ کسقدر آئین ممنونی اور مشکوری کے
لکھے ہین اور کسقدر اقرار یکتائی و یکرنگی کے حوالہ قلم کیے ہین اور یہ جو بابت کہ فی الحال
ظہور مین آئی سبب توہین و تحقیر ہمارے کا بلکہ سوہان روح کا ہے اور یہ معاملات
کسقدر تحریرات سابق سے منافات صریحی و تباعد کلی رکھتی ہین اور بھی جناب
خلد مکان نے مہرنیپال مین تین سو زنجیر ہاتھی [illegible]

بھیجے تھے کرنیل جان لو صاحب بہادر منشور مورخہ ۵ ماہ اگست ۱۸۳۸ع مین سطر
لکھتے ہین کہ توپخانہ و اسباب جنگی وغیرہ کی باربرداری کے لیے اس کوہستان کی
لڑائی مین ایسی مدد دی تھی کہ جسکے فائدہ کا ٹھکانا نہین اور اسطرح کا فائدہ ہوا
جو ہم لوگون کے اختیار سے باہر تھا یعنی کسی اطراف سے کسیطرح اوسکو
حاصل کرنا ممکن نہ تھا اور نتیجہ ایسی ہی ایسے احسان ماننے کا تھا کہ اہالی سرکار
کمپنی نے لقب بادشاہی کا واسطے اون مغفور کے جائز رکھا اور سررشتہ
تحریر کا موافق رسم بادشاہون سلاطین کی جاری کیا اور سکہ انکی نام کا رواج دیا
دفعہ پنجم وقت جلوس فرمانے عم مغفور نصیر الدین حیدر کے وہی ضابطہ
محبت اور دوستی اور صلح کا بدستور رہا چونکہ منتظم الدولہ حکیم مہدی علیخان
مدار المہام سلطنت کا تھا اور مستر پاوک صاحب رزیڈنٹ اطوار مہدی علیخان
کو پسند نہین کرتے تھے خصوصاً اصرار اوسکا واسطے اقرار معتمد الدولہ آغا میر کے
کہ عداوت قدیمی درمیان اون دونون کے تھی زیادہ صاحب کو ناگوار تھا
ان سببون سے تھوڑا غبار شکایت کا پیدا ہوا تھا اور ملال بھی پیدا ہوا تھا
مگر آخر کو بفضل خدا اور نیک اندیشی لارڈ ہسٹنگ صاحب بہادر سے رفع ہو گیا
اور ملال ہو گیا بنیاد ریاست سو برس کی محفوظ رہی اور جو امور نیک کہ اوسوقت ہوئی
یہ ہین یعنی لاکھ روپیہ سپرد سرکار کمپنی کے ہوا کہ ہزار روپیہ ماہ بماہ منافع اوسکا
اندھیون اور لنگڑون و معذورین کو ہمیشہ باہتمام اہالی کمپنی کے تقسیم ہوا کرے
اور تین ہزار روپیہ ماہواری واسطے طلبای مدرسہ خاص لکھنؤ اور ایکہزار روپیہ
ماہ بماہ واسطے بیت الشفا کے مقرر ہوا کہ بیماران بے معاش و محتاجین یہان
سے دوا اور غذا پاوین اور امتناع کلی خرید و فروخت بنی آدم کے اشتہارات بہت
تاکید سے جاری ہوئی [illegible]

اور موافق درخواست صاحب جانشین بہادر کے اراضی چار باغ کی جسمین کئی ہزار
بیگہہ زمین ہے اور عین شہر لکھنؤ واقع ہے واسطے بنانے کمپنی باغ کے دی گئی کہ اکثر
میوے لذیذ کہ آگے اس ملک مین نایاب تھے اوسمین تیار ہوئے اور سبب بہت آسایش
و تفریح صاحبان انگریز بہادر کا ہوا اور کچھ تنخواہ بھی واسطے خرچ اوس باغ کے اس
سرکار سے مقرر ہوئی اور مصارف کوٹھی رزیڈنٹی مین بہت زیادتی کی گئی کہ بیس ہزار
روپیہ سے نوبت پچاس ہزار روپیہ سالانہ تک پہونچی الا کرنل لاکٹ صاحب رزیڈنٹ
نے اس قدر خرچ ناپسند کرکے حسب الحکم گورنر جنرل بہادر کے قریب پانسو روپیہ
ماہواری کا خرچ سوای تعمیر عمارات کے رکھا مگر پھر بڑھ گیا کہ ہمارے زمانہ تک خرچ
پچاس ساٹھ ہزار روپیہ سال کا رہا اور جو بگاڑ کہ نصیر الدین حیدر اور بادشاہ بیگم سے
ہوا تھا اصلیت اوسکی یہ ہے کہ کرنل جان لو صاحب بہادر رزیڈنٹ نے بارہا واسطے
نہ سننے اونکی بات کے نصیر الدین حیدر سے کہا اور اونہوں نے مانا چونکہ بادشاہ بیگم
عرصہ سے عادی حکمرانی کی ہو رہی تھین ناخوش ہو کر بگاڑ کیا کہ نوبت طول کی آئی
اور پھر وایسا ہی صاحب رزیڈنٹ کے مقرر ہونا محکمہ استیفاء آل تمغگی اور انسداد ڈکیتی کا
بیچ ملک اودھ کے قبول کرکے جو امداد کہ اس سرکار سے متعلق تھی عمل مین آئی الغرض
بیچ پاس اطاعت سرکار کمپنی کے کبھی نہین تغافل اور نہ کسی طرح کا تساہل ہوا
دفعہ ششم بیچ ۱۸۳۷ء کے جد مغفور فردوس منزل رونق افزای سریر سلطنت
ہوئے تھوڑے دنون منتظم الدولہ متوفی اور بعدہ منور الدولہ اور شرف الدولہ محمد ابراہیم
کارپرداز تھے بڑی ہوشیاری اور دانشمندی اونکی کامون ملکداری اور رعایا پروری
اور امور خانگی مین مسلم الثبوت اور مشہور خاص و عام تھی چنانچہ کرنل جان لو صاحب
رزیڈنٹ بیچ ضمن یادداشت کے تحریر فرماتے ہین کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو مناسب
معلوم ہوا کہ اطلاعاً آپ کو یعنی محمد علی شاہ فردوس منزل کو لکھا جاوے کہ گورنر جنرل بہادر

خلیقہ اور متانت اوی اور نیکوئی مزاج اور حسن اوضاع بادشاہ کے یقین رکھتے مین فقط
بعضی علاقے اجارہ اور تھوڑے امانی تھے آمدنی ملک کی بڑہی مگر ایک کروڑ بیس
لاکھ سے زیادہ نہین ہوئی محصول غلات کا کہ سالہا ی دراز سے مرسوم تھا معاف کیا
اور واسطے رفع مظالم اور دادہی کے کوشش عظیم کیا اور جناب ممدوح اکثر کو اغذ ملاحظہ
فرماکے احکام لکھواتے تھے اور جو کچھہ صاحب رزیڈنٹ ایما کرتے تھے بسر و چشم اوسکی
تعمیل کرتے تھے اور سرفورکنسے کرنل جان لو صاحب رزیڈنٹ کی بضرورت مہم
افغانستان کے چودہ لاکھہ روپیہ بہت خوشی سے سرکار کمپنی کو قرض دیکر شکر گزاری
اس بات کی منشور کرنل لو صاحب بہادر کا مرقوم ۱۵ اگست ۱۸۴۲ع مین بخوبی درج
دفعہ ہفتم جلوس حضرت والد ماجد امجد علی شاہ جنت مکان کا تخت سلطنت پر بیچ سنہ ۱۲۵۸ھ
کے اتفاق ہوا قبول مجوزات جانشین مین بیچ اوسوقت کے ہی کچھہ تامل نہوا سررشتہ
فراہمی فوج ... انہین دنون مین قرار پایا اور مصارف اوسکے موافق تجویز کپتان صاحب
کے اس سرکار سے مقرر ہوے اور ہر طرح کی اعانت اور امداد کہ واسطے حسن انصرام
کامون متعلقہ اوسکے کے چاہیے تھی عمل مین آئے علاقہ جات بدستور کچھہ امانی
کچھہ اجارہ تھے اور طریقہ دادوہی اور انصاف کا بنہج قدیم جاری رہا اس عہد مین
بیس لاکھہ روپیہ موافق درخواست صاحب رزیڈنٹ بہادر کے بطریق قرض کے
دے گئے کرنل لو صاحب اپنی منشور مورخہ ۱۵ اگست مین لکھتے ہین کہ محمد امجد علی شاہ
نے بیس لاکھہ روپیہ ہمکو دیے تھے جو فی الواقع لارڈ والنبرا صاحب بہادر کے وقت
مین بڑا فائدہ بخشا تھا کہ افغانستان مین ہم لوگون کی رہائی ہونے کے لئے خزانہ ایک
کی فوج تیار استہ اور روانہ کرنے پر توانائی ہوئی تھی اور موافق ایمای مستر ڈیوڈسن صاحب
قایم مقام رزیڈنٹ بہادر بیچ نگاہداشت رسالہ جدید کے کہ بضرورت مہم لاہور کے
ہوئی تھی کچھہ گھوڑے اس سرکار سے لیے گئے اور گھوڑے واسطے جدید کے

والد ماجد کو آرزو تھی کہ بر خورد ایمای اہالی سرکار کمپنی کے تا امکان ظہور مین آوے
اور یہی موافق مشورہ صاحب موصوف کے سڑک نئی لکھنو سے کانپور تک بخرچ
پانچ لاکھ روپیہ کے پختہ تیار ہوئی لفٹننٹ ہیم صاحب بہادر بمشاہرہ بیش قرار کے
بہت مدت تک واسطے اہتمام اس کام کے نوکر رہے اور ریل آہنی کہ بہت دنون سے
ولایت سے آیا پڑا تھا باہتمام کپتان فریزر صاحب کے دریای گومتی مین متصل کوٹھی
رزیدنٹی کے بیچ راہ سڑک منڈیانون کے کہ رہگذر خاص جانے وآنے اور ہوا کھانے
صاحبان انگریز بہادر کا تھا صرف واسطے آسایش صاحبان انگریز بہادر اور برآمد حاجت
خلق اللہ کے قایم ہوا قریب تین لاکھ روپیہ کے اس کار خیر مین صرف ہوا
دفعہ ہشتم جب یہ مخلص ہمہ نیاز تخت سلطنت موروثی پر بیٹھا جو کہ تقاضای ملک
اور دولت اپنا آبا اور اجداد سے وابستہ لطف اور اعانت اہالی سرکار دولتمدار کمپنی
انگریز بہادر کے جانتا تھا اس امر مین کبھو تساہل اور تکاہل کرتا نہین قریب ایام
کہ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر لکھنو مین تشریف لائے اور بوقت ملاقات
کے بہت باتین نصیحت کی طی ہوئین کہکے اتحاد نامہ طولانی بیچ مقدمہ انتظام امور اس
سرکار کے حضور مین دیا مینے سب باتون کو بہت خوشی سے قبول کیا اور سوای
اقرار زبانی کے ایک کاغذ بھی درباب ندینے عہدہ مالی و ملکی فرقہ قوالون اور
خواجہ سراوین کو لکھدیا گیا حقیقت مین ان لوگون کو دخل دینے سے اپنے کامو
مین بالکل باز رکھا مگر مردم درانداز کہ بعض نوکرون سرکار کو آزردہ اور سفارشی
انکا ٹھہرا کر خدمات متعلقہ ان نوکرون کو قوالون اور خواجہ سراوین کے سر تھوپ
رفع کرنا ان توہمات خلاف واقع کا ہمارے اختیار مین کیا تھا اور موافق لکھتے
لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کے نوغمہ ملک کا معافی کیا اور واسطے زیادہ ہونی زراعت
کے ہر چیز سے تاکید کی اور اوپر جمعیت اودہ مرا شیر پولیس کی موافق کہنے رجمنٹ صاحب

کئی سو پیادہ سے اور سوار زیادہ ہو گئے اور اضلاع ملک مین بھی بہت مقامات مناسب پر
تھانہ جات مقرر کیے اور ابتدا سے طرف فوج کے بھی صرف ہمت کرکے رسالہ سواران
سواری سے شروع کیا تھا کرنل رجمنڈ صاحب بہادر نے شکایت کی وس ... بھی درگذر کی اور بالاتفاق
رای سلیمن صاحب بہادر کے استیصال بہت آدمیون کا زمینداران شریر سے کہ بدمعاشی
انکی ثابت ہوئی عمل مین آیا کہ چند کس کالے پانی بھیجی گئے اور بعضے یہان بسبب طول قید کے مر گئے
اور جب کرنل سلیمن صاحب بہادر نے ارادہ سیر ملک وده کا باظہار تبدیل آب و ہوا کی کیا باوجود
اس طرح سے جانا خلاف دستور تھا صرف نظر بخوشنودی صاحب کے سب سامان
سفر کا خیمون اور چھکڑون بار برداری سے اور درستی راہون اور سرانجام رسد سے بخوبی
کر دیا اور لکھا روپیہ کہ اس حرکت مین انکی خرچ ہوا بلا عذر مجرا دیا اور واسطے سہولیت
فیصلہ مقدمات سپاہیون مستغیث ملازمان سرکار کمپنی کے تین محکمہ جداگانہ مقرر کر کے قانون
مجوزہ کرنل صاحب بہادر کو جاری کیا کہ ہمیشہ فیصلہ نامجات ان محکمات کو پاس صاحب
موصوف کے بھیجے جاتے تھے اور درست و واجبی سمجھ کے صاحب بہادر بھی منظور کرتے تھے
بالجملہ بیچ جزئیات و کلیات کے کوئی بات خلاف مرضی انکے نہین ہوئی تحصیلدار پہلے
پاس صاحب کے بھیجے جاتے تھے جسکو ناپسند کرتے تھے وہ ہرگز کام نہین پاتے تھے
اور واسطے موقوفی جس تحصیلدار کے صاحب لکھتے تھے ہم لامحالہ اسکو موقوف کرتی تھے

نقل محبت نامہ اشرف الاشراف مارکویس ولزلی صاحب بہادر بنام وزیر الممالک نواب سعادت علی خان بہادر

مرقومہ بستم ماہ اگست سنہ [illegible] ع درینولا از روی ارقام شہامت و عوالی مرتبت ابہت
و معالی منزلت کرنل اسکاٹ صاحب بہادر دریافت انجامید کہ آن والا قدر مجوزہ بنا بر
اسپان اصطبل خاص سرکار خود جہت رسالہ سواران انگریزی کہ بسبب لشکر انگریزی
روانہ شدہ است گردیدند موجب کمال مسرت و ابتہاج خاطر نیاز ناظر گشت آن والا قدر

که درین حالت این قسم لوازم دلدهی و پیش قدمی در اجرای مهمات سرکار بجلوه ظهور رسانیدند
فی الحقیقت از دلایل جدیده یگانگی و اتحاد و سامی نسبت بسرکار کمپنی انگریز بهادر و صرافت
خاطر اشفاق مظاهر در باب تثبیت خیر و خوبی و رونق امور این سرکار متصور است که تلغراف
موصوف که از طرف این سرکار اظهار تمنا بکار بردن اسپان ولایتی آن والاقدر گویا
سبقت مکنون ضمیر نیازمند را بیان ساختند بار امتنانی که از معاینه این دلیل ساطع و برهان
قاطع یکجهتی و اتحاد نسبت بسرکار کمپنی انگریز بهادر که آن قدر را از خود و چون آن گردیده نیز از
مشاهده حسن اجابت و سرعت انجاح استدعای نیازمند در باب تهیه برگادان اقبال
جهت تکمیل سرانجام فوج انگریزی بر دوش دل و جان نیازمند گردیده هرچه در باب آن
قلم نیاز رقم در ادا کوتاهی است از بسیار شعور فرمایند مترصد که نیازمند را مترصد هستی فرمایند
مسرت مژده صحت و سلامت مزاج شفقت امتزاج مشعور داشته پیوسته بارقام اعلام
نامجات یگانگی و یکجهتی آیات مسرت و سرور و ممنون بوده باشند

نقل خط نواب مستطاب اشرف الامرا الارد مایرا گورنر جنرل بهادر بنامی وزیر الممالک غازی الدین حیدر

مرقوم بستم ماه مارچ سنه ۱۸۱۴ع الطاف نامه عنقد شمامه مشعر بر اینکه درینولا از اظهار مهابت
و عوالی مرتبت و معالی منزلت عماد الدوله افضل الملک بیجر جان بیلی صاحب بهادر بسلامت
جنگ هم از خلاصه بدریافت آن والاقدر رسیده که نسبت نگهداشت فوج جدید و اکثر
روبکاری اخراجات کثیره متوافره بالای این سرکار عالیه گردید لهذا باقتضای محبت و اتحاد
چنان قرار داده اند که مبلغ یک کرور روپیه دیگر باین سرکار رسانیده شود و سیم متضمن اینکه
نیازمند بعض مراتب حواله سامی از اظهار عماد الدوله موصوف دریافته قبول و منظور سازد
چونکه متضمن بشیمنت الزام برای ملاقات نیازمند از بعضی وجوه در اینجا صورت ظهور نگرفته
[illegible] الملک سید محمد خان بهادر شجیع جنگ را

نزد نیازمند روا داشته خواهند فرمود و با دیگر مراتب شفقت و اتحاد و یکجهتی و وداد عزوز و یافته سرور
و مقرر زده بمندرجه باشند و مطلع ساخت تمالی نشانا چون دربین زمان اهالی این سرکار را جهت
صیانت و حفاظت حقوق و نام و ننگ خود مهمی که موجب اخراجات کثیره و تردد است بلیغ است
با قدیم کور کند درپیش شده و هم مقارن آن ضرور افتاده که بهر نظر حفظ و حراست امور متعلقه
ممالک محروسه این سرکار و چه ملک متحدان و متعهدان این سرکار در اطراف و جوانب بگزاردن اعدام
اختیار نمودن تدبیر آن هرچه مقتضای حزم و احتیاط بعمل آید و است امور مزبور را از یورش
و دست اندازی معاندان غارت پیشه در معرض خطر می‌بود و لوازم تردد و بند و بست آن
بعمل آمده درین صورت البته بجهت اخراجات کثیره نوعی تعلق خاطر [illegible] لاحق داشت
که نشاید تا چندی بسبب قلت جا بار ادای آن وقت و تردد خواهد بود درین اثنا آن عالیشان
از راه کمال محبت و دلاهتی در باب لطف ساختن یک کرور روپیه جهت دیگر امداد و اعانت
این سرکار در عین وقت و احتیاج اظهار فرموده‌اند والاقدر قسمی که انیمعنی بوده بر خاطر نیاز ماثر
سمت انتقاش داشت که مراتب واحدیت امور دولتین کما ینبغی بر ضمیر شفقت تخمیر منقوش
و مرتسم است بالفعل از ظهور این دلیل تازه دوستی و صداقت باقصی الغایت مشید و موکد
گشت هرچند لطف ساختن مبلغ مزبور محض از مقتضیات زیب انتقاش واحدیت امور هر دو
سرکار بر خاطر سامی و حسن ادراک گرامی از ضرورت حوایج این سرکار متصور است تاهم
انیمعنی که پاس محبت و الفت ذاتی این نیازمند هم دران شامل و داخل بوده بالیقین تصور
می‌نماید و نیازمند که بلا پیرووه کمال صفائی باطن صورت احوال حالیه این سرکار را
بالفعل بسامی خدمت بر لوح خاطر عاطر که امور هر دو سرکار حکم واحد و جزو لاینفک
دارد و چه نیازمند بذات خود و چه اهالی این سرکار دولتمدار چه قدر ممنون و متشکر عواطف
آن والاقدر گردیدند نیازمند این توجه دلی و لطف باطنی آن عالیشان را که بالذات
مستلزم شکرگذاری و سپاس داریم بعد چنین اوقات سهت اقبال نموده در ادای شکر

بیامد اشفاق سامی رطب اللسان و عذب البیان میگردد و بلاتوقف بصاحب موصوف
ایما صادر خواهند نمود که بند و بست این فرقه باتفاق آن قدر تجویز و استقرار خواهند نمود را تعالی
آن ذات عالی درجات را با این همه پاس محبت و اتحاد و یگانگی سلامت باکرامت دارد و از
سامی مواضعات ایزد متعال بمساعدت دوستانه آن عالی شان یقین خاطر نیاز مند است
که عنقریب از چنین تردد و جانفشانی افواج ظفر امواج این سرکار مهم قوم گورکهه که مواد مقاتلت
و اسباب مقاومت آنها هر روز در تقلیل و تقلیل و تنقیص می آرد و اختتام بافتح و فیروزی
و نصرت و بهروزی نصیب اولیای این دولت ابد مدت خواهد شد و درهمین تجویز و رستی
شرایط صلح با قوم مزبور نیاز مند را توقع و رجای واثق است که چنین ذریعه دست خواهد داد
که از روی آن انتظامی بخوبی ... آن والاقدر خواهد گردید که هرچه و رای صواب آرای آن
والاقدر با ذات واحدیت سود و بهبود سرکار در حاصل این مهم نسبت ارتسام پذیرفته بود
هر آینه واقع و نفس الامر بود و در خصوص مراتب مرقومه سامی که در اظهار آن بذریعه صاحب
موصوف ارقام فرموده باشند نیاز مند از ادراک کیفیت آن ... مسرت خواهد شد
و اگر مراتب مزبور بتمام و کمال حسب خواهش سامی از امکان نیاز مند صورت انجاح
مرام پذیرد انواع مسرت و اصناف بهجت که دست خواهد داد حاجت بشرح و بیان ندارد
در باب روانه فرمودن معتمد الدوله بهادر موصوف پیش نیاز مند که نوکر بزرگ گهر سلک
گردیده از آن خیلی مسرور و منبسط گشت و نیاز مند را یقینی که از ابذال هرگونه اعزاز و پاسداری
نسبت بحال موصوف و تقریب بهجت اظهار مدارج محبت دلی و الفت معنوی با ذات مصدر
حسنات دست داده کمال مسرت و انشراح و بهجت و انبساط حاصل خواهد گشت ترصد که
همواره نیاز مند را متمنی و مستدعی دریافت مژده صحت و سلامت مزاج اشفاق امتزاج
انگاشته بفرازهای الطاف نامجات تفقد سمات مسرور و ممنون می فرموده باشند
زیاده ایام بهجت و شادمانی بکام باد

نقل محبت نامہ لارڈ امہرسٹ صاحب گورنر جنرل بہادر موسومہ غازی الدین حیدر خلد مکان

مرقوم بست و سوم ماه جون ۱۸۲۶ء مخلص بدریافت این معنی که آن رونق بخش سریر شوکت و سروری
و زیب افزای اریکۂ سلطنت و برتری از رہگذر وفور شفقت و الطاف مبلغ پنجاه لک روپیہ لکھنؤ
بطریق قرض در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر عنایت فرموده اند چنانچہ اہلکاران سامی
مبلغ مذکور را تمام و کمال بخزانہ رزیڈنسی بلده مذکور رسانیده مسرور و ممنون نامحصور گشته
بادای شکر و سپاس آن رطب اللسان و عذب البیان می گردد و او تعالی شانہ ذات مصدر
حسنات آن والا قدر را با این ہمہ پاس دوستی و اتحاد این سرکار ابد پایدار که در حال و
ہر زمان ملحوظ و مطمح نظر عالی می باشد دیرگاه بسلامت باکرامت دارد و اتفاق که ظہور چنین عنایات
و امدادہای متواتر و متوالی که درین روزہا از طرف قرین الشرف آن قدردان نسبت بدین
سرکار بمنصۂ شہود رسیده مسرت یکجہتی و موالات و یمن خلت و مصادقات را بیش از بیش
سمت ظہور و صفا داده اولیای این دولت بلند صولت را گرویده و مرہون اخلاق و مرہون اشفاق
فراوان آن توجه فرمان ساخت و مخلص بے ریا بنا بر اظہار و اعلان مراتب خوشنودی و امتنان
خود بشہامت و عوالی مرتبت ابہت و معالی منزلت بارونٹ ریکٹس صاحب جانشین و یار
آن عالی مقدار ایما نمود که از طرف اینجانب بخدمت کثیر الافادت آن مصدر الطاف
و کرم و مراتب محبت و شکرگذاری این توجه و عنایت تازه مودی سازند ترصد که اخلاص
آگین پیوسته مترصد و متمنی ادراک مژده صحاح مزاج تلطف امتزاج تصور نموده به بعز ایراد
صحایف بشرایف و شمائم انائق مسرور و خوشنود مے شده باشد فقط

تقریر دوم

دفعہ اول بیچ دفعہ تیسری عہدنامہ ۱۸۰۱ء کے مندرج ہے کہ نگہبانی بقیہ ملک
سرکار کی تمام دشمنون بیرونی و اندرونی سے اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر اپنے ذمہ لیتے ہین
اور بیچ دفعہ پانچوین کے لکھا ہے باآنکہ مقصد اصلی اور مطالب واقعی دفعہ پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چوتھے اس عہدنامہ کے اچھی طرح سے منکشف ہو جائیں اور کوئی دقیقہ
و دقایق سے مہمل او مشتبہ نرہے بیان کیا جاتا ہے جو کہ تفویض ملک کی عوض بالکل
قسطون پراتی دی وابت اخراجات نگہبانی ملک جناب عالی یعنی نواب سعادت علیخان
کے ہے بعدہ سرکار کمپنی سے خواہ در وجہ مصارف افواج کے واسطے تھا یا دفع
دشمنان بیرونی کے خواہ بابت پہونچائی فوج کے واسطے تدارک ہنگامہ [illegible]
نوابصاحب موصوف کے یا در وجہ ملنے فوج انگریزی کے تعنا فی [illegible] کے واسطے
تبدیل چھاؤنی فوجون انگریزی کے خواہ بابت کمی تحصیل محالات [illegible] ہونے
آفات سماوی اور ارضی کے یا بسبب ہونے جنگ و غیرہ کے بیچ ان محالات کی [illegible]
مطالبہ کا سرکار نواب وزیر الممالک سے نرہیگا اسحاصل از روی دفعات مذکورہ کی [illegible]
ہے کہ فوج انگریزی متعینہ ملک [illegible] تنخواہ پانیوالی اس سرکار کی ہر وقت
ایسا ہی رئیس وقت کی بے عذر کام کا مون پر مقرر ہوگی اور واسطے تدارک باغیون و
سرکشون اندرونی ملک [illegible] اسی مضمون کے بہت برسون تک
عمل مین آیا جب کوئی زمیندار تعلقدار دینی مال [illegible] کی نکاہل کرتا تھا فوج سرکار انگریزی کی
واسطے تدارک کے مقرر ہوتی تھی [illegible] مسٹر ریکٹس صاحب نے اس
طریقے مین سی برہمی ہوگئی [illegible] درمیان مین آتا تھا کہ جب تک کہ ثابت نہو کہ
تحصیلدار خواہان روپیہ [illegible] فوج انگریزی مقرر نہین ہو سکتی ہر چند بار ہا کہا اور لکہا گیا کہ
جس وقت شبہہ طلب غیر واجبی کا وہم ہو صاحب ریزیڈنٹ حساب دیکھکے حال دریافت کر کے فوج مقرر کیا کرین مگر
التفات نہین ہوتا تھا بہت سی تحریرات اس امر کی بیچ دفتر سرکار کے موجود مگر اسوقت کہ دفتر ہمارے
اختیار مین نہین ہے کیا کیا جاوے اور افسوس کرنا ہمارا اور ہمارے اسلاف کرام کا نہ مقرر ہونے
فوج سے اس وجہ سے یقین ہے کہ بدون مدد فوج مذکور کے تدارک کسی زمیندار سرکش کا ممکن نہوا
[illegible] افسوس کی یہ ہی کہ [illegible]

ہونے فوج انگریزی سے ساختہ تحصیلدارون کی خلاف شداید قدیم سکے توہم زمیندارون کا زیادہ ہوا
کہ آیا فیما بین دونون بڑی سرکار کے کیا واقع ہوا کہ اب فوج مقرر نہین ہوتی اور یہ توہم سبب زیادہ
سرکشی اور غرور اون لوگون کا ہوا اور واسطے سیدھا کرنے اون لوگون کے تدارک زاید ضرور پڑا
اور زیادہ تر سابق سے سبب تکلیف بندگان خدا کا ہوا —

دفعہ دوم دفعہ ساتوین عہدنامہ ۱۷۹۸ع مین مندرج ہے کہ تعداد فوج انگریزی تعینہ
ملک اس سرکار کی کبھی آٹھ ہزار سے کم نہوگی اور اس بات پر مدت تک عمل رہا مگر ۱۸۳۰ع
یا ۱۸۳۱ع مین تعینہ چھاونی سکرورہ بیلاگھاٹ متصلہ برایچ معمولہ ہمارے ملک سے دفعتاً
برخاست ہوگئی اور فوج جنگی متعینہ چھاونی سیتاپور اور سلطانپور کی برخاست ہوگئی عوض
اوسکی فوج نظامت مقرر ہوئی اور نقصان ہماری سرکار کا برخاست فوج سے جو ہی واقع
ہونا تو بہات کا ہے پیچ دلوجہ امر کے کہ چونکہ بمقتضای اتحاد کے زور اور قوت اس سرکار کا
منحصر اعانت اور الطاف اعالی سرکار کمپنی پر ہے کم ہونا معمولات کا اوس طرف سے
نہین نگا و ظاہر ہونگی البتہ سبب خیالات طرح بطرح کا ہوتا ہے —

دفعہ سوم امر سیوم اسباب نادلشکنی یہ ہیون اس سلطنت کا سو تعوقی مراسم ظاہری کا
ہرگاہ ہر کوہ مہمان رزیڈنٹ نے قبول کرنا میوہ فصلی اور ترکاری کا بھی چھوڑ دیا جب ایسی
چیزین بھی جاتی تھین تکرار اور انکار کرتے تھے عاقلان انام نے تحفہ دینے لینے کو لوازم دوستی
سے سمجھا ہے اور البتہ پھیر دینا تحایف کا خصوص جو کچھ اہمیت نہ رکھتا ہو البتہ سبب بعث
سبکی پیچھو ولیکا ہوتا ہے —

دفعہ چہارم حضرت مغفور غازی الدین حیدر خلد مکان نے بیچ ضمن دفعات سوالات
ملفوفہ محبت نامہ موسومہ اشرف الامرا الارل ماہیرا صاحب بہادر گورنر جنرل کی تعدیا للفظ
ایک درخواست لکھی تھی کہ جسکی عبارت یہ ہے اگر احدی از اقربا و متوسلان یا ملازمان
یا رعایای خاص حضور آن کرمفرمایان بکلکتہ بنالش برود دران صورت باندک التفات

کہ صاحب نے حکم لکھ کے سرکار اودہ مین بھیجا ہے مگر بہت دنیا عرضیونکا بھیلا پہنچ حصول مطلب
بے مہلت تحقیق کے جانکی بعد ہفتہ عشرہ کے مکرر عرضیان گذرانتے تھے با این ہمہ سب عرضیان
پیچ معاملات آپس کے مثل نالش تفرقہ داران اور شریکون اور حصہ دارون اپنی کی تعیین اور تھوڑی
اور بیرونی داران شریک کے کوئی مقدمہ پیش ہوا کہ اوس سے ظلم صریح کسی تحصیلدار کا ثابت ہوتا
خدا نخواستہ ایسا ارادہ استفسار تا علاصدر مثل مدار المہام اور دیوان کے واسطے حق تلفی کسی کے
پایا جاتا ہے اول صاحب نے یہ حال بیگمکے تحصیلدارون پر جگہہ نقص اور اعتراض کی بنا کے
آغا علیخان تحصیلدار سلطانپور [illegible] تحصیلدار بہرایچ اور شیخ [illegible] تحصیلدار بیسواڑہ اور کئی
آدمیون کو چٹھیات شکایتی ادراچھا بھیجا اونکو کارگذاری کی دین اور تعلقداران کلان مانند
لونی سنگہ تعلقدار متہولی اور بشناور سنگہ تعلقدار شاہ گڈہ اور نواب علیخان تعلقدار محمود آباد
اور بوسنگہ تعلقدار امیٹھی سے ساتھہ خاطر داری اور عزت افزائی کے ملاقات کرکے تحائف
گذرانے ہوئے اون لوگون لینی میوہ تر وخشک چیزین اپنی اور ہندی قبول کیا اور بہی دعوت
گذرانی ہوئی بشناور سنگہ کی اور بیان بیگم اوسکے بھتیجی کے واسطہ تمام شریک کے مع صاحبان انگریز بہادر
اور ہندوستان کے اسباب ہر طرح کی کہانے کا بھیجا تھا لیا اور اوسکے اپنے کاسب کو حکم دیا
صاف ظاہر ہے کچھ بیان کی حاجت نہین کہ یہ بات سراسر خلاف اقرار لارڈ ولیم صاحب بہادر
جو کہ انہون نے ساتھہ غازی الدین حیدر بادشاہ مغفور کے کیا تہا اور خلاف مدعای حکم کورٹ
آف دیرکٹرس کے ہوئے اور ہماری شفقت اور سیاہی بلکہ سراسر تحریک اور اشارہ ہی تعلق ہو جا
رعایا کا اس سرکار سے تہا اور اس سبب سے جو شورش اور فساد کہ ہمارے ملک مین ہوتا سب
تہا مگر چونکہ اس سرکار سے اوپر حال رعایا و تعلقداران اور زمیندارون کے سوای مزید پرورش
کے اور زیادہ ہونی معاش اور نانکارون اونکی کسیطرح تکلیف نہین پہونچی تھی سوای بعض نادر
کے اور سب اوپر راہ اطاعت اس سرکار کے مستقیم ہے طرفہ ماجرا یہ ہے کہ وہ بھی تحصیلدار اور
تعلقدار جبکہ کرنل سلیمن صاحب کے خدمتمین گیا اور اپنے اپنے کام دیکھا [illegible] صاحب [illegible] کرکے

استفادہ نیکنامی کی لکھدین اور اب بوجہ تقرر اونہین تحصیلدارونکے بڑا الزام کہ آزار
ملک تک پہنچا ہمارے ذمہ رکھا جاتا ہے جنرل اوٹرم صاحب ایک تحصیلدار کو لکھتے
ہین کہ فریب سے خطوط نیکنامی کے حاصل کیے مرتبہ عقل و دانش صاحبان انگریز بہادر کا
زیادہ اوس سے ہے کہ کوئی ہندوستانی فریب دے سکے اور بالفرض ایک دفعہ
احتمال فریب گنجایش رکھتا ہے نہ یہ کہ سب صاحبان انگریز بہادر یہان تک کہ نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر نے کہ بیچ اوقات اور اضلاع مختلف کے خطوط لکھے ہین فریب کھایا ہو
اصل یہ ہے کہ اگر کرنل سلیمن صاحب بہادر یا اور صاحب تحصیلدارون و چکلہ دارون پر
کچھہ اعتراض کرتے سمجھتے تھے وہ لوگ بخوبی جواب دینگے لہذا وہان اظہار رضامندی
کیا اور چونکہ ان صاحبون نے واسطے بدنامی ہماری سرکار کی کمر ہمت باندہی ہے
الزام ہی ہے اصل اس سرکار پر کچھہ نہیں ہے بیچ زمانہ سفر کرنل سلیمن صاحب نے
واسطے تدارک [illegible] کی [illegible] میں آیا پر نہایت تعلقدار [illegible] متعلقہ بہرایچ کہ اوس پر
نالش [illegible] کرنے کی [illegible] پہلے اس سے ہوئی فی الفور قتل ہوا اور غیب [illegible]
کہ ایک شخص نے اوس پر نالش لوٹنے مال کی کی [illegible] ہمراہیان کے [illegible] ہوا اور [illegible]
لائق [illegible] غلام حضرت اور [illegible] سنگہ اور [illegible] سنگہ اور بہوری خان کی
[illegible] انکی بیان خبرین سے معلوم ہوئی تھی شروع ہوئی [illegible] سبب
[illegible] اتفاق رای کرنل سلیمن صاحب کے [illegible] بعد پھر آیے کرنل سلیمن صاحب
کے [illegible] ایام سفر [illegible] معلوم ہوا اکثر لوگون نے متعدد نالشات
[illegible] بہت [illegible] کہ وہ لوگ بخوف [illegible] ظاہر [illegible] جانی اپنی فریب
[illegible] حاضر ہوے اور تھوڑے [illegible] واسطے اتمام حجت کے [illegible] انہون نے
[illegible] تحقیقات [illegible] اون سب مضمون نالش
[illegible] ان لوگون [illegible] خوشنودی کرنل سلیمن صاحب بہادر کے گذرانین

تخفیف نہ ہوئیہ نارسائی اس سرکار کی اور کون ریاست ہی کہ وقت دورہ حاکمان اعلے
عرضیان نہین گذرتی ہین صاحبان کمشنر و لفٹنٹ گورنر بہادر ہر سال دورہ کرتے ہین دیکھا چاہی
کہ صدہا عرایض گذرتی ہین اور تین مہینے کے سفر مین قریب ارہائی سو عرایض کے گذری اس قضیہ
ایک ماجرا بہت عجیب لکھا جاتا ہے کہ ہنونت سنگ مالگذار کالا کاکر معمولہ سلون ملک ہماری کا
وقت پہونچنے کرنیل صاحب اوس علاقہ مین اونسے راہ و رسم پیدا کر کے رفاقت اختیار کی اور
بامید حمایت صاحب کے خواہان تخفیف جمع کا بیچ ادای جمع ادائی قدیم کے ہوا محمد خان کہیل
اس سرکار کو تاکید کی کہ معاملہ ہنونت سنگہ کا ساختہ تحصیلدار سلون کے طے کرادو ہنونت سنگہ نے
اوس سال مین روپیہ حسب تنخواہ اپنے دیا دوسرے سال زیادہ اس سے چاہنے والا اپنی فایدہ کا ہوا
محض بپاس کرنیل صاحب کے تحصیلدار مواخذہ اوسکی سے ممنوع ہو کر علاقہ اوسکے کو ہنے
بہیج قلیل حضور تحصیل کیا اور دو سال اسیطرح گذرا ہنونت سنگہ نے باوصف گنجایش کثیر
کے ادای زر مقبولہ مین بہی عجیب دغابازی کی یعنی بعض عملہ اوس سرکار سے کہ قبض تنخواہ کی
لکہا لیے اور داخل سرکار کے اونکو کچہہ ندیا چنانچہ خان محمد جمعدار برچہی برداروں نوکر اس سرکار
کا بوجہ وصول نہونے روپیہ قبض کے اور شدت تقاضا ہمراہیان سے گذرا اندیکہسکا اپنی تیغ سے
آپ مارا اور کئی آدمی مثل لال محمد داروغہ فیل خانہ و نبی بخش جمعدار چینہ خانہ اور جہاؤ سنگہ جمعدار
شتر خانہ بسبب باقی رہنے ہزارہا روپیہ ذمہ ہنونت سنگہ کے اور قادر نہ ہونے اوسکے وصول پر
تباہ و برباد ہوگئے اور باوجود ان سب باتون کے آیندہ سال مین نامبردہ خواہان ایک نکار جدید
کا ہوا اور بصلاح کرنیل سلیمن صاحب بہادر ایک بنگلہ چہاؤنی منڈیانون مین خرید کر کے رہنے لگا
اور باوصف اسکے کہ تحریرات مقدمہ چہاونی منڈیانون مین کرنیل کالنس صاحب بہادر رزیڈنٹ نے بہی
صاف اقرار کیا ہے کہ سوای اہل فوج اور مردم بازار فوج اور کوئی آدمی کسیطرح چہاونی مین رہنے
نپاوے گا اور کرنیل صاحب یہ تحریرات جانتے تہے صاحب نے اپنی معرفت اوسکو بنگلہ چہاونی
مین خرید کر دیا ہنونت سنگہ وہان رہنے سے طلب اور تقاضای قرض خواہان سے محفوظ اور دولت

اوسکو جوان تھے گھر مین رہنگے روپیہ آیندہ سال کا رعیت سے تحصیل کر کے گھر مین رکھنی لگے
جو کہ مدت تین برس سے شرارت ہنونت سنگہ کی بخوبی امتحان ہو چکی تھی بلکہ ہر سال شرارت اوسکی
بڑہتی جاتی تھی اور جان ومال اور تباہ ہوا نوکران سرکار کا علاوہ اسکے حرکات نا سزا کی تاکید بہی
اور واسطے تنبیہ فساد پیدا اوسکی کے بعد اطلاع کرنے سب حال کے کرنل سلیمن صاحب نے
حکم دیا ہنونت سنگہ کو امید حمایت کرنل صاحب کی رکہتا تہا گڑہی تیار کر کے ساتھ تحصیلدار
اور فوج سرکار کے آمادہ مقابلہ و پیکار کا ہوا قریب ایک ماہ کے یہ شورش قایم رہی اور سو آدمی
آدمی اس سرکار میں کشتہ و خستہ ہوئے جبکہ آخر گڑہی کا کام ہو گیا ہنونت سنگہ دونوں بیٹے اوسکے
کہ وہ بہی شریک لڑائی تھے اور شرکت اپنے باپ کے گنہگار تھے ضلع شاہجہان پور مین
آگئے آپ اوپر سواری ڈاک کے جہاونی منڈیاؤن مین آ کے کشادہ پیشانی رہنے لگا
اور واسطے روپیہ کا پایا آئندہ ایک اوسکی حرکات ذمیمہ کا ایک طرف تو ارون ہمارے سرکار کو
مقدور نہ تہا کہ گرفتار کر سکے ہنونت سنگہ کی جائیکے ہنونت سنگہ فریب وقت حاضر کی
دو آدمی ہمارے رعیت بجرم آبادی ہونے باعث اوسکے بہاگنے کے مقید کر کے ناک ایک کی
اور ہاتہ دوسرے کا کاٹ ڈالا یہ لوگ ہمارے پاس نالشی آئے ہمنے اونکو کرنل صاحب کے پاس بہیجا
صاحب نے جواب مین کہا کہ ہنونت سنگہ کو اختیار تہا کہ واسطے رعایا ہی اپنی علاقہ کے جو چاہے
وہ کرے اور مطلق توجہ او پرواہ ہی اونکی کے نہوئی فقرہ عہد نامہ ۱۸۰۱ع کا جو یہ ہے کہ حفاظت
دشمنان اندرونی کا ذمہ پر سرکار کمپنی کے ہے بیکار ہوا اور یہی دفعہ عہد نامہ ۱۸۳۷ع کا کہ مجبر ہان
تو جداری ہمیشہ فوج سرکار اودہ کے ہو نگے بفایدہ ہوا خان علیجان تحصیلدار سلون کی جو محض تاکید
پاس ہنونت سنگہ کی کرنل صاحب لکہتے تہے بہیجنے تحصیلدار کو موقوف کر دیا فقط
دفعہ پنجم صاحبان ریزیڈنٹ بہادر نے بیچ امر شکایات عالیان ہماری سرکار کی جو لکہا ہے
اوسکے جواب مین ہم ظاہر اتنا تحریر کرتے ہین کہ عمل حضور نصیر الدین حیدر کے عہد مین منتظم الدولہ
مہدی علیخان تک یہ حدود دنیا میں اس سرکار کا تہا دیکہی سرکار انگریزی مین جا کر یہی بیگیاں کی

اوزکو بہی

فرخ آباد سے بلا کے مدار المہام کیا مسٹر طامسن صاحب ہربرٹ ماڈک صاحب بہادر ریزیڈنٹ
تھے ہمیشہ اظہار منتظم الدولہ سے ناخوش رہکر شکایت اوسکی کرتے تھے یہانتک کہ القاب قدیم
کہ واسطے وزیران اس سلطنت کے مرسوم تھا موقوف اور سب کام اوسکے ناپسند کرتے تھے
دفتر سرکار میں سب تحریرات موجود ہیں اور جب منتظم الدولہ نے بیچ مقدمہ معتمد الدولہ
آغا میر کے خطوط شکایت امیر صاحب کی طرف سے حکیم مغفور کے لکھا کئے تب صاحب نے
بہت برہم ہوکر ایک اشتہار لکھا کہ اگر بادشاہ مغفور معذرت کرینگے وہ سب تحریرات پھیر لینگے
تدارک شکایات کیا جائیگا منتظم الدولہ نے ڈرکے وہ خطوط پھیر لئے اور عذر خواہی کی
بعد اوسکے حکیم مغفور نے سخت مزاجی اوسکی سے ناراض ہوکر معزول کیا کرنل جان لو صاحب
بہادر نے اوسکی حمایت میں استقلال سخت کیا کہ زیادہ اوس سے متصور نہیں ہوسکتا
اور سوا اوسکے مقدمہ شرف الدولہ محمد ابراہیم کارگذار عہد جد مغفور محمد علی شاہ کا کہ باوجود
مقرر ہونیکے اوسکے بیچ خدمت اوس سرکار کے سوا ہی مقدمہ مقتولی ایک سیدار شہر کے
کیا تھا تم تعمیل استفسار شئی اوسکے ہوا تھا کبھی استحسان کارگذاری اوسکی کا اوس سرکار
سے نہیں ہوا اور جس قدر لیاقت درکار ہوائی اور تدبیر و ہوشیاری اوسکی وقت
معزولی سے خدمت میں صاحبان ریذیڈنٹ بہادر کے ثابت اور راسخ ہوئی اگرچہ زمانہ کارگذاری
اوسکے عشر عشیر اوسکا مقبول اوس سرکار کا ہوتا بسبب نیکنامی اس سرکار کی منصور تھی
اور علی ہذا القیاس امین الدولہ کارگذار عہد والد ماجد جنت مکان جبکہ وہ اس کام پر بہ ایک صفت
خالی نہیں ہوئے گذرتا تھا کہ صاحب ریذیڈنٹ بہادر اظہار بے لیاقتی اور بے سلیقگی اور خیانت
امین الدولہ کا اس سرکار میں نکریں بعد انتقال والد ماجد منظر یعنے مصالح کے ہمنے امین الدولہ کو
معزول کیا صاحب ریذیڈنٹ بہادر رخصت ولایت پر آگئے دو مہینے کامل بیچ تحریرات صاف
کے تکلیف کھینچی اور کوئی دقیقہ ہمارے خاطر شکنی کا فروگذاشت بپاس خاطر امین الدولہ کے اوٹھا نہیں رکھا
دفعہ ششم جنرل اوٹرم صاحب بہادر نے ریپورٹ مندرجہ پندرھویں ماہ مارچ ۱۸۵۶ع

سکے دفتر سے معلوم ہوتا ہے کہ کوشش سے وزیر قابل یعنی امین الدولہ بہادر کے
کہ بیچ اوس وقت بادشاہ حال کے اختیار رکھتا تھا جتنی جو واقع ہیں اونکی رفع کا بہروسا
تھا مگر اوسکے انتظام کو چار مہینے بھی نگزرے تھے کہ وہ عہدہ سے موقوف ہوگیا —
ستایش کارگذاری امین الدولہ کی اس مقام میں محض واسطے تاکید شکایت ہماری کے ہے
مگر درحقیقت یہ بات بالکل بے اصل ہے جب تک کہ امین الدولہ عہدہ نیابت اس سرکار پر ہو رہا
ہم نے کبھی اظہار ملال کے کبھی ایک حرف بھی نسبت ناپسندیدگی اوسکے کارگذاری کا ریزیڈنسی سے لکھکر
نہیں آیا بیچ زمانہ اوسکے کارگذاری کے نہ محاصل کا نسبت اس عہد کے زیادہ تھا اور نہ فضلات
زیادہ باقی تھے اور نہ ملک زیادہ آباد تھا جیسے کہ نواب مدار الدولہ کو ہمنے مدار المہام کیا صاحبان
رزیڈنٹ بہادر اوسی طریقہ عجیبہ پر چلتے ہیں اور بنظر حالات گذشتہ کے یقین ہے کہ اگر ہم اونسے
ناخوش ہوتے تب صاحبان رزیڈنٹ بہادر اونکی ستایش اور محمدت میں کوشش کرکے
اونکو سب سے زیادہ بہتر ظاہر کرتے — بیچ تتمہ عہدنامہ ۱۸۱۶ ع کے یہ بات لکھی ہے
کہ وصف مناسب موصوف یعنی رزیڈنٹ بہادر لوازم صلاح وہی کو بکمال موافقت اور
یکدلی کے عمل میں لاوینگے اور حتی الوسع بیچ اسلوب کاموں کے ساتھ جناب عالی کے
موافق اونکی مرضی کے ہمیشہ [illegible] اور بیچ جمیع مقدمات روبکاری کے موافقت و یکدلی ساتھ جناب عالی
کے مرعی رکھینگے مقتضا ہے تتمہ مذکور شرایط عہدنامہ کا یہ تھا کہ جب تک رئیس کسی نوکر اور کارگذار
رکھنا صاحب رزیڈنٹ بہادر باتفاق رئیس کی خوشنودی ظاہر کرتے اور اگر باطن میں ناخوش
بھی ہوتے تو مقتضی رئیس کو وہ ملال سے آگاہ کرتے اور اخفای ملال سے احتراز واجب
جانتے اور بوقت ناخوشی رئیس کو اوسی کارندہ سے کچھ سروکار نرکھتے یہ طریقہ سبب
[illegible] تھا لیکن صاحبان رزیڈنٹ بہادر نے تدارک
[illegible] طریق عقل کے یہ راہ اختیار کی ہے اور مقصود اونکی
[illegible] کرنا رئیس [illegible] سرکار کا ہے

دفعہ ہفتم بیچ رپورٹ اوٹرم صاحب بہادر مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع کی جسمین
کہ پرچہ نمبر چار متضمن احوال عدالتون اس ملک کی ملفوف ہے اوسمین مندرج ہی کہ محمد علی رضا
کوتوال لکھنؤ مرد نہایت فاسق و فاجر اور بے لیاقت ہی اوسکی واسطے ایسی عہدہ کی گنجایش الزام دار
سکے باسانی ظاہر ہوسکتی ہے اور بسبب انہین بدافعالی کے نامبردہ بدرجہ کمال بے قدر
اور بوجہ عہدہ کے تکلیف دہی و رشوتخواہان سے بچا ہوا ہی اور بالفعل معلوم ہوا کہ علی رضا
سرکار انگریزی مین او پر عہدہ جلیلہ ڈپٹی کلکٹری کے ضلع دریاباد مین مقرر اور رتبہ مین
ترقی ہوئی ہے اس سرکار سی چار سو روپیہ تنخواہ پاتا تھا اور وہان پانچ سو روپیہ
ماہوار ہی اور ایسا ہی حال شرف الدولہ غلام رضا کا کہ کرنل سلیمن صاحب بہادر نے
بڑی شکایت اوسکی لکھی تھی جیسا کہ مضمون پرچہ مندرجہ ذیل مین ثابت ہوتا ہو کہ
بڑا استعداد اوس سرکا ہوا کہ تمام انتظام سایر و پرمٹ و گنجیات لکھنؤ کا اوسی کے متعلق ہے

نقل پرچہ بنام کرنل سلیمن صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ موسومہ بادشاہ مرقومہ ۱۹ اپریل ۱۸۵۱ع

پیشتر بسمع نیاز منذ رسیدہ بود کہ شرف الدولہ غلام رضا حمایت گنگا بخش مقہور میکند و برای
مخلصیش از دست مردم سرکار کوشش ہا میسازد و بالفعل درین سانحہ کہ نقل پرچہ خبرش ارسال
والاجناب فیضمآب می نماید ہویدا گشت کہ کاربندہ غلام رضا پاسبان را مخفی نمودہ چون استفسار
تہور خان انکار ساختہ و بروقت خانہ تلاشی برخی از زیر بوسہ گاہ و بعضی بلباس زنان
دستیاب و گرفتار گردیدند بدین سانحہ می شود کہ غلام رضا با این جماعت بدمعاش سازش
دارد و اعانت شان می نماید لہذا التماس میسازد کہ حضور پرنور بر نام گرفتہ تہدید و اتعی فرمایند
کہ ازین حرکات مجتنب ماند و چون بالفعل غلام رضا مامور سرکاری جلیل بست متعلق کہ
بپاس خاطر استعمال مرقوم باکسانیکہ بہ تنبیہ و تدارک بدمعاشان کوشش تیغ نمودہ اند
کاوشہا پرخاش ساختہ سبب ضرر و خرابی شان شود امید کہ کارپردازان سرکار عالی چنان
سازند کہ غلام رضا بریں مردم تطاول نتواند کرد زیرا کہ اگر بعوض عرق ریزی و جانفشانی

نقصانے وحیرانی آنها خواهد شد آینده چگونه کسی بکار سرکار کوشش و جانبازی خواهد کرد

ترجمه چٹھی کرنل سلیمن صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بنام ٹکر صاحب کمشنر ضلع بنارس

مورخه ۲۳ ـ اکتوبر سنه ۱۸۵۳ عیسوی

صاحب مهربان من ٹکر صاحب آغا علی خان ناظم سلطانپور ازینجانب متکلم شده که من عنقریب بر علاقه خواهم رفت لهذا استدعا دارم که جناب قطعه خط بنام آنصاحب نوشته دهند لهذا امید آن دارم که آن مهربان انظار رعایت بر حال شان مبذول داشته بامور متعلقه از سرحد وغیره مدد و اعانت شان خواهند ساخت زیرا که ایشان در نظر سرکار اوده که از حق ناظم و اهلکاران نظم و نسق بجز این کس ندیدم هر قدر که دریافتم خیرخواهی و دولتخواهی سرکار و تعلقدار و عدالت و خیراندیشی رعایا امرے دیگر از ذات این کس ندیدیم [illegible] سابق بباب خاص آنها نوشته بودم اعده که ترجمه نامه از ایشان دریافت می شود که [illegible] سابق راضی شده باشند تا السلام را اعتبار کلی بدربار اوده حاصل است فقط

نقل پرچه بنام صاحب رزیڈنٹ بهادر از جنرل سلیمن صاحب بهادر

بالفعل از تحریر صاحب مجسٹریٹ بهادر ضلع الٰه آباد معلوم شد که صاحب موصوف رپورٹ که درباب استحسان کارگذاری میر وارث علی چوبی تحصیلدار آنجا بگرفتاری سیتلا بخش تعلقدار اوده درخواست انعام برای او و دیگر عمله و چوکیداری ارسال داشته بودند جناب مستطاب نواب گورنر جنرل بهادر بمزید سرور خاطر منظور و مقبول بلا زمان عالی در ملک عالی کمپنی انگریز بهادر برای اسیری مجرم پسند فرموده بطور راضی بهوای ضمیر خورشید تنویر ظاهر گردیده که صاحب مجسٹریٹ بهادر بهمانند دل بگرفتاری مجرمان ملک حضور پرنور کوشیده از ضلع مذکور قیام کرده آماده هستند چنانچه سیتلا بخش اسیر گردیده و بالفعل به تدبیر سنگ گرفتار گشته وهمچنین اینکه آغا علیخان بهادر ناظم سلطانپور انصرام امور عهده متعلقه خود بوجه احسن نموده از کارگذاری خویش صاحب مجسٹریٹ بهادر را راضی و خورسند کرده که صاحب موصوف

جهد و کوشش بعمل آورده اند لهذا ابد الست نیاز مند متقضای تفضلات خسروانیست
که از سرکار والا نوعی نشان مرحمت و عنایت با آغا علیخان بهادر عطا شود که موجب
عزت افزای معزی الیه گردد و دیگران عدر روانی سرکار والا دیده بیش از بیش بعرق ریزی
و جان فشانی مستعد باشند و نیز تیقن که دیگر صاحبان مجسٹریٹ بهادر اضلاع بر حسن کارگزاری
تحصیلداران ملک خضور مشاهده کرده تنبیه و گرفتاری مجرمان فراری صرف همت سازند
تا هر یکی ازین جهت بر روی کار می باشد مندرج گردد مرقوم بست و ششم ربیع الثانی ۱۲۷۴ هجری

نقل فرمان معلی شان آغا علیخان بهادر چکله دار سلطانپور وغیره بدا

بملاحظهٔ پرچه پیام صاحب جانشین بهادر دربار عظمت قرین مورخه ۲۳ ماه ربیع الثانی ۱۲۷۴ هجری
با دو قطعه ترجمه خط انگریزی صاحب بهادر قائم مقام صاحب مجسٹریٹ بهادر ضلع الهٔ آباد مرقوم ۱۱
ماه دسمبر ۱۸۵۷ع موسومه صاحب جانشین بهادر موصوف و لود صاحب بهادر کمشنر
الهٔ آباد بر گرفتاری سیتلا بخش تعلقدار او بارگنج متعلقه ولیپ پور علاقه سلطانپور که مجرم سرکار
عالیین و اشتهاری و بتواتر و توالی احکام قدر نظام درباره اسیری اش بنامش شرف صفا پذیرفته
بود و از مساعی جمیله و حسن تدبیر کارگذاریش بپایه ادراک باریابان بارگاه عز و جاه رسیده لیاقت
و کارگذاری و مستعدی و دولتخواهی و دیانت و امانت او در سر انجام معاملات نظامت سلطانپور
و تحصیل زرهای آنجا و نرسیدن استغاثه مستغیثان و قلت وقوع سنگ ماه وران علاقه که از
پیشتر ملحوظ خاطر قدسی مظاهر است دو بالا و ستنر ادگردید لهذا بمزید مراحم خسروانی و تفضلات اعلی
خاقانی فرمان معلی شان شرف نفاذ می یابد که او بر طریقه دولتخواهی و دیانت همواره ملحوظ داشته
مصروف کار متعلقه و بعمل آمدن حسن کارگذاریها خود را مراحم خسروانی و عواطف سلطانی
شمار و در ثلثم شهر ربیع الثانی ۱۲۷۴ هجری مطابق سنه ۴ جلوس والا فقط

نقل ما حصل پرچه پیام کرنیل اوٹرم صاحب بهادر رزیڈنٹ لکهنو

با فصل خط انگریزی صاحب کمشنر اضلاع بنارس وغیره به نیاز مند رسیده از فحوای آن حالی هشته

کہ آغا علیخان بہادر تحصیلدار سلطانپور وغیرہ انسداد باب ہلاک ولادات اناث از قوم راجپوت وغیرہ
سرگرمی تمام بعمل آوردہ ونیز اسیری ڈاکہ زنان وموقوفی جرائم ومعاونت کلی افسران پولس ممالک
محروسہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر نمودہ وصاحب ممدوح ازین کارپرداز حضور پرنور خیلے
محظوظ اند ونیاز طراز یقین واثق دارد کہ تحصیلدار مذکور دراحداث شارع فیض آباد نائب السلطنت لکھنؤ
کہ ہر آئینہ در قلمرو عالی مظہر فوائد تمام ومنتج آسایش وآرام رعایا وبرایا خواہد بود ومسافرین مترددین
اسفار بعیدہ کہ در معابر اجودھیا دائمی می آیند نام نکونامی حضور پرنور از کران تاکران جہان خواہند ستانید
کوشش بلیغ بکار بردہ مورد تحسین وآفرین سرکار رین شود چہارم ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق
چہارم جنوری سنہ ۱۸۵۵ع

کیفیت مقدمہ رگھبر سنگھ

بیچ سنہ ۱۸۴۸ع کے کسی شخص نے کرنیل سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنؤ کو خبر پہونچائی کہ
رگھبر سنگھ تحصیلدار بہرایچ نے پانسو عورت مرد رعیت اوس علاقہ کو گرفتار کرکے بیچ لیا
صاحب موصوف نے بغیر ظاہر کرنے نام مخبر اطلاع اوسکی اس سرکار میں کی اور دفتر
اخبار اس سرکار سے کہ تحقیق عمل میں آئی تو نشان خبر کا پایا نہ گیا تھوڑے دن انتظار رہا
کہ اونکے اقربا بیچے ہوئے لوگونکے حاضر ہوکر یا خود بیچے ہوئے صاحب موصوف کے آگے
تصریح دعوی اپنے پیش کریں کہ موافق سررشتہ کے تدارک شایان عمل میں آوے
کوئی حاضر نہوا اور رگھبر سنگھ مدعا علیہ سے کہ بازخواست کی گئی اوس نے عرض کیا
کہ خریدنا بیچنا آدمی کا ملک دونوں سرکار میں ممنوع ہے اور چھپ کر بیچنا اتنے بہت سے آدمیونکا
خلاف عقل ہے کہ ایسی بات چھپ نہیں رہتی ہے اور بہم پہونچنا مول لینے والون ایسے پانسو
آدمی کا کہ اکثر مرد اور عورت بوڑہے بھی ہونگے بیچ ملک بادشاہی کے اور بیچ اضلاع قریبہ
ملک سرکار کمپنی کے امر محال ہے سرکار سے تحقیق کیا جاوے کہ یہ لوگ کب اور کس
علاقہ میں فروخت ہوئے اور خریدار انکے کون لوگ رہنے والے کس ملک کے تھے کہ

پانسو آدمی کو دفعتہً علامی مین لیکر تعمیت دین اور اقربا جو بیچے ہوے آدمی ہونگے کون ہین اور کہان
رہتے ہین اور کیا پیشہ کرتے ہین چونکہ موافق شرعی اور قوانین عرفی کے جاری کرنا حد اور
تعزیر کا مدعا علیہ پر بمجرد سننے ایک خبر کے بے اثبات و ثبوت نہین ہو سکتا ہے بیچ امر
تعزیر کے ہم معذور رہے مگر جو جو اسکے کرا جی صاحب ریذیڈنٹ بہادر کی جہان تک
ممکن ہو ہم ضروری الاجرا جانتے ہین اور معلوم ہوا کہ کارگزاری رگھبر سنگھ کو نیک ہم نہ جانا
بہادر پسند نہین کرتے باوجود اسکے کہ اوسوقت معزولی رگھبر سنگھ کی سبب تلف
کئی لاکھ روپیہ باقیات سرکار [illegible] اور نقصان روپیہ کے ہمنے خیال نکرکے فی الفور اوسکو
اوس خدمت سے موقوف کیا اس جگہ ہم خواہان غور انصاف ہین کہ حال نوکرون کا
دو صورت سے باہر نہین ایک یہ کہ کوئی جرم اونکے ذمہ پر ثابت ہو جاوے اوسوقت
سزا و تعزیر لازم ہوتی ہے دوسری یہ کہ نوبت ثبوت کی نہ پہونچی مگر خبر دینے کسی معتمد
سے اشتباہ واقع ہوا اور نوکر آیندہ کو لائق اعتماد کے نرہے اس حالت مین آقا زیادہ
اوپر موقوفی نوکری اور کچھہ نہین کر سکتا تاکہ زیادہ ہو جانے سزا سے یہ ظلم ذمہ آقا کی
لازم نہ آوے اس قیاس پر جو کچھہ بیچ مقدمہ رگھبر سنگھ کے اختیار مین اس سرکار کو
تھا بے شبہہ عمل مین آیا طرفداری نہین ہوئی اور خاص امر قتل اور قصاص مین باعتبار
ثبوت البینہ ہم معذور تھے عجب یہ ہے کہ جب کرنل سلیمن صاحب بہادر نے بہت سے جرم
فوجداری کے ذمہ رگھبر سنگھ کے ثابت سمجھے تھے کیون نہ اوسکو گرفتار کیا ملک سرکار
کمپنی مین تاکہ جسکو دعوی ہوتا پیش کرتا مگر گرفتاری کا کیا ذکر صاحب مجسٹریٹ کی طرح
چشم نمائی بھی رگھبر سنگھ کی نہوئی اور وہ بکشادہ پیشانی باخیل و حشم ملک اوس سرکار
مین رہا کیا۔ اور جو کہ رپورٹ جنرل اوٹرم صاحب بہادر کی مورخہ ١٥۔ مارچ ١٨٥٥ع
دفعہ ٩٢ مین ارادہ رشوت لینے مدار المہام اس سرکار کا رگھبر سنگھ تحصیلدار سے مندرج
ہے یہ عجیب بات ہے کہ کئی لاکھ روپیہ ہمارے باقی ذمہ رگھبر سنگھ کے ہین اور وہ طمع کرنا حساب

باقیات کا چاہتا ہے اسواسطے مدارالمہام نے ایک روبکار کپتان سلیمن صاحب بہادر سے
تذکرہ کیا تھا اور وقت حاضر ہونی ریکمبر سنگ کے دادرسی اور دادخواہون کی بھی ممکن
تھی مگر چونکہ صاحب موصوف نے مصلحت نہ سمجھی سکوت ہوا عجب کہ کپتان صاحب بہادر ارادہ
وصول باقیات واجبی سرکار کو ممول اوپر عذر رشوت ستانی کے کرتے ہین

کیفیت مقدمہ محمد حسن تحصیلدار بہرائچ

بر فور دریافت ساختہ را مدت پانڈے مستاجر دہات بہرائچ اور نالش کرنے اوسکی
ورثہ کے بموجب تحریر و تجویز کپتان سلیمن صاحب بہادر کے منشی محمد حسن کو خدمت
متعلقہ سے معزول و مقید لکھنؤ مین بلاکے مقدمہ تحقیقات واقعی کے سپرد مولوی
سید محمد صاحب مجتہد العصر کے کہ عالم علمای اس ملک سے ہین کیا مجتہد موصوف نے
بعد ہر دو بکار ہی کئی مہینے کے فیصلہ لکھا کہ تعیین قاتل کی نہین ہوئی اس سبب سے
حکم واسطے مقتول ہونے محمد حسن کے ہم نہین دے سکتے اور ارباب انصاف سے
چھپا نہو گا کہ قتل اور قصاص ایک امر ہے بہت مشکل اور حاکم بدون ثبوت کامل اور بدون
با فتوے شرعی کے اس مقدمہ مین حکم نہین دے سکتا اور اوپر قتل کسی کے سیادت
نہین کر سکتا اگر حاکم شرع تجویز قتل محمد حسن کی لکھتا اور ہم اوسکو جاری نکرتے
البتہ جای کلام کی تھی یا اگر ہمو صاحب لکھتے کہ محمد حسن بہر حال ہماری تجویز سے
قتل کیا جاوے ہم اوسکو صاحب کے پاس بھیجدیتے کہ جو چاہین وہ کرین فقط

کیفیت مقدمہ کاشی پرشاد عامل خطہ ہمہ

چندن لال کھتری رہنے والا قدیم موراؤ ان معمولہ بیسواڑہ ہمارے ملک کا ایک
آدمی قلیل البضاعت مدت قریب بیس برس سے اوسنے حاضر رہنا پاس
عاملون بیسواڑہ کے اختیار کر کے ضامنی مالگذارون کی کیا کرتا تھا رفتہ رفتہ
کچھ مال جمع کر کے مستاجری دیہات جمعی زیادہ چالیس پچاس ہزار روپیہ کی کر کے

مہاجنان معتبری ہو گیا اور ایک دکان کانپور مین قرار دیکر گنگا پرشاد اپنے چھوٹے بھائی کو
وہان مقرر کیا اور آپ ہمیشہ مع عیال کے چار پانچ بیٹے اور پوتی رکھتا تھا قصبہ موراؤن
مین رہتا تھا جب کاشی پرشاد عامل ہر طرح پرورہ کا ہوا اور درمیان اوسکے اور چندن لال کے
بیچ معاملہ مالگذاری دیہات کے کچھ تکرار ہوئی چندن لال نے ادای مالگذاری سے ہاتھ
کھینچ کے اپنے لڑکون کو اور جگہہ بھیج کر کچہری عامل سے کنارہ کیا ایک دن عامل نے تنخواہی
آدمی واسطے لانے پٹواریون دیہات متنازعہ چندن لال کے بھیجے تھے اتفاقاً گنگا پرشاد
اوسکا بھائی اور بال گوبند پوتا چندن لال کا مع پچاس ساٹھ آدمی ہتھیار بند کے کانپور سے
آتے تھے راہ مین دو چار ہمراہیون عامل کے کہ پٹواری بھی انکے ساتھ ہوئے اون لوگون
نے پٹواریون کے جانے سے تعرض کرکے اونکو ہاتھ سے نوکرون عامل کے لے لیا اسی
بات پر درمیان نوکرون عاملان اور ہمراہیان گنگا پرشاد و بال گوبند کے تکرار ہوئی گنگا پرشاد و
بال گوبند نے کانپور جا کر نالش مقتولی دو آدمی اور مجروحی گنگا پرشاد اور لوٹنے مال و اسباب
کے بنام ہمراہیان کاشی پرشاد کے کی اور کرنیل سلیمن صاحب نے درخواست کی کہ تحقیقات اس
مقدمہ کی روبرو اسسٹنٹ کے ہو ہرچند کہ روبکاری ایسی مقدمات کی ریذیڈنسی مین خلاف دستور
تھی مگر ہمنے بپاس اتحاد و سرکار کے قبول کرکے مقدمہ کو مع مدعا علیہم سپرد صاحب کے کیا اور
صاحب نے تفویض کپتان ہیس صاحب بہادر اپنے اسسٹنٹ کے کیا کپتان صاحب موصوف
نے زیادہ ایک ماہ سے مقدمہ کی تحقیقات کرکے یادداشت دستخطی اپنا لکھوا کے میرزا اکبر علی منشی
اس سرکار کو کہ پاس صاحب کے حاضر رہتا تھا دیا کہ اب حاضر رہنا کاشی پرشاد کا ضرور نہین ہے
وہ اجازت جانے علاقہ کی پاوے جب یہ یادداشت ہماری اہلکاران کے پاس پہونچی ہنوز
اوسکے کاشی پرشاد کو اجازت جانے علاقہ کی ہوئی ہنوز نامبردہ لکھنو سے روانہ نہوا تھا کہ
پرچہ پیام کرنیل سلیمن صاحب بہادر کا اس مضمون سے پہونچا کہ واسطے رخصت پانے کاشی پرشاد کے
البتہ ہمنے کپتان ہیس صاحب سے کہا تھا مگر مطلب یہ تھا کہ اگر ضرورت ہو واسطے چند روز کے

جای سرفرازی علاقہ پر ہماری مرضی نہ تھی اور اتیک کاغذات تحقیقاتی کپتان ہیس صاحب سکے ہمارے پاس نہین آئی کہ ہم تجویز اخیر مقدمہ کی کرتے بعد دیکھنے اس پرچہ کے کاشی پرشاد کو جای علاقہ سے منع ہوا بالآخر کرنیل صاحب نے تجویز اخیر دربارہ کاشی پرشاد اور شنکر لال اوسکے کارندہ کی لکھ بھیجی اوسکے قبول سے بھی ہمنے انکار نہین کیا پس اس سرگذشت مین غور کرنا چاہیے کہ کیونکر الزام ہماری سرکار پر عائد ہوسکتا ہے جس وقت رزیڈنسی سے جو کچھ لکھ آیا فوراً اوسکی تعمیل ہوئی اس مقدمہ مین اگر کچھ اختلاف تھا تو درمیان کلام کرنیل صاحب اور کپتان ہیس صاحب کے ہوا ہوا اوس سے ہمکو تعلق کیا تھا اصل یہ ہے کہ بعض اہلکار سرکار کمپنی کے درپے بدنامی اس سرکار کے ہیتے تھے لہذا جو مناقشہ اتفاقی کہ درمیان رعایای اس سرکار کے ہوجای وہ لوگ تیزی عقل سے کوئی بات اوسی واسطے الزام دینے اس سرکار کی نکال کر داخل کتاب ہجای اس ریاست کے کرتے تھے

کیفیت مقدمہ منور علی خان تعلقدار نان پارہ

منور علیخان قوم طوخ سالہای دراز سے تعلقداری نان پارہ متعلقہ ہمارے ملک کی رکھتا تھا تیس چالیس برس گذرے کہ وہان کچھ فساد نہین ہوا قریب پانچ برس کے گذرتا ہے کہ منور علیخان مرگیا خواہان علاقہ کی پہلے جورو اوسکی مع ایک لڑکی کے جسکو وہ منور علیخان کا بیٹا کہتی ہے ایک طرف اور نئی جورو اوسکی جو مبطل نسب اوس لڑکی کی ہے ایک طرف دونون مین نزاع کی وجہ سے فساد تھا کرنیل سلیمن صاحب بہادر نے صلاح دی کہ دونو علاقہ سے خارج ہون نفقہ کچھ روپیہ اونکے کھانیکو سرکار سے دیا جائے موافق رای کرنیل سلیمن صاحب ہمنے حکم دیا مگر وہانتک فساد نگیا کرنل سلیمن صاحب بہادر کی صلاح بانتاضرور تھا وگرنہ رفع فساد کچھ مشکل نہ تھا

کیفیت علاقہ تلشی پور

تلشی پور مدت دراز سے کچھ فسادی مستاجری مین دان بہادر اور درگراج سنگہ اوسکے بیٹی کے رہا اور کبھی کچھ فساد نہوا ابتدای سنہ ۱۸۴۶ع سے درگراج سنگہ کو شورش دماغی عارض ہوئی

اور حسب مصلحت وقت بہتر معلوم ہوا کہ صاحب جی اوسکا بیٹا سرفراز کیا جاوے لہذا
خلعت صاحب جی کو سرکار سے دیا گیا اور خلعت دینے کا مطلب یہ تھا کہ بہ نیابت باپ
کے کام اور انصرام روپیہ سرکار کا کیا کرے مغوی لوگ درگراج کو پیش کرنیل سلیمن صاحب
کے اسواسطے لیکئے ملک وہ بیکے گئے تھے لے گئے اور کہا کہ اپنے سکے جیتے جی بیٹے کا
اختیار نہ چاہیئے کرنیل سلیمن صاحب نے بات اون لوگوں کو سبب قبول جگہ دی سکے
متواتر تحریرات طولانی اس میں لکھیں جو کہ ہمیشہ صلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر کی ہمکو
منظور ہوتی تھی اخراج بیٹے اور اقباض درگراج سنگہ اوسکے باپ کا عمل میں آیا مگر جیسا کہ
متخیل تھا کہ اس صورت میں زیادہ فساد ہوگا ویسا ہی ہوا ایک طرف بیٹا معہ گروہ اپنے
اور دوسری طرف اوسکا ناتی باغی ہوکے شورشیں کیں اوسوقت کرنیل سلیمن صاحب بہادر
نے واسطے اخراج دینے دونوں کے صلاح دی موافق صلاح کرنیل صاحب کے علاقہ کو
خام تحصیل کرکے ایک تحصیلدار سرکار سے مقرر کیا مگر شورش اون لوگوں کی بالکل
رفع نہ ہوئی اور پھر بسبب اسکے کہ علاقہ تلسی پور ملحق سرحد نیپال کا ہے اور مفسدوں کو
وقت بھاگنے کے یہاں سے جا چھپنا دامان کوہ میں سہل ہے سرکوبی اونکی اچھی طرح ہو سکی
یہ وجہ فساد اس علاقہ کی صاحب جی اور درگراج سنگہ دونوں سنہ ۱۲ فصلی میں حاضر بیت السلطنت
لکھنؤ کے ہوئے اور موافق صلاح کرنیل سلیمن صاحب بہادر کے اونکو وعدہ عنایت
ہونے چوبیس ہزار روپیہ سال کا ہوتا تھا اونہوں نے قبول نکیا فقط

کیفیت سررشتہ اخبار

جب کرنیل سلیمن صاحب بہادر عہدہ رزیڈنسی لکھنؤ پر آئے کئی بار انہوں نے مدار المہام
اس سرکار سے کہا کہ اخبار نویس جس سے کچھ باتیں خبر اوسکی نہیں لکھتے اور جو کچھ نہیں
دیتا اوس پر تہمت کرتے ہیں نوکر رکھنے اخبار نویسوں سے کچھ فائدہ نہیں ہے اور نیز
قریب یکسال کے مسمی کشن سہائی باشندہ شاہجہان پور موافق صلاح صاحب کے

ز حضور سے عہدہ تحصیلداری محمدی پر مقرر ہوا تھا صاحب نے محمد خان وکیل اس سرکار
سے کہا کہ مقرر ہونا اخبار نویسون کا زائد اور بیکار ہے چنانچہ اشارہ اسبات کا مضمون
دو قطعہ ہمارے پرچہ پیام اسمی صاحب موصوف سے کہ نقل اوسکی شامل ہے بخوبی ظاہر
بالجملہ موقوفی اخبار نویسان مین جلدی نہین ہوئی تا آنکہ کرنیل صاحب سیر ملک اودہ سے
پھر آنیکے اثناء مین مصلحت معلوم ہوئی کہ سررشتہ داران دفتر دیوانی مانند اخبار
نویسان نوکر سرکار کے اور واقف ہونا اونکا حسابات دیوانی اور واقعات فوجداری سے
سہل کیواسطے کہ اخبار نویس اور ہرکارے ایسی کچہری کے لوگون سے حال دریافت کر
اونمین حاضر رہکر حال لکھتے ہین آیندہ لکھنا اخبار علاقجات امانی کا متعلق دفتر دیوانی کے
رہے یہ حکم ابھی جاری اور اخبار نویس علاقجات سے برخاست نہین ہوئے تھے کہ پرچہ
پیام کرنیل صاحب مشعر شکایت موقوفی اخبار نویسونکے پہونچا اور فی الفور واسطے بحالی
اخبار نویسونکے حکم جاری ہوا اس صورت مین چپ رہنا خبر دن کا بسبب برخاست
اخبار نویسونکے رپورٹون کرنیل سلیمن صاحب بہادر اور جنرل وٹرم صاحب بہادر مین
جنکی تاریخ و خلاصہ ہم نیچے لکھتے ہین مندرج ہین ہرگز لائق سماعت نہین ہو سکتا
عجیب تخالف کلامی ہے کہ خود صاحبان موصوف واقعات فوجداری کو سررشتہ
اخبار جاری سرکار سبھی دریافت کرکے روزنامچہ طیار اور واسطے الزام دینے اس سرکار
کے پیش کرتے ہین اور بخلاف اوسکے موقوفی اخبار نویسونکی بھی کہتے ہین اگر اخبار نویس
بیچ علاقجات امانی کے کہ اب قریب تمام ملک کے امانی ہوتے صاحبان رزیڈنٹ روزنامچہ
سوانح علاقجات سلطانپور بیسواڑہ بہرایچ کا کہان سے تیار کرتے اور یقین کرنا
اسبات کا کہ مندرجات اخبار و سوانح واقعیہ سے بہت کم ہین فقط امر فرضی ہے
جب سے کہ کرنیل سلیمن صاحب بہادر سیر ملک اودہ کو گئے زیادہ توجہ بلکہ اشتیاق
صاحب کا واسطے دریافت کرنے وارداتون کے خاص و عام پر ظاہر ہوا ایکطرف

وہ پنڈارا اصالتاً یا وکالتاً اسطرح کے سوانح کو حسب بخواہش صاحب کو عرض کرتے تھے اور ایک طرف زمرہ رعایا بھی کوٹھی ازیڈنسی مین بارہا مین مطالب اپنی زبانی اور بوسیلہ تحریر ظاہر کرتی تھی اور بھی صاحبان اسسٹنٹ او وہ فرنٹیر پولیس اخبار فوجداری کی کریل صاحب کو لکھتے تھے اور افسران فوج نوکر اس سرکار کے مثل کپتان الکزنڈر و کپتان بابو لفٹنٹ نیکلسن کی طرح پولیس چھپا رہنا کسی سانحہ کا کرنیل سلیمن صاحب سے ہرگز ممکن نہین ہو سکتا اور جب کوئی سانحہ خارج سے یعنی سوای اخبار ہاے سے کے صاحب کے کان تک پہونچتا تھا سررشتہ اخبار سے تطبیق اوسکی کرتے تھے اور ہمیشہ سند پیش پاتے تھے اور اگر کبھی نہ ہوا وقت تحقیقات کے بہت کم ایسا ہوا کہ وہ خبر سچ نکلی بلکہ ثابت ہوتا تھا کہ کسی نے جہوٹ کہدیا یا اہلکار سرکار کے واقف اس احوال سے موجود ہین مگر بالفعل ہمارے اختیار مین نہین ہین اور بہت ظاہر ہو کہ مدعی واقعات کو اور طرح سے ظاہر کر کر الزام ذمہ مدعا علیہ کے رکہتا ہے اور مدعا علیہ بالعکس اور بغیر تحریر کے کوئی بات لائق اعتماد کے نہین ہوتی مگر کرنیل سلیمن صاحب کہ ثابت کرنا زیادتی فسادات اس ملک کا مدنظر رکہتے تھے صرف کلام اوس جانب کو کہ زیادہ فساد ظاہر کرے معتبر کردیتے تھے اور قیاس صحیح یہ ہے کہ امور واقعیہ بہ نسبت واسطو مدعیون کے کم ہونگے نہ زیادہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ اعضائی مردگان امراض کو مجروح کر کے نالش قتل اور جرح کی دوسرے پر کرتے ہین اور وقت تحقیقات کے وہ سب بات بیاصل نکلتی ہے اور طریقہ انتظام کا منحصر ایک صورت پر ہین خود سرکار کمپنی انگریز بہادر مین سررشتہ اخبار نویسی کا نہین ہے واقعات فوجداری فقط عرض کرنے تہانہ دارون اور مدعیون سے سرکار مین ظاہر ہوتے تھے

خلاصہ دفعہ ۵ رپورٹ جنرل اوٹرم مورخہ ۱۵ ماہ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی

رپورٹ حوادث سال گذشتہ کی مجموعاً ایک ہزار تین سو گیارہ ہی ہین زخمی اور مقتول اصل سے بہت کم ہین سابق زمانہ مین اخبار نویس مع پیادے و ہرکارے جو کہ تابع

اونکے تھے ہر ہر علاقہ مین ملک اودہ کے مقرر تھے اور سرکار سے مشاہرہ پاتے تھے پرچہ اخبار
کے اونکے یکایک بادشاہ کے پاس بھیجے جاتے تھے اس جمیع امور مین بڑا فائدہ تھا یعنی ہر قسم
امورین اونکو اطلاع ہوتی تھی فی الحال بادشاہ کوئی قسم کا کاغذ نہین دیکھتے ہین چاہئے اونکی
کہ پرچہ خبر بنظر گذرانین جواب اوسکا لکھیں کیونکہ بہتر ہے کہ اخبار کا کام بدستور ہو اور تقرر صاحب کی تصدیق

نقل پرچہ پیام آہی صاحب جانشین کرنیل سلیمن صاحب بہادر ۲۳ محرم سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۵۲ عیسوی

شرح اینکہ سہ قطعہ پرچہ پیام آن مہربان مورخہ بست و ششم شوال سنہ ۱۲۶۸ ہجری و بست و ششم
ذی قعدہ سنہ الیہ ہجری مشعر نامناسب بودن برخاست اخبار نویسان ملک امانی بعنوان تخفا
خبر ظلم ظالمان و جور طوفان موصول مطالعہ ساطع گردیدہ بر آن مہربان مخفی نماند کہ ہر گاہ
انتظام علاقہ بطریق امانی و تقرر تحصیلدار بمواجب بیش قرار بعد گرفتن اقرارنامجات مچلکہ
و تعین تعلقہ پیشکاری بلا مداخلت چکلہ داران و ہم مامور شدن تھانہ داران از سرکار بعمل آمدہ تفہیم فرد
ضروری بہر یک در بارہ عرض اخبار متعلقہ کردہ شد چنانچہ متصدیان امانی از حال تحصیل
و تشخیص ترتیب کاغذ بذریعہ دفتر دیوانی اطلاع میدہند و کیفیت ہای تھانہ داران مشعر وقوع
جرائم بر روزہ نیز و صدر الصدور می رسند و ہمچنین افسران فوج متوسطان حدود ولایتہا با نہا
امور متعلقہ خود با می پردازند درین صورت تا کہ بودن اخبار نویسان بیکار و صرف زائد بود و نیز
آن مہربان ہم در گفتگوی علاقہ گردشہای در بارہ بدر آمد بودن اخبار نویسان در علاقہ
امانی ایما نمودہ اند الا اکنون بپاس تحریر آن مہربان اخبار نویسان باز مقرر گردیدند

پرچہ پیام ایضاً ۲۳ ذی قعدہ سنہ ۱۲۶۹ ہجری

پرچہ پیام مورخہ بست و ششم شہر شوال سنہ ۱۲۶۹ ہجری مشعر عدم مناسبت موقوفی اخبار نویسان
از جملہ پرگنات امانی کہ منتج قباحتہا بمنزلہ تفویض رعایای بیچارہ بعمال جابر گرگ صفت است
موصول مطالعہ ساطع حقیقت این است کہ چون سابق بسبب بودن علاقہ جات مستاجری

جور و ظلم عاملان بوجہ زیادہ طلبی غیر شدند بشنیہ بحال بر جا پامیگردید و اخبار نویسان بطمع نفس
و تمتع از عمال با وصف تاکیدات بسیار باخفای خبر و جور و اعتساف آنہا می پرداختند حالیا
کہ قریب تمامی ملک مائی گشتہ احتمال ظلم و تعدیات آنہا مرتفع شدہ بودن اخبار نویسان چندان
آن مہربان ہم بمقدمہ گفتگوی علاقہ گرشتن ہمای درین خصوص بحضور ایما نمودہ بودند
مناسب متصور شدہ موقوف نمودہ شد مگر سد باب خبر نیما نیست زیرا کہ اولاً ہرکارہای اخبار
بجملہ علاقجات بودہ تمامی روداد ہر روزہ از متصدیان عملہ پیشکاری امانت نویسانیدہ بحضور
می فرستند و ثانیاً روداد عملہ نویس تہانہ جات نیز ہر روزہ بملاحظہ می درآید و تدارک آن
بخوبی می شود چنانچہ بر طبق ہمین روداد حال قتل صاحب جی مسمی ہدایت اللہ را تحصیلدار
پر بیر نہ میدار حصار قبل از وصول پرچہ و پیام آن مہربان دریافتہ نفاذ حکم بتاکید شدہ است
یقین کہ فرمان مہربان رسیدہ باشد و باز بموجب ایمای مہربان حکم تقرری اخبار نویسان جاری خواہد

دفعہ ہشتم میننیوٹ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۵۴ء مین صاحبان کورٹ آف ڈرکٹرین کو
لکھتے ہین احوال علالت مزاج بادشاہ اودہ کا جو ان دنون بذریعہ کپتان ہیس کی پہونچا
نہایت خوفناک تھا اور ایسا متصور ہوا کہ کون وقت بادشاہ کی وفات ہو بقول
کپتان ہیس کا بالکل بے اصل بارہوین اگست ۱۸۵۴ء سے آخر نومبر تک تین مہینے کئی دن
تک کپتان ہیس قائم مقام رزیڈنٹ ہے اس زمانہ مین خدا کی فضل سے مزاج ہمارا بخوبی
اچھا رہا کچھ خوف کی جگہہ نہین ہوئی دلیل خود تراشی اس مضمون کی یہ ہے کہ فی الفور نوید
صحت کی بہی لکھہ بہیجی تا کہ بروقت تحقیق جھوٹ نہ ٹھہرے غرض اصل ایسی باتون سے
سوائی اسکے اور کچھہ نہین ہو سکتی کہ بحیلہ ظاہر کرنے ہماری بیماری کے جلدی سے
کوئی حکم زیادہ ہونے اپنے اختیار کا حاصل کرلین اور ہمارے نوکرون کو وہ ہمکا کے
کچھہ اپنا کام نکالین وہ ہوکے مین جتنے دن یہ بات چلی اوتنے ہی دن انکو غنیمت ایسی ہی
باتون کے واسطے صاحب رزیڈنٹ ہمارے وکیل کو کہ دستور قدیم تھا دربار

گورنمنٹ ہند مین مقرر ہونے ندیا کہ کوئی دوسرا کہنے والا نہ رہے فقط

دفعہ نہم مسٹر گرانٹ صاحب بہادر نے جواپنی منیوٹ مرقومہ ۲۸ نومبر ۱۸۵۵ع
مین طول کلام کیا ہے بنا ہی اسکی بے اصل باتون پر ہے یعنی چندن لال بالکل
دیہات جنکی زیادہ پچاس ہزار روپیہ متعلقہ اس ملک کا تھا اور رعیت قدیم اس سرکار کی
بینی پرشاد تحصیلدار نے لوگ واسطے بولانے پٹواریون اون گانون کے بھیجے تھے
کہ اتفاقاً چندن لال کا پوتا اور گنگا پرشاد اسکی بیائی نے راہ مین ملکر مزاحمت کی یہ مقدمہ
رہزنی کا نہ تھا مسٹر گرانٹ صاحب ایسی عبارت لکھتے ہین جس سے اصل بنا ہی مقدمہ کی چھپی جاتی ہے
اس مقدمہ مین اول سے آخر تک جو کچھ کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نے کہا تھی سب منظور کیا وجہ
اسکی کہ انصاف کچھ نقد کرنیل صاحب کے ذمہ پر تھا اسیطرح سے ماجرا آنے کسی آدمی کا سلح پیچ کوٹھی
رزیڈنٹی کے ثابت ہے کہ فقط دروغ گوئی اور حیلہ جوئی سٹیمن کی نقشی نکلوائی آیا نہ گیا پس ثابت
کھل گیا کہ جن باتون پر لحاظ کرکے مسٹر گرانٹ صاحب ہمارے نقصان کو درست سمجھے وہ بالکل بے
بے اصل ہین اس صورت مین رائے مسٹر گرانٹ کی کیونکر درست ہوسکتی ہے

دفعہ دہم میجر جنرل اوٹرم صاحب تتمہ اسی خط مورخہ ۶ فروری ۱۸۵۶ع بموجب لکھنے
کپتان ہیزک صاحب کے لکھتے ہین کہ مزارع فقط چالیس ہزار ہل نان پارہ سے گورکھپور گئے
مگر رپورٹ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورکھپور مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۶ع ملفوفہ رپورٹ
جنرل اوٹرم مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۶ع سے جانا چالیس ہزار کسان کا کیا بلکہ چالیس کا بھی اس ملک
سے گورکھپور کو ثابت نہین ہوا پس باوجودیکہ ایسی بات خلاف قیاس بھی ہے کہ ایک علاقہ
سے چالیس ہزار مزارع یکبارگی چلے آوین اور یہی بار استی اس خبر کی رپورٹ صاحب مجسٹریٹ
گورکھپور سے صاف کھل سکتی ہے نہ کچھ ہیزک صاحب نے خوف کیا کہ اگر بات جھوٹ ٹھہرگی
تو کیا ہوگا اور نہ کچھ جنرل اوٹرم صاحب نے غور فرمایا

دفعہ یازدہم جنرل اوٹرم صاحب اپنی رپورٹ مورخہ ۱۴ فروری ۱۸۵۶ع کی ساتھ

شرح گفتگو جو بیچ جنرل صاحب اور نواب مدار الدولہ بہادر مدار المہام اس سرکار کے ۲۳ فروری
۱۸۵۵ء کو ہوئی بیان اوسمین لکھا ہے کہ وزیر حاضر ہو کے احوال لڑائی کا کہ اندنون مابین
تعلقدار رام نگر دہمیڑی اور تحصیلدار سرکار کے واقع ہے اور حال کئی تعلقدارون کا جو
ادای زر واجبی سے کنارہ کش ہو کے پاس تحصیلدار حاضر نہین ہوتے بیان کر کے درخواست
کی کہ آپ از راہ مہربانی کچھ صلاح نیک اور مشورہ خیر دیوین کہ جس مین اون بے ادب اور
بے ایمان زمیندارون کا تدارک فرو واقعی ہوا اور ملک کو امن و چین صاحب نے کہا تشخیص
کہ تعلقدار کی تحصیل کا کیا مقدار ہے اور سابق مین وہ کیا دیتا تھا اور بالفعل کسقدر
طلب کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ یقین ہے کہ تعلقدار مذکور مقابلہ کرنے کو مجبور کیا گیا
ہوگا کیونکہ اوسنے اپنے دل مین سمجھا کہ اگر ہتھیار پکڑ کر مقابلہ کرونگا عامل کی گران تحصیلی
سے چھوٹ جاونگا ملک تشخیصاً حال شورش پرگنہ سلون مین بیان کیا گیا کہ مہدی حسین
تحصیلدار نے اسقدر خزانہ طلب کیا کہ بالکل تعلقدار سے ممکن نہ تھا وزیر کو بادشاہی
مالگزاران سے بڑا اچنبھا ہوا اور کہا کہ تعلقدار سلون سے اتنا ہی طلب کیا گیا تھا
کہ وہ بیس سال سے دیتا ہے صاحب رزیڈنٹ نے جواب دیا کہ ذکر مقدار بیس سال پہلے کا
جو آپ نے کیا وہ تاسف افزا ہے اور جان کو روشن ہو کہ اتنا ہی بیس۲۰ سال گذشتہ
مین تحصیل اودہ کی بتدریج ابتر ہوگی او تحصیل کا حساب صحیح نہین یا جو بہ نسبت ایام
سابقہ کے ہر ایک مقام کی لیاقت اور اطوار کی قابل ہو پس اس بیان سے چند باتین
صاف ہوگئین ایک یہ کہ ہم اور ہمارے کارپردازان ہمیشہ دل سے صاف رزیڈنٹ کی
صلاح مانگتی اور اوسکی کرنیکا ارادہ رکھتی ہین دوسری یہ کہ صاحب رزیڈنٹ صفائی
دل سے صلاح ندیکر ٹالتے ولعل یہ ٹال دیتے ہین اس گفتگو سے صاف ظاہر ہے
کہ بیس برس کے پہلے جمع طلب کرنا نامناسب ہے اندروی رپورٹ موسومہ ۲۷ فروری
۱۸۵۵ء بابت تعجب کی جگہ ہے ہماری ملک کی بے انتظامی بیان کرنے کے وقت

صاحب رزیڈنٹ سب جانتے ہیں اور ہماری صلاح نیک نیتی کے وقت صاحب کچھ
نہیں کہتے کون تعلقدار ہے کہ جسکا وکیل صاحب رزیڈنٹ کے پاس نہیں آیا اور صاحب
نے اوسکی بات پر اعتماد نہیں کیا جب کرنل سلیمن صاحب ۱۸۴۹ء میں سیر ملک اودہ
کو گئے تھے بواسطہ کپتان بسین صاحب کی گورنمنٹ سنگہ تعلقدار رام نگر کو جو اونکے پاس
بلاکر پوچھا اور اونسے گنجایش کثیر و رسیر و نانکار قدیم اور بارہ ہزار روپیہ سال جو غازی الدین حیدر
شاہ زمان نے اوسکے باپ کو نانکار عنایت کی تھی ایک لاکھ چوبیس روپیہ سال سوائے
جمع علاقہ بھٹونی کے داونی ٹھہرا دیئے تھے تب سے وہی جمع برابر چلی آتی ہے زیادہ طلب نہیں
ہوئی جنرل اوٹرم صاحب نے اپنی رپورٹ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ء دفعہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ
حقیقت میں یہ خیال کرتا ہوں کہ بادشاہ اودہ کو وہ باتیں جو واجبات سے ان پر ہیں کبھی
خیال میں نہ آوینگی اور کبھی بذات خود توجہ نکرینگے اور دوسری جگہ اسی دفعہ میں
لکھا ہے کہ بادشاہان سابق کا یہ طریقہ تھا کہ ہفتے میں ایک دفعہ بلکہ اکثر زیادہ دربار
کرتے تھے اس دربار میں اونکے تمام اقربا و روسای شہر کے مجرے کو حاضر ہوتے تھے
بادشاہ حال نے اس طریقہ کو ابتدا میں چار مہینے جاری رکھکے موقوف کردیا جواب
اوسکا دو صورتوں پر مبنی ہے ایک یہ کہ ہمیشہ دربار عام کرنا دوسرے یہ کہ فقط اپنا
کام یعنی کلیات امور سلطنت کو دیکھنا اور دیکھتے رہنا بعد سلطنت و تخت نشینی کے
ہمکو ضرور معلوم ہوا کہ سب کلیات امور کو اپنی آنکھ سے دیکھ کے سمجھیں کہ
کچھ صلاح مناسب ہو درست کردیں اور جو بدستور رکھنا ہو اوسکو بدستور رکھکر کار
گزاروں کے مقرر کردیں کہ کام خوبی جاری رہے صاف ظاہر ہے کہ کوئی ملک نیا
ہمکو نہیں ملا تھا کہ جسمیں بہت سے تغیر و تبدیل کرنا ضرور ہوتا بالکل جیسی شرع میں
حال باقی رہتے تھیں اور طریقہ تحقیقات اور انصاف کا جا بجا اور ایک صندوق
[illegible]

آپ دیکھکے حال اوسکا دریافت کرتے تھے آخرکو معلوم ہوا کہ محکمات عدالت ملکہ زمانیہ سے مقرر ہین اچھی ہین اونمین انصاف واجبی موافق احکام شرعی کے ہوتا ہے کوئی مقدمہ ایسا نہین ہوا کہ جسمین ناانصافی ہوئی ہو. بعد اوسکے کچھ انتظام فوج کا ارادہ ہوا اکثر افسران صوروثی موقوف ہوگئے تھے پھر مقرر ہوے اور ارادہ تھا کہ سب فوج کو دیکھ اور ملاحظہ کرکے انتظام کرینگے مگر تھوڑے دن بعد کرنیل جمیز صاحب رزیڈنٹ نے اسباب کی شکایت کی اور کرنیل سلیمن صاحب نے بھی اس بات مین گفتگو کی ہمکو یقین ہوا کہ اگر ہم تھوڑی فوج بھی آراستہ کرینگے تو صاحبان انگریز بہادر کو ناگوار ہوگا اور طرح طرح کے خیالات بڑہا وینگے چونکہ دوستی سرکار کمپنی پر بخوبی بھروسا تھا اور حفاظت دشمنان اندرونی و بیرونی اس ملک کی سرکار موصوف کے ذمہ پر تھی اس کام سے درگذرے اور اسیطرح طرف انتظام ملکی کے توجہ کیا ہمکو پہلے سے دل مین تھا اور لارڈ ہارڈنگ صاحب نے بھی اونکی امانی کرنے ملک کے صلاح دی تھوڑے دنون مین دس حصہ سے نو حصہ ملک امانی کر دیا اور جسکو امانی کیا پھر اوسکو اجارہ نہین کیا اور کم کر دینا دربار عام کا ہم پر خاص نہین آگے صاحبان رزیڈنٹ تا استرلاک صاحب بہادر ہر ہفتہ مین دربار عام کرتے تھے سب وثیقہ دار اور متوسلان انگریزی آکے ملاقات کرتے تھے اب بیس ۲ سال سے وطیرہ بند ہوگیا ہمنے کسی سے ملاقات کرنے مین کبھی انکار نہین کیا اور اسی رپورٹ کی دفعہ [illegible] جنرل اوٹرم صاحب کرنیل سلیمن صاحب کا قول لکھتے ہین کہ نواب مدارالدولہ بہادر ایسی تدبیر جسکا علاج اونسے ہوسکتا ہے فکر نہین کرتے اور بہت سے غلطیون کی جسکی صلاحیت وہ کرسکتے ہین فکر نہین کرتے اور بہت سی تکلیفونکی جسکا چارہ اونسے ہوسکتا ہے لیکن [illegible] تامل نہین یہ امر عجیب ہے بظاہر کہ سوای عزت خاندانی کے اب جو عزت و توقیر و [illegible] سے سب بدولت اقتدار و اختیار و رونق ہماری سلطنت کے ہے اور [illegible] سب اونکے پاس لیے اونکے ہم سے متعلق ہین کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ ہماری بھلائی کے باب

مین وہ کمی کرینگے اور جان نہ کہپاوینگے

دفعہ دوازدہم رپورٹ جنرل اوٹرم صاحب مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع دفعہ اٹہ مین
جو جنرل صاحب نے تغییر بارہی اونسلاع پر کی ہے بزرگان انام و علمای کرام تطہیر اپنی
نفس سے ہمیشہ احتراز کرتے آئے لہذا ہم بہی بموجب و ما ابرئ نفسی وانفسک فلا تطہر
کے اس مقام پر بسط کلام مناسب نہ جانا

دفعہ سیزدہم جنرل اوٹرم صاحب دفعہ ۴۹ اپنی رپورٹ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع
مین لکہتے ہین کہ کرنیل جیپٹ صاحب نے تعدیہ مصارف علاقہ جات کا بابت ۱۸۳۸ع
کے ترپن لاکہ ستائیس ہزار سات سو گیارہ روپیہ لکہا تہا اور اب سال گذشتہ مین
یعنی ۱۸۵۴ع مین ایک کرور بائیس لاکہ آمدنی سے فقط چہتیس لاکہ داخل سرکار ہوا
اور چہیاسی لاکہ خرچ مین مجرا لیا گیا چونکہ اب خراج گہٹ گیا خرچ علاقجات کا بڑہ نہین
سکتا اس صورت مین بیشک وزیر اور ناظم نے بادشاہ کو خوب ٹہگا ہے یہ تجویز
بہی بے اصل کرنیل رچمنڈ صاحب کی تحریر سے صاف ثابت کہ ترپن لاکہ خرچ
تحصیل علاقہ جات کا تہا سوای تنخواہ اقربا و محلات سلطانی و امتیازیون
وغیرہ مصارف خزانہ کے ۱۸۳۸ع مین اقربا و محلات وغیرہ نے تنخواہ خزانے سے
پائی ہوگی اور ۱۸۵۴ع مین تنخواہ اقربا و ملازمین لکہنؤ کے بہی علاقہ جات سے ملی ہوگی
جیسا کہ مشہور ہے کہ بالفعل تحصیلدار وغیرہ اکثر تنخیص محلات و اہلکاران و امتیازیان کی
بہی بعوض زر نقد دیا کرتے ہین پس اس امور حسابی تہوڑے تامل مین صاف معلوم ہو سکتی ہین
اور جنرل اوٹرم صاحب نے جو الزام اہلکاران پر لگایا ہے وہ ناحق ہے فقط

دفعہ چہاردہم مضمون رپورٹ کرنیل سلیمن مندرجہ دفعہ ۱۵ رپورٹ جنرل
اوٹرم مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع سے درست ہونا عہدنامہ ۱۸۳۷ع کا پایا جاتا ہے
اور مینوٹ لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر نے مورخہ ۱۸ جون ۱۸۵۵ع سے تا درستی

اسکے بہی اختلاف ہے اور وجہ یہہ کہ چونکہ لارڈ ڈلہوسی صاحب نے سمجہا کہ ملک اودہ کی کسی ضلع مین بحقیقت ایسی بے انتظامی نہین ہے جس سے کہ تعمیل دفعہ ۷ عہدنامہ ۱۸۳۷ع کی ہوسکتی لہذا اوس عہدنامہ کو بے فائدہ سمجہ کے لکہا کہ وہ کسی کام کا نہین

دفعہ پانزدہم جنرل اوٹرم صاحب نے خیال کیا کہ اگر ہم صاحبان مجسٹریٹ ہاے اضلاع سرحدی کو واسطے تحقیقات حال بے انتظامی ملک اودہ کے لکہینگے اونکی تحریرون سے بڑا سامان واسطے الزام دینے اس سرکار کے ہاتہہ آئیگا مگر یہ خیال نادرست نکلا یعنی جو صاحبان مجسٹریٹ سے استفسار کیا گیا کہ کسقدر لوگ اپنا ملک چہوڑکر برٹش ضلع مین آئے ہین تو مجسٹریٹ فتحپور و اعظم گڈہ و شاہجہانپور و الہ آباد کچہہ نہین لکہتے ہین جونپور کے مجسٹریٹ نے عدم وقفیت ظاہر کی اور گورکہپور کے مجسٹریٹ بہی نسبت ملک چہوڑنے کے اسقدر لکہتے ہین کہ یہان نوسو سے سو تک اس خاندانکے لوگ ہین جنکی جایداد دونون علاقہ جات یعنی اودہ و برٹش مین ہین کبہی اس علاقہ مین رہتے ہین کبہی اوس علاقہ مین اور مجسٹریٹ فرخ آباد لکہتا ہے کہ ملک اودہ چہوڑکر اونکے علاقہ سے اس علاقہ مین جانا بہت کم ہے باوجودیکہ کیسے ہی مصیبت اودہ والون پر پڑی مجسٹریٹ کانپور کا ایک فہرست اون آدمیون کی جو اودہ چہوڑکر درمیان چند سات برس کے آتے ہین تعداد دو ہزار تین سو پینتیس آدمیون کی بہیجی ہے اوس مین ایک ہزار تین سو کاشتکار ہین اور باقی خانہ بدوش

دفعہ شانزدہم زمانہ حیات والد ماجد مین ہمکو اوسوقت سے زیادہ آسایش اور فارغ البالی تہی اور فکر کار و بار سلطنت کی بہی کم تہی اور وقت شباب کا تہا کبہی شغل تفریح خاطر ہوتا تہا جلوس سلطنت کے تہوڑے دن بعد ہمنے وتاج الدولہ اور ثابت الدولہ رضی الدولہ و نجیب الدولہ حیدر علیخان و قطب الدولہ و وحید الدولہ غلام نبی خان ان سبکو نکال دیا اور فیروز خواجہ سرا بہی نوکری سے نکال دیا گیا

بشیر الدولہ و دیانت الدولہ خواجہ سرا کہ انکا قصور اب تک ثابت نہین ہوا بدستور ہین
مگر مصاحب ہونا ان دونون کا غلط مشہور ہے جیسا کہ سب فرقے کی حاجت ہوتی ہے
واسطے انتظام محلات کے خواجہ سراؤن کی بھی حاجت ہوتی ہے یہ لوگ سب
امرائی ہندوستانی کے یہان رہتے ہین ہمنے کچھ نئی بات نہین کی کہ ہم ملزم ہوسکین
حال الماس علیخان خواجہ سرا کا بیچ عہد دولت حضرت مغفور نواب آصف الدولہ بہادر
کے مشہور ہے کہ چکلہ بریلی کہ جمع اوسکی زیادہ ساٹھ لاکھ روپے سے تھی مدت دراز تک
بیچ اختیار و انتظام الماس علیخان کے رہا اور حال دراب علیخان خواجہ سرای سرکار
جناب عالیہ زوجہ شجاع الدولہ بہادر کا عالی کمپنی کو خوب معلوم ہے کہ سب بات کا
وہی مختار رہا جب کہ بیگم صاحبہ مغفورہ نے وصیت نامہ لکھ کے نواب گورنر جنرل بہادر کو
پیش کیا اوسمین بالکل دراب علیخان کا اختیار لکھا وہ عالیان کمپنی نے منظور کیا
اب جو لوگ ہمارے پاس حاضر باش ہین اول مسیح الدولہ حکیم دوم شفاء الدولہ بہادر تیسرا
طبیب الدولہ بہادر چوتھا صحت الدولہ بہادر پانچوان فتح الدولہ بہادر چھٹا افتخار الدولہ
ساتوان ذوالفقار الدولہ بہادر یہ لوگ ذی علم عالی خاندان اشراف اور باپ دادا انکے
ہمیشہ عہدہ ہای جلیلہ پر بیچ سرکار اور سلطنت دہلی کے نوکر رہے ہین یہ جو صاحب
رزیڈنٹ بہادر لکھتے ہین کہ سوای وزیر کے اور کوئی مرد اشراف ہمارے پاس نہین آیا
ان سب شریفون کی حاضر باشی ہمارے پاس مشہور اور صاحب رزیڈنٹ بہادر بھی
خوب جانتے ہین مگر سرکار مین جو چار ہین سو کہین مصاحب الدولہ انیس الدولہ وغیرہ دو
تین آدمی فقط واسطے تفریح طبع کے رہ گئے ہین صرف خدمتگاری مین حاضر رہتے ہین
اونکو کسی کام سرکاری مین دخل نہین ہے

دفعہ ہفتدہم ارباب دانش اور تحریر پر مخفی نہین ہے کہ انتظام ملک اور ظلع
رعیت کسی صورت اور قانون پر منحصر نہین ہوتا ہے کہ وہی ایک صورت سبب آرام

رعیت کا ہووا اور بغیر اوسکے جور اور ظلم لازم آوے بلکہ اصل مین منشا حسن انتظام کا ایک
امر کلی ہے کہ جس طرح سکے موافق اقتضای وقت اور مناسب حال رعایا کے قانون عدالت
مرعی ہون نظام مطلوب حاصل ہوتا ہے جیسے کہ بعد ریاست ... ان کے ہندوستان مین
سلطنت اسلام کی بندوبستی طور کی پائی سات آٹھ برس سے واسطے لینے محصولات کے
یہی طریقہ جاری ہے کہ حاکمان وقت ہمیشہ ناظر و خبردار رہ کر موافق مصلحت وقت کی تعیین مقدار
محصولات کا کرتے ہین اور کبھی ہندوستان مین رسم تھی کہ مقدار محصول واسطے ایک مدت دراز
دس بیس سکے یا بشرط نسلاً بعد نسلاً کے قرار پاوے انہین وجہون سے واسطے لینے خراج
کے جو راہ کہ سو برس تک اس ملک مین رواج رکھتی تھی ہمارے باپ دادے اوسی
راہ پر چلے اور بیچ زمان سلطنت کے یہی وہی طریقہ سلوک رہا کہ اکثر بندوبست
مین سال کا اور کبھی پانچ سات کا ہوتا تھا اور حقیقت مین جس طرح جلدی بدلنا مقدار
خراج کا کہ ایک سال یا بعد ہر سال کے نیا کرنا محتمل ضرر اور نقصان کا ہے اوسی طرح سے
ہمیشہ رکھنا اوسکا ایک مقدار پر احتمال نقصان ایک کا دو طرفون سے رکھتا ہے جبکہ
سنہ ۱۸۵۶ع مین عالی سرکار کمپنی نے زبردستی اور بے انصافی کی راہ سے ملک اودھ پر قبضہ
کیا چالیس لاکھ روپیہ بابت سب تنخواہ دارون اور حساب دارون کے نکلا اور سب
نوکر ہماری سرکار کے ساٹھ ہی آٹھ لاکھ روپیہ لینے کے ہین کہ اندر ہی حساب کے سا او
پہنچا ہی سے کم باقی ٹھہرے اور اگر باقیات لغایت ماگھ ذمہ تحصیلدارون و تعلقدارون
کے تھے حساب کیا جاوے تو روپیہ سرکار کا بالکل پاک ہو کسی کا ... باقی تھین
اگر بقول جنرل اوٹرم صاحب بہادر کے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی بچت تو اس
مدت مین دو تین کرور روپیہ البتہ ذمہ سرکار کے ہوتا لیکن انصاف ... دیا ہوگی
کہ یہ تقریر جعل کرتی ہے ... جنرل سلیمن صاحب کو خیال کرنا چاہیے کہ وقت
تنظیم ملک کے سنہ ۱۸۵۱ع مین ... ایک کرور ... لاکھ کی قبضہ ...

سرکار کے رہی اور اوس وقت تعداد ناںکار و روزینہ چند و تعلقداران و قانون گویان
اور خرچ ہونگا جو کچھہ اس سرکار سے مقرر تھا اب دس بارہ تیرہ لاکھہ روپیہ اوس پر پڑگیا
اور آمدنی ملک کی بجمع اوسط ایک کرور چوبیس ۲۴ لاکھہ روپیہ جیسا جنرل لوٹرم صاحب بہادر
نے اپنی رپورٹ مین لکھا ہے خط لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر موصولہ ۱۴ ذی حجہ
سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین لکھا تھا کہ بندوبست پنجسالہ کیا جاوے یہان بفضل الہی بندوبست پچپن
سال کا قائم ہے کہ اس مدت مین زیادہ ستانی رعایا سے نہین ہوئی بلکہ محاصل سرکار
کی کمی ہو گی اور نقل دو خط مرسلہ نواب گورنر جنرل بہادر کہ متضمن توصیف حسن انتظام
محمد علی شاہ بادشاہ کی پہونچی تھی لکھی جاتی ہین

نقل خط نواب گورنر جنرل لارڈ اکلنڈ بہادر مرقومہ دوازدہم اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ع

درین زمان بشاشت عنوان ادای مراسم تہنیت و مبارکباد از طرف اخلاص بنیاد
بحسن انجام تدابیر دانش و معدلت آن والاشان در بارہ استیصال و بیخ کنی طوائف ضالہ
و شقیہ جرایم پیشہ ان شب روان کہ کوہستان سرحدی مملکت آن والا دودمان را
ملجای و ماوای خود ساختہ و غارت گری را پیشہ شنیعہ خود مقرر کردہ جادہ پیمای
ظلم و تعدی و راہ رو جور و اذیت رسانی بر رعایای مملکت آن اریکہ آرای سلطنت
و حشمت بودند و دیگر مکان ممالک کردہ نواح ولایت آن نور بخش سریر شوکت و عظمت میشدند
باعث صدگونہ مسرت و سرور و سبب چندان چند فرحت و حبور گردیدہ ہیچ شک نیست
کہ ذات با برکات آن عظیم و کار جسیم شوکت و حکومت مقتضی آن ہست کہ مدام محافظت و حراست رعایا
بیچارہ و ناتوان مد نظر باشد سر پنجہ ظالمان و جابران پیشہ تادیب و عقوبت کوفتہ شود
آن ترتیب دو افسر شاہی تا حد اختیار و قدرت بخش و خوبی و متانت و نیک اسلوبی انجام
دادہ اند آن فرمودند این تعریف حال پنجاہ و سہ نفر ڈاکوان کہ منجملہ آن دو کس سردار عظیم
آنہا از قوم مارواڑی بودند انچہ از طرف نیپال بعہدہ داران آن والا شان بعمل آمدہ باعث ۹

حسن انجام چنان امر خیر که آن زینت بخش وساده ابهت و کامرانی بان مشغولی دارند یقین است
که اشخاص مذکورین نیز به پاداش گران سزا و تعزیر شایسته و واجبی خواهند آمد تحقیق شمارند که آنچه لازمهٔ
پاس و لحاظ مراتب اخلاص و تعظیم آن زینت ده اورنگ و دیهیم در دل محبت منزل جاگزیده است
بظهور رسید و امور عدالت و شفقت دستور بوقوع آورده به ترقی و تزاید دارد و لازمهٔ شفقت و عنایت
آنست که این اخلاص بنیاد مدام مستمند دریافت حال خیریت اشتمال متصور بوده باتزاد اشتقاق
تا مجات عطوفت آیات مسرور و مخبور می شده باشند

نقل فقرات مندرجهٔ خط نواب گورنر جنرل بهادر مرقومهٔ دهم ماه اگست ۱۸۴۲ع

لازمه نیازمندی و اختصاص نیست که بختامه این نامه اخلاص شمامه مزید شنشان
و شکرگذاری اتحاد و یکجهتیهای آن اورنگ نشینان چار بالش سلطنت با سرکار
دولتمدار انگریز بهادر در باب گرفتاری دستبردهی قزاقان و قطاع الطریقان که از ان سبب
اکثری از سکان هندوستان محفوظ و مامون از ظلم و تعدی آن گرگ روشان شده اند
بصمیم قلب و صفائی دل ادا سازم که اعانت و امداد و یکجهتیها و اتحاد درین امور باعث کمال
سرور و تعیین سبب فرحت و حبور گردیده و جناب فلک رکاب کیوان بارگاه خلائق و
عالم پناه حضرت ملکه رفیع الدرجه انگلستان با صغای این چنین امور دلیلی صادق و برهانی
واثق بر خلوص محبت و اتحاد و فور مصاحبت و تواد آن والا دودمان با سرکار ابد بنیان
کمپنی انگریز بهادر خواهند فهمید و نیز از جهد موفور و کوشش نامحصور که در انقای بنی نوع
انسان ازان والاشان بعمل آمده شهرت نیک نامی و بلندپایگی و عالی حوصلگی و والا رتبگی آن
فروغ بخش تاج و تخت از ارض تا سما و از ثری تا ثریا رسیده مترصد آنست که اخلاص
شعار نیز از خیر طلبان و نیازمندان متصور بوده مدام با براد اشتقاق تا مجات عطوفت سمات
مشعوف و مخبور می شده باشند فقط

	قول مؤلف	

یہانتک آغاز جواب ملکوپاک کا انجام ہوا یہ قصہ تمام ہوا بعد خرابی بصرہ یہ فکر وتدبیر ہوئی لیکن مقدم مشیت تقدیر ہوئی کچھ بھی نہ ہوا ایسی ملک مین حتی الوسع پیروی کامل ہوئی مگر وہ تدبیر تحصیل حاصل ہوئی اگر پہلے سے ان امور کا لحاظ وپاس ہوتا تو اسقدر کیونکر ہراس ہوتا وہی ہوتا ہے جو مشیت مین ہوتا ہے اب یہان سے حالات شورش ایام غدر لکھے جاتے ہین بہ تفصیل و تصریح سوانح اسکے سناتے ہین کہ زمانہ دگرگون ہوتا ہے و عالم [illegible]

تذکرۂ انقلاب عہد انگریزی و سامان ایام غدر

جب ملک اودہ مین بخوبی اول انگریزی انتظام ہوا ہر ضلع مین معاملات ملکی ومالی کا انصرام ہوا اولاد شاہی جو لائق پنشن و وظائف کے تھے انکو انکی پنشن ماہواری مقرر ہونے لگی پھر کیفیت و حقیقت ہر ایک کی بسر ہونے لگی بحالات مناسب رعایا نوازی ہوئی موقع سے سزا ئین و سرفرازی ہر جو حاضر ہوا اسکو توقیر وہی جو قاصر ہوا اسکو تعزیر وہی حکام انگریزی سب حلیم و عادل و فہیم و عاقل تھے بعد انتزاع سلطنت کے جنرل اوٹرم صاحب بہادر اعلی حاکم تھے بعدہ جگہ جنرل بہادر وجان لارنس صاحب بہادر ملک کے ناظم رہے کہ یکایک مقام میرٹھ سے خبر آئی کہ فوج تلنگان بگڑ گئی انگریزون لٹکے توپ تلوار چلتی ہے زمین وہان کی دہلتی ہے شہریون نے تمام چھاونی مین آگ لگائی صورت معرکہ کی دکھائی افسران فوج سے غدار لوٹ کر دہلی کو راہی ہوئے داخل قلعہ شاہی ہوئے اور جملہ فوج دہلی مین یکجا ہو کر بادشاہ ظفر سے عرض کیا کہ آپ سر تخت اجلاس فرمایئے رونق سلطنت کی بڑھایئے ہم یہ اقرار کرتے ہین کہ یہ سب فوج جان نثاری کو موجود ہے انکار محض بے سود ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ مین ضعیفی سے پا در رکاب ہون اس بحر عالم مین مثل حباب ہون حالت ضعیفی مین کیون ستاتے ہو چراغ سحری کیون بجھاتے ہو انگریز سے کون فتحیاب ہوا ہے جو بگڑا وہ خراب ہوا ہی خوف یہ ہے کہ فاش یہ راز نہ ہو یہ معرکہ آغاز نہ ہو اگر انکی فوج چڑھ آویگی ذرا سی جو حرمت سہے وہ بگڑ جاوہی گی تاج سے موجود ہے جا ہو ملو جسکو چاہو دلوا امرای سلطانی نے غدر بادشاہ کا فوج

سنایا مگر کوئی بر سر اصلاح نہ آیا بقول شخصیکہ مردہ بدست زندہ نہایت جبر و تعدی سے
بادشاہ کو تخت پر بٹھایا فوج نے اپنا حکم چلایا غرضکہ دہلی مین بھی عرصہ تک آشوب غدر سے
عالم شور رہا گویا قیامت کا ظہور

حال فہمائش جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر اودہ فوج لکھنؤ کو مقام لکھنؤ کے

جب کہ جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر کو حال شورش فوج باغی کا معلوم ہوا تب لکھنؤ
مین فوج گورہ کو حکم دیا کہ تم چھاونی مین مقام کرو اصطبل جو بڑا کا چھوڑ دو کہ یہان بھی فوج
برگشتہ نہ ہو سپاہ آراستہ نہ ہو غرضکہ سب گورہ چھاونی مین ٹھہر گئے تلنگے جو
یہان بگڑ گئے وہ مہینا جیٹھ کا اور دھوپ کی تپش ہر جانب سے فوج کی چپقلش ایک دن
صبح کو ہندوستانی فوج جمع کی گئی ہر ایک کو نصیحت سنائی گئی کہ خیال کرو ہمنے تمکو
خاک سے پاک کیا مگر تمنے نہ خیال خاک کیا جس حالت مین کہ تم لوگ اپنے اپنے
گھر سے آئے تھے فقط لنگوٹی بندھی تھی کیا جیس بنائی تھی تمکو سپاہی کیا ہر ایک کو
عہدہ دیا اور فوج اعلیٰ کیا کام تسلی دلاسے سے لیا ہزارہا کو انگلش دینا
بہادرون کو پنشن دین حساب تنخواہ کا صاف رہا قصور معاف رہا تم لوگ ملازم
سرکار رہے قدیم نمکخوار رہے کسی بادشاہ نے سپاہ کی ایسی قدر نہین کی آبرو
ایسی نہین دی تمغے جنگ کے دیے گئے کیسی کیسی سلوک کیے گئے تمکو جب کہ قواعد
سکھائی گئی فوج آراستہ بنائی گئی چاندماری جنگ مصنوعی مین لاکھون روپیہ
صرف کیا مال وزر دیا کس کس گرانی مین تمکو کھلایا ہے خیال صرف کا دلمین
نہ آیا ہے فوج بیمار کے واسطے ڈاکٹر و طبیب ہین شفاخانہ نزدیک قریب پلٹن
اوس پر بھی تمنے ہمکو عزیز نہین کیا نالائقی سے کچھ تمیز نہین کیا ہم رونق افزائے ہندوستان
ہین شہنشاہ انگلستان ہین رہون کو قزاق و ٹھگون سے صاف کیا مسافران کو نہایت
آفات راہ سے پناہ دیا ہم سے زبردست زیردست ہوئے جنگ کے حوصلے سب کے

پست ہوئے پس تم لوگ ہمسے کیون بیزار ہوتے ہو کل ہو کر خار ہوتے ہو اگر تم ہم سے دور رہوجاؤگے
تو اگلے سے مزدور ہوجاؤگے فقط

جواب افسران فوج

افسران فوج نے یہ سب افسانہ گوش کیا جواب دیا کہ آپ کا ارشاد سب بجا و بہتر ہے
ہر ایک بات خوشتر ہے آپ کا انتظام خوب ہے دعوے اولوالعزمی مرغوب ہے
آپ جوان مرد و دادگستر ہین سپاہ دوست و بندہ پرور ہین ہمکو آپکی نوکری مین آرام ملا خوب
خوب تمغہ و انعام ملا ہم نمک لطف سرکار ہین نواری سے انکار نہین الا یہ جو کارتوس نئی آئی
ہین اس سبب سے لوگ گھبرا رہے ہین اگلے کارتوس کاغذ کے تھے اب جھلی کے ہین ایک سے
اشتباہ حرام و حلال ہے دانت سے کاٹنا امر محال ہے کون وہ ہے جو جان نہین
دیتا ہے مگر کوئی ایمان نہین لیتا ہے ہمارا یہی تنزلزل اعتقاد ہے آپ کی نیت مین فساد
ہے غرضکہ فوج نے باوجود فہمایش کچھ نہ خیال کیا نصیحت سے زیادہ ملال کیا دوسرے روز
فرنگی سب مچھی بھون مین پہونچے دوربین لگائی بلندی و پستی شہر کی نظر آئی مچھی بھون کو
مرزا ہجی علیخان فرزند محمد علی شاہ بادشاہ سے خالی کرایا اونکے رہنے کو دوسرا مکان ٹھہرایا
سب فرنگی مچھی بھون مین مقیم ہوئے مبتلای خوف و بیم ہوئے جہان تک کہ مچھی بھون کے قریب
حصار تھے مکانات بے شمار تھے وہ سب کھدوا ڈالے گئے نئے راستے نکالے گئے مصطفی علیخان
فرزند امجد علی شاہ بادشاہ و رکن الدولہ محمد حسن خان پسر نواب سعادت علیخان کو قید کر لیا
بیلی گارد کو بھیجدیا اور چند شاہزادگان دہلی کے یعنی مرزا حیدر شکوہ و مرزا نور الدین وغیرہ
پسران سلیمان شکوہ جو لکھنو مین مقیم تھے یا مال مقیم تھے وہ بھی محبوس زندان ہوکر سخت
پریشان ہوئے ۔۔ ماہ شوال تھی عجیب آفت شامل حال تھی منڈیانون کی چھاونی اور جا بجا
جو فوج تھی فراہم ہوکر سرفساد ہوئی مسلح و مستعد عناد ہوئی اول میگزین توپخانہ کا بڑا
خزانہ اونٹون سے بھر لیا گورون کی توپ چلنے لگی دونو جانب سے جنگ ہوئی بلکی تلنگون کی

چھاؤنی مین آگ لگائی ہر ایک نے لوٹ مچائی دونو جانب سے گورہ و تلنگے بہت مارے گئے
صدہا کے سر اوتارے گئے لکھنو مین قیامت نازل ہوئی ہر جگہ فوج داخل ہوئی رعایا محض پریشان
و ناکام ممو خان کوتوال کا شہر مین انتظام غرضکہ چند سے یہ معرکہ کارزار رہا ہر جانب سے
کوا گو ہار رہا آخر کار فوج باغی کو شکست فاش رہی انگریزون کی بیلی گارد مین بود باش رہی
شہر مین واسطے رعب کے پھانسیان کھڑی ہوئین سیکڑون نے پھانسی پائی قضا کی راہ
دکھلائی اور بیلی گارد مین یہ حال تھا کہ جو تھا وہ رستم زال تھا توپین مورچے عجیب ڈھنگ
سے لگی تھین دیوارون پر بیلی گارد کے چڑھی تھین کثرت سے سامان رسد و غلہ وغیرہ
انبار تھا لاکھون من سامان مہینون کا تیار تھا جملہ حکام انگریزی معہ زن و بچہ بیلی گارد
مین فراہم تھے سب یکجا و باہم تھے ہزارہا مخبر ہوشیار خبر رسان تھے نقشبند روز ہی فکر مین
سرگردان تھے انگریزون سے زمین چھٹ گئی ہر ایک چھاؤنی جل اور لٹ گئی پرشدی پور مین
بھی فوج کا فساد ہوا معرکہ عناد ہوا راجہ لال ہنونت سنگھ تعلقدار کالاکانکر معہ تین چار ہزار
پیادہ و سوار پہونچکر انگریزون کی اعانت و امداد کی سزای ہر بدنہاد کی انگریزون سے
تعلقدار نے کہا کہ آپ کچھ نہ گھبراوین ہماری سپاہ مین سب انگریز چلے آوین چنانچہ جملہ
بیس بائیس انگریز معہ زن و بچہ کو اپنے گھر لے گیا سرکاری خزانہ بھی بچا کر بے خوف و خطر لے لیا
انگریزون کی تواضع و مدارات کی ضیافت و خدمتگذاری دن رات کی چند سے انگریز مہمان
رہے گو کہ پریشان رہے مگر بعد تھوڑے عرصہ کے تعلقدار مذکور نے جملہ انگریزون کو
معہ زن و بچہ و مال و متاع بحفاظت تمام آلہ آباد کے قلعہ مین پہونچا دیا کمال شجاعت
و دلاوری و خیرخواہی کا کام کیا

حال برآوردگی تخت و تاج و مال شاہی لکھنو کا باہتمام انگریزان وقت تردد و غدر کے

لکھنو مین خبر آمد آمد فوج باغی کی دھوم ہوئی اور یہ بات معلوم ہوئی کہ پیادہ گیارہ ہزار ہین
اور چوبیس سو سوار ہین فوج کی آمد کا بڑا رعب تھا شہر مین عجیب آشوب تھا فوج انگریزی

ادہر سے آگی کو پہنچی گئی قبل از معرکہ راہ روکی گئی صاحب چیف کمشنر بہادر نے حسام الدولہ
مختار بادشاہ کو بلا یا اور یہہ حکم سنایا کہ جسقدر جواہرات گران بہا و مال و متاع شاہی ہمراہ
معہ تاج و تخت ہمکو دو کیونکہ تم مختار بادشاہ ہو حسام الدولہ نے ہزارہا صندوق مال
و متاع و جواہرات گران بہا مع تاج و تخت مرصع شاہی پیش کیا انگریزون نے
اوسکو بحفاظت رکھہ لیا اور سوای اسکے جو جو اسباب عمدہ و اسلحہ پسندیدہ موجود تھے
سب داخل کر دیا غرض کہ یہہ گھر ایسا تھا کہ بعد غارت و لوٹ کے بھی کیا کچھہ نہ تھا فوج
انگریزی کابل پہنچنے پر ایک مورچہ تھا اور پل آہنی پر دوسرا تھا جہانکیون و زندون کی
کیا حد تھی کربلا تک گولون کی زد تھی فوج انگریزی مین بھی تلنگہ و سوار تھے برق انداز
دو تین ہزار تھے حتی الوسع محمود خان کوتوال جان نثار و منتظم رہا انتظام شہر کا مہتم رہا
امرا اپنے گھرون سے نہین نکلتے تھے فقرا گدائی کو نہ جاتے تھے کچہری نہ دربار جان کا خوف
ہر بار و دکانداروں کی دکانین بند دہشت و لوٹ و غارت گری کی جیند درجیند مہاجن
شہر کے زر نقد لے گئے جسکو پایا دے گئے انگریزی اشتہار جاری تھے کہ اپنے اپنے گھرو
سب ہوشیار رہین ہر طرح سے خبردار رہین اب بدمعاشان سے کام پڑا ہے انتظام
بگڑا ہے فوج باغی کی آتی ہے دیکھیے کیا دھوم مچاتی ہے —

معرکہ جنگ مقام چنہٹ مین

فوج باغی سے گنج مین جو قریب چنہٹ کے ہے پہونچی کئی کوس کے گرد مین لوگ پڑے
علم سلخ فوج کے گڑے سپاہ نے کمر کھول کر بعد غل خورد و نوش کیا ضروریات سے فراغت لیا
توپین جانب پل گومتی کے لگا دین بند وقتین صاف کین سرحد لکھنو سے رسد آگئی ہر طرح
کی مدد آگئی سردار فوج کے سب باہم ہوئے سالار سپاہ کے فراہم ہوکے واسطے لڑائی
کے مشورہ ہوا افسرون نے متفق ہوکر کہا کہ منجم جو ساعت بتلاوین اوسی وقت ہم بلی گارد کو
جاوین چنانچہ منجم جو ہمراہ تھے شمار روز و ساعت سے آگاہ تھے بوتھی منگائی ساعت

دکھائی پنڈتوں نے سمجھکر بتلایا کہ یوم منگل روز ظفر ہے اوسی روز لڑائی بہتر ہے الا چند روز کا
فاصلہ ہوگیا و مقابلہ ہوگیا یہان صاحب چیف کمشنر بہادر کو لکھنؤ مین خبر ہوئی کہ منگل
کے دن لڑائی ہوگی معرکہ کی صف آرائی ہوگی یہان بھی فوج انگریزی مین تیاری تھی اور
سپاہ باغی مین نفس شماری تھی سچ ہے کہ میدان مین فوج انگریزی کا کون مقابلہ کرتا ہے
یہ میدان کے شیر ہین لڑائی کے دلیر ہین جہان جمتی ہین ہٹتے نہین جاکر پھر ٹلتے نہین دوشنبہ
کی رات ہر طرفین مین تیاری رہی جانبین سے ہوشیاری رہی وقت طلوع آفتاب
صاحب چیف کمشنر بہادر نے فوج کو حکم دیا کہ تیار ہو مستعد پیادہ و سوار ہو غرض کہ فوج انگریزی
قریب تین ہزار ہندوستانی و گورہ کے مسلح و مجتمع ہوکر چلے دس ضرب توپ گھوڑچڑھی
اور دو ضرب ہمہ ہٹ گویا آتش کے اگن بوٹ روانہ ہوئے صاحب چیف کمشنر بہادر سردار
جنگ سے آگے چلے اور سرداران فوج ہمراہ رہی فورًا جہان فوج باغی تھی پہونچی توپین
متواتر چلین ہوٹ آوازین تلنگان فوج باغی یکایک آمد فوج انگریزی سے گھبرا گئی
سمٹ کر ایک جگہ آگئی ادہر سے بھی دو گھڑی تک توپ چلتی رہی زمین صدمہ سے ہلتی
رہی چپ و راست سے دو غول ہوئے مورچے انگریزی کو پہونچے ہزارہا سپاہی تلوار
نکالے ہوئے کارتین سنبھالے ہوئے گھوڑہ سوارون کے اوس معرکہ مین رکتے نہ تھے
زمین پر جمتے نہ تھے دونون جانب سے خوب تلوار چلی صفین کی صفین کٹ گئین معرکہ کارزار سے
ہٹ گئین بہت دیر تک گھمسان رہا فوج باغی کے ہاتھ میدان رہا اگرچہ فوج باغی
زیادہ تھی مگر سپاہ انگریزی جان دینے پر آمادہ تھی فوج انگریزی مقابلہ سے تا بہ پل آہنی
ہٹ گئی جا بجا چھٹ گئی صاحب چیف کمشنر بہادر وہان سے بیلی گارد مین آگئے پیچھے ہٹنے والے
سب بھاگ گئے جب لڑائی انگریزی کی بگڑی تو قیدیان مچھی بھون نے راہ پاکر راہی ہوئے
روانہ سپاہی ہوئے اور فوج باغی لب گومتی داخل ہوئی واسطے جنگ کے مایل ہوئی
کہین توپ مچھی بھون سے چلتی تھی کہین باغیون کی دن سے چلتی تھی ایک تقصیر فوج باغی

سے کے ہمراہ تھا نام اونکا احمد اللہ شاہ تھا نہایت وجیہہ وجری وشجاع وفصیح سب مورچے طے
کرکے پل آہنی پر آپہونچا گھوڑا کودا کر پہونچا بہت گولیاں شاہ صاحب کے منہ پر آئین
مگر منہ کو نہ چھپایا سینہ سپر بنایا نتیجہ فوج باغی کا دریا سے عبور ہوا رمنہ تک پہونچتے
فتور ہوا اگرچہ فوج باغی اوس روز تھکی ماندی تھی مگر کمر باندھے تھی بہت فوج موقع پر زمین
چند پلٹنین مورچون پر پہونچین الا شام تک تلنگون کے مورچے بڑھ گئے در و دیوار پر چڑھ
گئے بیچ مین کود رہے اور سپاہ باغی کا ہجوم معرکہ جنگ کی دہوم ہر ایک سمت سے مہتاب
جلتی رہی توپ چلتی رہی کہان گولہ گولی کے آمد نہ تھی کسیطرف توپ کے زد نہ تھی مکانات
گولہ گولی سے مشبک ہو رہے ہوئے صورت خانہ زنبور ہوئے چند شہدے لکھنؤ کے فراہم ہوئے
انگریزون سے لڑنے کو باہم ہوئے اگرچہ وہ لوگ نہ واقف جنگ تھے مگر لڑائی مین شیر
و نہنگ تھے نہ خوف جان نہ اندیشۂ مال بقول شخصیکہ بیت ز غمہ وزندہ فی غمہ کالا
لنگکی زیر ابنگلی یا لا ٭ ایک گروہ توپ کا کہین سے اوٹھا لائے نار ببول کے اوپر
چڑھائے بیچ قول کر جنرحوان ہوئے پیر بنجارا کی قسم کہا کر آتش افشان ہوئے اوس روز
شہر کا عجیب حال تھا ہر ایک کو غم جان و مال تھا دروازے گھرون کے بند تھے صدمہ
مین زن و فرزند تھے گولی کے خوف سے کوئی راہ مین نہ نکلتا تھا راستہ پر کوئی مسافر
نہ چلتا تھا رات بھر توپ کی آواز سے ہول دل ہو گیا ہر ایک وحشی بیدل ہو گیا جب گولہ چھوٹ کا
چھٹا معلوم ہوا کہ تختہ زمین کا پھٹا صدائ توپ سے آسمان ہلتا تھا آواز توپ کیا تھی
گویا رعد کڑکتا تھا رات کو جو سرنگ اوڑی اذا السماء انفطرت کا شور ہوا اذا الکواکب انتثرت کا
زور ہوا غرض کہ بعد نمونہ اس قیامت کے صبح کو معلوم ہوا کہ مچھی بھون خالی ہو گیا لوٹ
ہونے لگی مایہ بضاعت لٹنے لگی اوسی روز سے زیادہ تر شہر پر آفت آئی لوٹ کی قیامت آئی
فوج باغی نی ہاتھون سے شہر سارا لٹا گھر بار سب کا دوبارہ لٹا دولتمند فقیر ہوئے
فقیر اسیر ہوئے غرضکہ دو مہینے تک وہ حال رہا کہ لوٹ سے شہر پامال رہا سوای اسکی یہ طرہ تھا

کہ ہزار ہا برق انداز جو انگریزی ملازم تھے اونکو تلاش کر کے فوج باغی نے مارا اور تباہ کیا گھر اونکا خاک سیاہ کیا انگریز لوگ فقط بیلی گارد مین محصور تھے بیاسی مورچے گرد اوسکے دور دور تھے دونون جانب سے شور توپ و تفنگ تھا شب و روز معرکہ جنگ تھا

جانا اہالیان فوج باغی کا تلاش شہزادگان لکھنو مین واسطے تخت نشینی کے

سرداران فوج باغی نے باہم ہو کر صلاح کیا کہ بدون والی ملک بادشاہ کے یہ لڑائی جیتنا ہی جان بازی دشوار ہے فریدون کی نسل خورشید ضرور ہے کوئی بادشاہ مقرر کرنا منظور ہے بارگاہ سلطانی مین جلد کسیکو منتخب کر کے بادشاہ کرو غرض کہ قصرات شاہی مین سب دار فوج کے فراہم ہو کر آئے تلاش شہزادگان مین کوشش بجا لائے بعد تفحص و تلاش معلوم ہوا کہ ایک محل مین ایک فرزند سلطان ہے عمر مین جوان ہے الا یہ سنا کہ وہ شہزادہ بعض مجنون و بیہوش ہے سراسر خاموش ہے اور کسی نے یہ پتہ بتایا کہ ایک لڑکا بادشاہ کا اور حضرت محل سے ہے صورت مین رشک کیوان و بدر ہے نام اوسکا مرزا برجیس قدر ہے جب افسران فوج نے خطاب و لقب دریافت کر لیا پتہ معقول لگا لیا تو اوسی قصر مین جہان یہ شاہزادہ مقیم تھا سب آئے محل مین پیام زبانی پہونچائے ممو خان داروغہ قدیم حضرت محل نے جا کر ڈیوڑھی پر بیگم صاحبہ سے بیان کیا کہ افسران فوج باغی دروازہ پر آئے ہوئے پیام لائے ہین کہ جیسی ہوئی دو روز مین فتح بیلی گارد کا خالی کرنا باقی ہے وہ بھی خالی ہوا جاتا ہے دیکھیے خدا کیا سامان دکھاتا ہے اس فوج کے واسطے پناہ کسی بادشاہ کی درکار ہے بدون بادشاہ کے لڑائی بیکار ہے سلطان عالم دور ہین انکے لانے سے ہم مجبور ہین فی الحال اگر مرزا برجیس قدر بہادر شہزادہ بادشاہ تخت نشین ہو جاوین تو ہم جانفشانی کرین اور وہ ہماری قدر دانی کرین سپاہ کو تیغ و سپر چاہیے ملک کو تاجور چاہیے سوا اسکے جب سلطان عالم کلکتہ سے آوین اپنے تخت پر رونق فرماوین اس پر وہ بیگم صاحبہ نے اگر یہ سب حال سنا پہلے کچھ نہ جواب دیا بعدہ حکیم سید حسن رضا بلگرامی و میر مہدی اتالیق

شہزادہ سے صلاح لیا سبھون نے کہا کہ بہتر ہے گھر بیٹھے خدا نے تاج و تخت دیا ہے کوشش
بادشاہ ملک کا کیا یہ شاہزادہ صاحب جاہ و اقبال ہے اس امر سے انکار محال ہے تب بیگم صاحبہ
نے جواب دیا کہ اس معاملہ مین ہمکو نہایت پس و پیش ہے خوف نصاریٰ سے دل پریشان ہے
کہ فوج انگریزی گھر مین موجود ہے ایسی فکر محض بے سود ہے اگر فتح حاصل نہ ہوئی لڑائی
کامل نہ ہوئی تو یہ فوج انگریزی ہمکو ہلاک کرے گی ہر طرح سے دردناک کریگی ہان
جس روز سلطان عالم آوین گویا ہم سلطنت پاوین گھر بار بادشاہ سب لٹ گیا ہے فوج کو
کہان سے تنخواہ دین گے کیونکر اسکا انتظام کرین گے ملکزادہ گو صاحب اقبال ہے
لیکن عمر مین گیارہوان سال ہے واسطے جنگ و جدال کے ایسا بادشاہ چاہیے
کہ خود معرکہ مین لڑے قدم پیچھے نہ کرے اہلکاران فوج باغی نے جواب دیا کہ اب عذر بیجا
سے باز آئیے مناسب ہے کہ شہزادے کو لائیے ورنہ ہم لوگ پکڑ جاوین گے شہزادہ کو
بجبر لے جاوین گے اگر شہزادہ کم سن ہے کچھ غم نہین طلب گار لڑائی ہم نہین اوسکے
اقبال سے ہمکو کام ہے سب ہمارے ہاتھون انتظام ہے واسطے اپنے روزی کے
کوئی عذر لازم نہین ہے محتاج زر کوئی حاکم نہین ہے اب آیندہ گستاخی معاف
عرض ہماری صاف ہے کہ اگر تخت نشینی سے ملکزادہ کو انکار ہے تو پھر شکایت ہماری
بیکار ہے بعد اس قیل و قال کے ممو خان داروغہ بیگم صاحبہ کے پاس آیا سب
ماجرا سنایا کہ فوج کے ہاتھ سے چارہ نہین بجز اقبال گذارا نہین بیگم صاحبہ نے طوعاً و کرہاً
جواب دیا کہ خوف سے جی ڈرا جاتا ہے انجام کا خیال آتا ہے الا جو تقدیر مین ہوتا ہے وہ ضرور
ملتا ہے بقول شخصیکہ بیت انچہ نصیب است ہم می رسد ؛ ورنہ ستانی بستم می رسد
مجبور بہر حال تخت نشینی منظور کیا اس نیت سے اہالیان کو اطلاع دیا الا باین شرائط
کہ افسران فوج اطاعت کرین قرآن مجید درمیان دین کہ ہماری حکومت و انقیاد سے
باہر نہ ہونگیں جو ہم حکم دین اوسکی تعمیل کرین علاوہ اسکے تا زیست دامن نہ چھوڑینگے

اطاعت سے منہ نہ موڑینگے اہالیان فوج نے ان باتونکو قبول کیا اطاعت کا ذمہ
لیا چنانچہ روز و تاریخ سعید واسطے تخت نشینی کے قرار پایا فلک شعبدہ باز نے دوسرا رنگ کھلایا فقط

حال تخت نشینی مرزا برجیس قدر صاحب اور انتظام سلطنت ایام غدر

تب کہ اہالیان فوج سے سب قول و اقرار مضبوط ہوئے باہم اقرار نامجات مربوط
ہوئے چند کہ سے منصوبون مین رات بسر ہوئی بخوشی سبھون کو سحر ہوئی ممو خان
داروغہ اور جملہ اراکین اوس محل کو خوشی تھی ہر ایک کو خورمی تھی کہ اب ہمارے طالع
بیدار ہوئے ہم لوگ سب سرور ہوئے غرضکہ وقت دوپہر تاج و تخت شاہی آراستہ ہوا
ہوئی قبل تخت نشینی پیراستہ ہوا اہالیان فوج نے اسقدر بحث پیش کی کہ فی الحال شاہ
دہلی بادشاہ ہندوستان ہی اور شہنشاہ ہندوستان ہی اوسکی تعظیم کا خیال ضرور ہے
اطاعت اوسکی بقدر رتبہ ہے تاج اوسکا عطیہ ہے وہ بادشاہ بڑا ہے اولا سکہ شاہی
شاہ دہلی کے نام سے علم شاہی اوسکے نام سے گڑے اگر وہ تاج بخشی کرے گا تو برجیس
قدر بادشاہ ہو جائینگا چنانچہ یہ بات سب کو پسند آئی بیگم صاحبہ نے رضامندی اپنی
بتلائی محل سے سواری برآمد ہوئی خبر آمد آمد ہوئی آخر کو مرزا برجیس قدر بہادر نے
تخت شاہی پر جلوس کیا ہر ایک اہلکاران دربار نے نذرین دیا ایک مورخ نے مصرعہ
تاریخ موزون کیا وہ اس مقام پر لکھدیا مصرع ہوا اسشہر مین اب عہد برجیس قدر (سنہ ۱۲۷۳ ہجری)
شرف الدولہ محمد ابراہیم خان کشمیری وزیر ہوئے حکیم حسن رضا بلگرامی و میر مہدی اتالیق
مشیر باتدبیر ہوئے کوئی شخص داروغہ توپخانہ ہوا کوئی مہتمم خزانہ ہوا سب خدمتین ہر ایک
کو ملی قدر مراتب بانٹی گئین کلفتین زمانہ کی گہٹ گئین جانب بارگاہ سلطانی لوگ جانے لگے
ملازم ہر بار آنے لگے غرضکہ چند مہینے مین قریب ایک لاکہ سپاہ کے ازدحام ہوا مجمع خاص
و عام ہوا ہر شخص اپنی خدمات سے کامیاب ہوا علی محمد خان خطاب ہوا اگرچہ
خزانہ شاہی تہی تہا نہ زر و مال تہا مگر قدرت خدا سے مالا مال تہا بڑا بہاری صرف گولی

بارود تک بالا کھون روپیہ کا میگزین پھکا تمام زمانہ کے لوہار کاریگر بولا لی آ گئے
توپین بہت ڈہالین ہزار ہا من گولیان بنین سپاہ کا ہر جانب سے ہجوم مکانات شاہی مین بارعام کی [illegible]

مشورہ حملہ بیلی گارد

ایک روز افسران فوج باغی کے یکجا ہوئے واسطے مشورہ جنگ کے صف آرا ہوئے
کہ زمانہ جنگ کا طول ہوا جھگڑا فضول ہوا تاکیدی حکم سرکار سے معرکہ مین تعجیل ہو سرکار کو
ہر روز سرکاری بے حساب اوٹھتا ہے کسقدر روپیہ خرچ پڑتا ہے سبھون نے جواب دیا
کہ ہمکو عذر کیا ہے قضا سے خوف کیا ہے البتہ ایک حجت پیش ہے کہ زمیندار لوگ باہر
آ گئے ہین سرکار کی طرف سے لڑتے ہین مرتے ہین اگر متفق ہوکر حملہ کیا اور میدان لڑائی کا
لے لیا تو نام کسکا بلند ہوگا اور کون فیروزمند ہوگا چنانچہ بعد صلاح باہمی کے یہ مشورہ ہوا
کہ آگے جنگلی تلنگین ہون پیچھے گوارون کی صفین ہون اسی طرح سے انتظام نظامت
ہر جنگ پیش پیش ہو جماعت ہوئی اگر مقابلہ مین گھمسان رہا اور ہمارے ہاتھ میدان
رہا تو ہمارے سوا کون مستحق ظفر ہے کسکا زور کارگر ہے آخرکار یہ صلاح بیان کیا ایک روز حملہ کا
قرار دیا اور بیگم صاحبہ کا حکم ہوا کہ متفق ہوکر یورش کرو باہم ہوکر خوب لڑو مصرع

یا دا باد ما کشتی درآب انداختیم

حملہ کرنا بیلی گارد پر سپاہ باغی کا روز اول

سپاہ باغی کو ہر روز حملہ بیلی گارد کا یہان تھا لڑائی کا میدان تھا الا ہر وقت
فوج کی کشمکش ہر سپاہی اپنے زعم سے آزاد و خوش مغرور ہر ایک سپاہی ہوا کوئی
زر و مال لیکر اپنے گھر راہی ہوا اور انگریزون کو مطلق نہ اضطراب شب و روز شغل نوش
شراب تھا خوشی سے گورون کی بسر ہوتی تھی صفائی میگزین مین شام و سحر ہوتی تھی ہاں انگریز
گورے اسطرح لڑے کہ ہاتھ پاؤن مین ورم ہوئے مگر کچھ نہ زور کم ہوئے ہر ایک
کو نہ جان کا غم نہ محنت و مشقت کا الم اور یہان فوج باغی کا یہ حال کہ اگر لوٹ مار

فرصت ہوئی تو لڑائی کی کثرت ہوئی ورنہ مورچون سے ہٹے ہوئے غول انکے مین
بیٹھے ہوئے آخر کار روز حملہ صبح کو فوج باغی خونخوار مع زمینداران کی گوہار جمع ہوکے
ایک جا مجتمع ہوئے کثرت فوج کا کیا حساب تھا طرفین سے معرکہ لاجواب تھا
صدہا مکانات اوجاڑ ہوئے وہی مورچون کی آڑ ہوئی ہر ایک سمت سے توپ کی
مار تھی گولیونکی بوچھار تھی آگے کوئی تیغ زن ہوا کمپنی چلی تو تمن بڑا کوئی زخمی ہوا
کوئی مر گیا لاشون سے میدان بھر گیا سیل کا گولہ جہان گرا زمین دھنس گئی گھر چلا
اور اگر ٹوٹا تو سیکڑون قدم پر چھوٹا جسکے تن پر پڑا زہرہ اوسکا گرا فور آ مرا اور جرأت
و شجاعت گورون کی دیکھیے کہ اس حالت مین بھی ذرا ہراس نہین باوجود محاصرہ و کشمکش
کے مطلق پاس نہین اول تو مکان کا گھرنا لڑائی کی آفتین اوٹھانا زمانہ مین کوئی نہ دوست
و غمگسار مونس نہ یار زن و بچہ ہر وقت پیش نظر خوف جنگ و قتل شام و سحر توپ کی صدا سے
بچہ گورون کے بہت مر گئے سہم کر ڈر گئے غرضکہ چھہ دن تک برابر یہ باوز و مقابلہ رہا
معرکہ کا میدا دلہ رہا کسی دن لڑائی کم نہ تھی شورش بیرحم نہ تھی مگر ہو فتح و معرکہ کی شیدا
کشتون و مجروح کا انبار الا کسی روز ایسا نہ ہوا کہ گھمسان کیا جاوے مکان خالی
کرالیا جاوے چنانچہ جان لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر اس معرکہ مین مجروح ہوے
زخم مہلک کھا کر بے روح ہوئے فقط

حال قید ہونا حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ کا قلعہ ولیم فورٹ و کلکتہ مین

لکھنؤ مین بسبب معرکہ جنگ و جدال کے عجب رنج و الم تھا یہ باعث نہ معلوم ہونے حالات
بادشاہ کی محلات مین اندوہ و غم تھا خصوصاً نواب نشاط محل و خورشید محل کو سخت تردد
و ملال با صدمہ کمال ہارہ آمد و رفت ڈاک کی بند اس وجہ سے صدمہ و چند تھا دو ماہ تک
رسم تحریر یک قلم مسدود رہی کاہش شب و روز موجود رہی عالم پریشانی مین ایک شب کو
محلات شاہی مین خواب سے یہ ماجرا نظر آیا گویا رویت کا نقشہ دکھایا کہ ایک مقام پر ایک

بڑا پہاڑ ہے مکان اوسکے گرد محض اوجاڑ ہے سر کوہ اژدہی بے شمار ہین ہزارہا عقرب و مار ہین
اور ایک چشمہ پانی سے سیلاب ہے ہر جانب سے عالم آب ہے آدمی کا وہان گذر نہین
صورت حیوان و بشر نہین سر کوہ دیو سفید آسے ہین یوسف مصر کو لاہی ہین درمیان مکان کے
قید کیا ہے یوسف کو ہر ایک نے صید کیا ہے یوسف تنہا سرنگون ہے حالت دگرگون ہے
ہر بار درگاہ احدیت مین یہ اوسکی التماس ہے کہ کیا میری تقصیر ہے جو میرے واسطے تعزیر
ہے یہ کہکر وہ یوسف مصر رویا منہ کو اشکون سے دھویا فقط چنانچہ یہ حال خواب پریشان
مین دیکھکر ہر ایک محلات اندوہگین ہوئین اور نہایت پریشان و غمگین ایک نے دوسرے سے
یہ حال بیان کیا ہر ایک نے اوسکی تعبیر دیا دوسرے محل نے یہ خواب دیکھا کہ سلطان عالم
شکم ماہی مین بند ہین یونس کی طرح خوف چند در چند ہین وہان ماہی کشادہ ہی سلامتی پہ
آمادہ ہے غرض کہ سبکو اس خواب منواتر سے ہر طرح کا گمان ہوا ہر ایک پریشان ہوا
لوگون نے تعبیر کی سبھون نے اپنی اپنی تقریر کی کہ کچھ نہ کچھ سلطان عالم کو اس فرصہ مین
ملال ہے کوئی نہ کوئی صدمہ و دراز حال ہے قاصد جاوے خبر خیریت کی جلد لاوے غرضکہ
نامجات محلات معلی کی تحریر ہوکر تا صدروانہ کیے گئے

نامہ محلات معلے بحضرت سلطان عالم

ای جانعالم بادشاہ والا جاہ اورنگ زیب شہریاری رونق تاج و تخت جہانداری
قرار روح و روان مونس غمگساران آپکی جدائی نے مار ڈالا ہے عجیب طرح کا رنج و بازار ہے
بدون آپ کے تسلی نہین فراق مین تشفی نہین شب ہجران کالی بلا ہے ہر دن قیامت سے
سوا ہے جب سے آپ سدھارے ہین آنکھین خون کے فوارے ہین رنگ چہرہ کی زرد
ہاتھ پاؤن سرد زندگی محال ہے سخت ملال ہے خواب و خور حرام زیست سے کام
ہی اسقدر ضعف و ناتوانی ہے کہ دشوار و محال زندگانی ہے حال اپنا مفصل تحریر کیجیے
کہ فی الحال کس صورت سے اوقات بسر ہے کیا شغل شام و سحر ہے اگر حال مفصل نہو تو

تسکین کے لیے تعجیل ہو باقی شوق فقط کہاری نے نامہ لیا نامہ بر کو دیا اوس زمانہ پرآشوب مین قاصد کو
بہی سفر دشوار تہا عجیب حال روزگار تہا مگر قاصد نے بہ تبدیلی لباس شکل فقیرون کی
بنائی صورت درویشی کی دکہائی خط باحتیاط رکہہ روانہ سفر ہوئے جا بجا گذر ہوئی ایک جا نہ
مقام تہا دن کہین رات کو کہین قیام تہا جب بنارس مین پہونچے وہان پہانسیان
کہڑین تہین اجل کی لکڑیان گڑین تہین مصیبت واذیت سفر اوٹہاتے گئے جامہ تلاشی
دکہاتے گئے آخر کو بعد طے مراحل و قطع منازل کلکتہ مین پہونچے وہان دیکہا کہ قصر شاہی
عجیب بے رنگ ہے ہر ایک اپنی زیست سے تنگ ہے ملازم پریشان ہین ندیم
حیران ہین مکانات مین جب سائی ہوئی دیکہی مسند بڑہائی ہوئی دیکہا کہ سب
حاضر ہین مگر سلطان عالم نہین ہین جب لوگون سے پوچہا کہ سلطان عالم کہان ہین کیا
کیفیت ہے سبہون نے جواب دیا کہ سلطان عالم ایام صیام مین بیمار تہے
با حالت زار تہے اطبا کو فکر علاج رہی کوشش اصلاح مزاج رہی اس حال مین مسہلات
ہوئے تنقیہ و نبرات ہوئے بفضل خدا صحت کامل پائی اور شفای عاجل شکر خدا
بجا لائے خدا نے یہ دن دکہائے سب کو خلعت و انعام ملے رنج و کلفت ڈہلی یہ
گفتگو باہم ہو رہی تہی کہ صبح کو ہر ایک جانب سے شور اوٹہا کہ اس باغ مین فوج گورے
کی آگئی ظلمت ستم کی چہا گئی نواب علی نقی خان یہ حال سنکر فی الفور دوڑے
کہ کیا آفت آئی بیٹہے بٹہائے مصیبت آئی سبب کہ نواب نزدیک انگریزون کے آئے پوچہا
کیا ماجرا ہے انگریزون نے جواب دیا کہ بادشاہ سے ہمارا سلام دو اور پیام کہو نواب
نے بیان کیا کہ بادشاہ اسوقت خواب آرام مین ہین نہ کسی کام مین ہین انگریز نے کہا
کہ فی الفور جگا دو کہ گورنر کا حکم و پیام ہے کہ بادشاہ اوس مکان مین نہ ٹہرین جلد
یہان چلے آوین زمانہ آشوب انگیز ہے سب عالم بلا خیز ہے اس حصار مین اب قیام
ہووے یہین آرام ہووے نواب یہ سنکر گہبرائے بارگاہ سلطانی مین آئے محلدار سے

اطلاع کی کہ سلطان عالم کو جاکر جگا دو خواب سے اوٹھاؤ غرض کہ بادشاہ اس پریشانی مین
بیدار ہوے خواب سے ہوشیار ہوے پیام گورنر کا بخوبی گوش کیا آرام فراموش کیا
نواب نے عرض کیا کہ وقت فرصت نہین ہے موقع مہلت نہین چرخ ستمگار نے وہان وطن
چھوڑایا بیابان سفر مین یہ حال دکھایا گرد مکانات کے فوج گورہ بیشمار ہے پیادہ و سوار ہے
حکم ہے کہ بادشاہ حصار مین آوین تامل نہ فرماوین سلطان عالم نے یہ حال سنکر جواب دیا کہ رضا
مولی از ہمہ اولی فوراً سلطان عالم نے حمام کیا پوشاک بدن پر آراستہ کیا محل مین عجب کہرام اٹھا
قیامت کا مقام تھا ہر ایک عالم سکتہ مین خاموش رنج و فکر مین بیہوش محلات نے کہا کہ اگر آپ
چلین تو ہم بھی وہین ہین بادشاہ نے کہا کہ مین تنہا قلعہ کو جاؤنگا اگر زندگی باقی ہے تو پھر آؤنگا
تم سب لوگ یہین رہو کچھ نہ کہو اگرچہ صدمہ محال ہے مگر تقدیر سے لڑائی محال ہے یہ سمجھا کر
بادشاہ رخصت ہوئے ملول بحسرت ہوئے آگے بادشاہ پیچھے ندیم ہمراہ مگر سلطان عالم کو کچھ
نہ ہراس تھا چہرہ مغموم نہ اوداس تھا سواری پر سوار ہوئے مجاہد الدولہ و دیانت الدولہ
دو چار ہوئے اور سواری مین پیادہ و سوار ہمراہ ہے چند مصاحب خیر خواہ رہے غرض کہ قلعہ فورٹ ولیم
مین بادشاہ محصور ہوئے پہرہ گوروں کے نزدیک و دور ہوے یہان رفیق و ندیم قلق مہجوری سے
ملول تھے رنج فرقت حصول تھے خصوصاً مرزا محمد رضا برق جو مونس خاص تھے وہ فرقت بادشاہ
مین قریب ہلاکت ہوئے مبتلای مصیبت ہوئے بادشاہ کو اسکی اطلاع ہوئی گورنر جنرل کو
خبر دی کہ مرزا برق اگر ہمارے پاس آوے تو قلق اوسکا مٹ جاوے گورنر نے حکم دیا کہ وہ
شخص تنہا آوے مگر پھر باہر نجاوے چنانچہ مرزا برق قدوم بادشاہ مین حاضر ہوا حالات سے
ماہر ہوا چار مہینے تک خدمت بادشاہ مین باریاب ہا آخر کو رفاقت مین جان دیا خیر خواہون مین
نام کیا فقط جب دس قاصد نے یہ ماجرا بچشم خود دیکھا بعد مدت کے لکھنؤ مین واپس آیا
محلات کو حال مفصل سنایا محلات مین شور و ماتم برپا ہوا ہر ایک مبتلای رنج و بلا ہوا فقط

کیفیت روانگی ایلچی مرزا جمیس قدر بخدمت بادشاہ دہلی و واپس آنا ناکامی سے

زمانہ غدر مین جو عہد برجیس قدر کا ہوا جو جو فقیر تھے امیر ہو گئے امیر فقیر ہو گئے سا کین بھی نخوت سے مغرور تھے نشا ی دولت مین چو ر تھے کسکو خبر انجام کی تھی اور کب لیاقت کام کی تھی اور تو سب محض پر غرور تھے مگر چند لوگ ذی شعور تھے جب بہت مشقت و اہتمام کیا تو کچھہ کچھہ شہر مین انتظام کیا سامان جنگ تیار کیا تعداد فوج کا شمار کیا ملکزادہ کا یہ حال تھا کہ گو عمر مین خورد سال تھا مگر نہایت بخت بلند عقیل و ہوشمند اور بیگم صاحبہ بھی اگرچہ عورت تھی مگر کمال صاحب شوکت ہر وقت فکر کام کی تھی کوشش انجام کی تھی بیگم صاحبہ خود کرسی نشین ہوتی تھین جملہ حالات انتظام کے سنتی تھین واسطے جنگ کے اہالیان فوج کو تاکید تھی فتح کی فکر مزید تھی کبھی حسام الدولہ و شرف الدولہ ابراہیم علیخان سے یہ کہا کہ دیکھو جنگ مین غفلت نہ ہووے سپاہ مائل خواب راحت نہ ہووے ملک کا حصول نہین آتا ہے کیونکر کام چلتا ہے کبھی اہل لشکر کو کچھہ نعمتین تقسیم کین کبھی کسی مقام پر فوجین بھیجین بنظر انجام اندیشی ایک ایلچی جانب دربار شاہ دہلی معہ چند پیش بہا و جواہرات گران و تیغ و تاج جواہر نگار کشتیون مین مسجل و مرتب کرکے پیشکش روانہ کیا اور ایک عریضہ ساتھہ بھیجا فقط

نامہ مرزا برجیس قدر بنام شاہ دہلی

اے خسرو خسروان جہان و ی شہنشاہ اقالیم ہندوستان فرازندہ رایت بابری علم زنندہ سطوت اکبری ابو الفتح سلطان گیتی نواز پسندیدہ الطاف و رحمت کارساز خداوند عالم آپکو بندہ پرور و سرفراز رکھے اور آپکو مبارک تاج و علم ہو سعید یہ جاہ و حشم ہو بعد صد سال رحمت فو الجلال ہے سلطنت ہونے سے خوشی کمال ہے تہہ تیغ آپ کا دشمن رہے ہمای سعادت سایہ افگن رہے یہان بھی ہرچند فوج کثرت سے ہے یہ سب اقبال حضرت سے ہے ہنگام غدر بھی غدر جسارت نہین دل اپنا خلاف عقیدت نہین بہرحال اس عقیدت گزین پر عنایت رہے اور نظر حمایت فقط

روانہ ہونا ایلچی کا لکھنؤ سے شاہجہان آباد دہلی کو

لکھنو سے ایلچی روانہ شاہجہان آباد ہوا یہ معاملہ بھی ایسا ہی ہوا غرضکہ دہلی مین ایلچی پہونچا
ہنوز نوبت ملازمت بادشاہ کی نہین آئی کہ یکایک فوج انگریزی کی چڑہائی ہوئی بڑی لڑائی
ہوئی ہنگامہ رستخیز تھا زمانہ بلا انگیز تھا سوای سپاہ باغی کے رعایا بھی معین بادشاہی
باقی سب سپاہ تھی مگر وہ حصن حصین وحصار سنگین شاہی کہ جہان پرندہ و ہم کی رسائی نہ ہوی
بسازش واعانت نواب زینت محل کے طرفۃ العین مین خالی ہوگیا دخل انگریزی وہان ہوگیا
اوس قلعہ کے اندر بھی وہ معرکہ جنگ ہوا کہ ہر ایک باغی نہایت تنگ ہوا اور ہر معرکہ مین انگریزی کو
فتح نصیب ہوئی نصرت قریب ہوئی آخرکار بادشاہ کو قید کر لیا ہزارہا آدمیون کو پھانسی دیا
چنانچہ ایلچی ناکام وبے نیل مرام واپس آیا ماجرا معرکہ دہلی کا سنایا سبھون کو سخت ملال ہوا
رنج بکمال ہوا جسقدر کہ دہلی سے سپاہ باغی بھاگی سب لکھنو کو آگئی جو فوج کہ لکھنو مین جمع
ہوئی قریب ڈیڑہ لاکھ پیادہ وسوار اور نظامت کے چون ہزار بہت سا روپیہ فوج مین
صرف ہوا مگر انتظام نہ ایک حرف ہوا الا تلنگے سب جان باز تھے اور کمیدان وسپاہی
پروردہ ناز تھے فرنگی مجبور ومحصور تھے تلنگے جہیر سے دور دور تھے [illegible] لاف و
گزاف سے فوج باغی مقابلہ کو جاتی تھی آخر کو منہ کی کھاتی تھی ہر روز فوج باغی نے
شکست فاش کھایا کسی وقت لڑائی کی اور جان چورایا اگرچہ فتح مین کیا اختیار ہے نصرت
بھی بتائید پروردگار ہے اوس پر یہ طرہ کہ فوج باغی کو سخت غرور تھا اپنی زعم سے
ہر ایک مغرور تھا رعایا انکے ہاتھ سے ایسی نالان کہ العظمۃ للہ والامان غرضکہ پانچ مہینے
خوب لڑائی رہی اس قسم کی صف آرائی رہی الا فوج باغی کو نہ کبھی فتح حاصل ہوئی
بلکہ شکست کامل ہوئی اور جب کانپور مین فوج باغیہ نے شکست کھائی اور ناناراو
وتانتیا راو کو ہزیمت ہاتھ آئی تب فوج انگریزی نے دریای گنگ سے عبور کیا قصد
لکھنو بدستور کیا چونکہ فوج انگریزی بیلی گارد مین محصور تھی اونکی اعانت ضرور تھی اور
اودھر سے بھی فوج باغی سوار وپیادہ سولہ ہزار ساتھ اونکے چند اہلکار تھے تاکہ لیے رہا

گنگا آمد فوج کا انسداد ہوئی معرکہ فساد ہوئی اور اس طرف فوج انگریزی فقط دو تین
ہزار باقی کہ رب بے شمار فوج انگریزی کو کون روکے مقابلہ مین کون ٹوکے رنجیک بھی
نہ اوڑی حسرت دل مین رہی کہ فوج انگریزی بے محابا داخل اوناؤ ہوئی مقیم خیام ہوئی
انصاف حکام انگریزی کا ایسے وقت مین بھی دیکھا چاہیے کہ چند مردان فوج باغی
مع زن و بچہ لشکر انگریزی مین گرفتار ہوئی جرنیل فوج سے دوچار ہوئے حکم دیا کہ مردون
کو پھانسی دو اور زن و بچہ کو چھوڑ دو بس خیال کرنا چاہیے کہ اگر انگریزون کو ایسا انتقام
منظور ہوتا تو قتل زن و بچہ کا کیا دور ہوتا مگر یہ خیال کیا کہ اگر ہم بھی مثل فوج باغی کے
ستم گوارا کرین تو ظلم و عدل مین کیا تفاوت ہوئی بلا فرق عداوت ہوئی یہان تو
فوج انگریزی کو مہیا کل سامان تھا اور وہان ہر ایک سپاہ باغی حیران و پریشان
تھا غرض یہ سپاہ انگریزی مین یہ حکم ہوا کہ کل کے روز ہمارا دھاوا و مقابلہ ہو فوج
باغی سے مجادلہ ہو جب فوج باغی نے یہ خبر سنی تو شام سے اہتمام ہونے لگا لڑائی کا انصرام ہونے لگا کہین
پلٹن اتری تھی کہین فوج پڑی تھی مورچون پر بند و بست ہوا میدان معرکہ کا درست ہوا

حال جنگ مقام اوناؤ و بشیر گنج

دونو جانب سے فوج تیار ہوئی عازم کارزار ہوئی مورچون پر سپاہ پس توپ علم سپاہ
شجاعان لندن کے علم کھولے جانب فوج باغی قدم بڑہائے رزم گاہ تک آئے ایک غول
کے دو بزن کیے ایک بزن جانب یمین دوسرا طرف یسار ہر ایک گورہ او سمین جوان مضبوط
و سہ دار کرتی سراپا پوشاک وقت جنگ مغضوب و غضبناک توپ میدان مین چلنے لگی زمین ہلنے لگی
چند گورے پہلے گرے باقی خوب لڑے چشم زدن مین گورہ مورچون پر جھپٹ پٹ گئے
مورچے چھوڑ کر باغی ہٹ گئے نجیب پیادہ و سوار منفرد ہوئے جھیل تالاب مین گر کر
چور چور ہوئے نجیبون نے اپنے بستر سر پر دھرے جا بجا گرے پڑے بندوق ڈھال
لگائی ہوئے پیال بھی سر پر اوٹھائی ہوئے فوج نجیب تو بہت بھاگ گئی تلنگون کی فوج

جو کچھہ لڑی لڑی باقی بھاگ پڑی توپین چھٹ گئین پٹلیان لٹ گئین جب معرکہ جنگ کم ہوا گورونکی باتھہ توپین آئین موقع سے لگائین اور بعض بعض توپون کو بیکام کردیا ایک ایک کو دو دو کردیا آخر ایک جگہ فوج باغی نے شکست کھائی لڑائی بگڑی گورون کی بن آئی جرنیل فوج نے ایک افسر فوج باغی کو پہچان کر آواز دیا کہ اب بھاگ کر کہان جاؤ گا بھاگنے سے کیا پناہ پاؤ گا تہنے تجھکو قواعد مین سب کچھہ بتایا مگر بھاگنا نہین سکھایا وہ افسر آواز سنکر ٹھہر گیا مگر بعد معرکہ و مقابلہ کے مرگیا وہ پھر کو لڑائی تھم گئی مقام نبی مین فوج جم گئی فوج باغی کی لڑائی بگڑی نبی مین چار روز تک لڑائی رہی معرکہ کی تیغ آزمائی رہی کبھی وہ ہٹے کبھی یہ ہٹ گئے کسی دن وہ بڑہے تو یہ گھٹ گئے گو رہے لڑتی لڑتی حد شہر تک گرتے پڑتے پہونچے عالم باغ مین فوج انگریزی نے قیام کیا مع اشتر و اسباب مقام کیا بہیر گورون کی بیشمار صد ہا نجار و لوہار اونکو رسد برمحل پہونچی جاتی تھی صدا ہی عمل و دخل ہر سو سے آتی تھی ہر ایک ناکے پر تنیش چالیس توپ چلتی تھی زمین لرزتی تھی اور یہان فوج باغی مین زبانی یہ دہوم کہ بیلی گارد والے گورون کو ویران کرو عالم باغ والون کو بیجان کرو کمیدان و کپتان لڑائی مین سرگرم تھے مگر سخت حیادار و صاحب شرم تھے البتہ فوج باغی مین ایک سالدار سید برکات احمد شجاع و دلیر بڑی شجاعت سے لڑکر مرگیا نام اپنا کر گیا ایک مورخ نے تاریخ اوسکی تصنیف کی ہے وہ اس موقع پر درج کردی ہے قطعہ تاریخ مرد مردانہ کہ سید برکات احمد بود ٭ داد ثابت وا بمیدان وغا ٭ گفت تاریخ مورخ بحروف منقوط ٭ کرد سیر چمن خلد شریک شہدا ٭

بیان آنی فوج انگریزی کا عالم باغ سے بیلی گارد مین اور داخل ہونا مکانات شاہی مین

عالم باغ کے اندر فوج انگریزان اور باہر سے سپاہ باغیان دونو جانب سے معرکہ کارزار لڑائی کے گرم بازار اول عالم باغ کے اندر سے لڑائی ہوئی آخر کو باہر نکل کر صف آرائی ہوئی وہ نمبری گوری جوان قوی ہیکل دلیر شکر ستم دل جوان مرد موت سے بے ڈر

پیل نزاد شاہ لندن کے خاص خانہ زاد جرنیل فوج نے گوروں کو یہ حکم سنایا کہ دلیرانہ چلو
بیلی گارد کا راستہ لو جو وہاں انگریز محصور ہیں ان کو لانا ہے پھر کر یہیں آنا ہے غرض کہ دوسرے دن
فوج انگریزی کے ہوئے صف باندھ کر آگے بڑھے جدھر ایک گورہ بڑھ گیا فوج میں تلاطم
پڑ گیا نہر میں پل باندھ کر فی الفور گورے اندر شہر کے آ گئے ہر جگہ چھا گئے فوج ہندوستانی گریزان
ہوئی سخت حیران ہوئی کہیں نہ دیکھی گئی کہیں تھم رہی کبھی بھاگی اور کبھی جم رہی جب تلنگوں کی
خالی سڑک و راہ ہوئی سکندر باغ کے اندر گورہ کی سپاہ ہوئی اوس باغ میں بہت اہل پنجاب تھے
اونہیں بغاوت کے اسباب تھے غرض کہ پنجابی سکندر باغ سے نکل آئے دیر تک گولی
چلی لڑائی ہوا کی آخر کار فوج ہندوستانی نے تلوار و سپر کو سنبھالا گوروں نے بھی تولکر
قدم آگے ڈالا دیر تک خوب تلوار چلی مگر فوج گورہ کی نہ ٹلی بعد جنگ بے شمار حساب کشتگان
کا ہوا تو معلوم ہوا کہ اس وقت کے معرکہ میں چودہ سو تن کشتہ ہوئی علاوہ اسکے زخمی و
خستہ ہوئے سخت تلاطم درمیان حصار فوج ہندی دریا کے پار جو پیراک تھے وہ پار
ہوئے بہت ڈوب کر موت سے دوچار ہوئے خوف جان خاص و عام تھا شجاعت کا
ڈوبا نام تھا بہت ڈوبے بہت بہہ گئے لوگوں کے ہتھیار کنارہ پر رہ گئے سب نجیب
تلنگے میدان ہو ہو گئی تلنگی کپتان جمع ہوئی فقط شرف الدولہ ابراہیم علیخان نائب مع دو سو آدمی قلعہ
میں بند بیگم صاحبہ کو صدمات شکست چند در چند اور بہ مرشد گورہ تا بہ حصار آ کر ضرب
گولوں سے واپس بے اختیار آئے اگرچہ دو چار گام اور بڑھتے تو لڑائی ختم کرتے مگر مصیبت
زدگان بیلی گارد سے مجبور تھے کہ وہ معرکہ گاہ میں محصور تھے برابر لاش پر لاش گرتی تھی
بارش گولوں کی برستی تھی چتر منزل تک سب گورے بھر گئے راہ میں سیکڑوں گر گئے بہر حال بیلی گارد میں
بخوف و ہراس آئے اور چتر منزل میں بھی سب چھائے یہاں سے وہاں تک گوروں کا عمل ہوا
مورچا چھوٹا ہر ایک جگہ پر دخل ہوا فوج باغی کی مورچوں پر لڑی لگی ہر ہر توپ چلنے لگی دونو جانب
سے مورچے ایسے قریب کہ گولوں کی آواز ہم گوش نصیب بارش گولوں سے یہ گزند تھا کہ

...تہ عشق منزل کا بند تھا گوروں کی بندوقوں مین وہ توڑ و بلا تھا کہ کوسوں تک زور
...ا فرنگی رہی قوم پر ستاذ فا اور شاطر ہر ایک گولا انداز جب دوربین شست لگایا صاف صلہ
...ا اوڑایا بل نادکا اگرچہ بہت دور تھا مضبوطی مین مشہور تھا مگر گولون کی زد سے اوسکو
...پاس پاش کر دیا اور ادہر فوج باغی لاکھون صف شکن تھی اودہر آٹھ نو سو گورہ
...مردوزن تھے غرضکہ ہر جانب سے گھیرتی سپاہ رہی رانذن لڑائی تا بہ پنج ماہ رہی تواتر
...بعد محمد حسن خان پسر نواب سعادت علیخان جو بیلی گارد مین قید تھے وہین ہلاک ہوئے ہونا ک سوز

جانا فوج انگریزی کا بیلی گارد سے عالم باغ کو

بیلی گارد سے نکل جانے کی فکر ہوئی تو نصف شب کو فوج گورہ نے مکان مین آگ لگا
باب جلا دیا سامان جنگ کا کھو دیا زمین سرنگ کو چھوڑ دیا قیدیونکی گاڑیان بیلین
ہون کی ڈولیان سبھین اونٹون پر اسباب کا انبار ہوا اسلاح کا شمار ہوا غرضکہ وقت صبح کے
بیلی گارد سے گورے چلنے لگے نکل کر جیکے بھیجنے لگے جملہ مال و زر بیشمار جوا ہر گرانبار سے لیا
بس راہ گورہ نمبری آسے تھے اوسی طرف قصد کیا زن و طفل درمیان فوج سپاہ گورہ
سوچ درسوچ الغرض چتر منزل کے باہر گئے مکانات سب خراب کر گیے اور ادہر فوج
باغی خالیت و پریشان تھی اودہر گورہ کی فوج جانب کربلای نجیف روان تھی توپ اوڑا گیے
مکان و برج گرا دیے گیے کمیدان و سرداران فوج روپوش ہو گئے کچھ بھاگے اور کچھ لڑائی سے
خاموش ہو گیے اگر کسی نے کہدیا کہ وہ گورے آئے فوراً لوگون نے منہ چھپایا پھر کر بہی کسی
نے نہ دیکھا کہ کون آتا ہے کون جاتا ہے بھاگنے سے کام تھا ہر شخص مبتلای آرام تھا بجیونکے
بستر رہ گئے مورچون پر لوگ کمتر رہ گیے بعد مفروری کے فوج باغی کی پھر جمع ہوئی سپاہ
ایک جا مجتمع ہوئی دونو طرف سے خوب تلوار چلتی رہی لڑائی ہوتی رہی اگرچہ گورے کم تھے
مگر خوب لڑے اور باغی بہت تھے مگر سب بہاگے اور مرے گورہ شجاعت اپنی دکھاتی
گئے دشمنون و سپیون کو ہٹاتے گیے اگرچہ زنان و طفلان کی پناہ ہوئی مگر قتل گورہ نمبری کی سب سپاہ

ہوئی فوج باغی نے ہر چند تعاقب و دارگیر کیا مگر کچھ فائدہ نہ دیا اول روز گورون نے کوٹھی
دلکشا مین قیام کیا دوسرے روز عالم باغ مین اطمینان قیام کیا

حال اہل کاران عہد برجیس قدر و صورت بے انتظامی و غارتگری شہر لکھنو

جب فرنگی بیلی گارد سے باہر ہوئے فوج باغی کو یہ حالات ظاہر ہوئے کہ الحمد للہ بعد
پانچ ماہ کے اب لڑائی سے فرصت ہوئی نصیب نصرت ہوئی دل مین جو شوق غارتگری
تھا بیلی گارد مین آئے غول کے غول سمائے کہ خوب بقیہ مال و زر لوٹین مفلسی سے چھوٹین
اور ہر حکمت انگریزون کی دیکھیے کہ سرنگون پر وہ انگریز لاغر و ناتوان بیماران سے حیران زندگی
سے تنگ محفوظ جنگ جو چھوڑ گئے تھے اونہون نے ہنگام مصروفی لوٹ فوج باغی کے یکایک
سرنگ مین آگ لگا دیا ایک دم مین اوس فوج باغی کو جلا دیا اوس روز سے فوج باغی
زیادہ دل شاد ہوئی کہ اب حاصل مراد ہوئی اپنی لکھنو مین گورے نہین رہ گئے باہر بیٹھے
یار لوگون کی موچھون پر تاب ہوئی ریش بروت پر خضاب ہوئی رات دن آرام ہونے
لگی عیش کے کام ہونے لگے ہر ایک اہلکار کو خود ہی سمائی اپنی اپنی کاریگری دکھائی
مگر بیگم صاحبہ کو بہ جبر پسند تھا خیال رفع گزند تھا کارندون نے اپنا گھر بھرنا شروع کیا سپاہ
بڑا ہی روپیہ سے جواب دیا زر و سیم و اسباب جو تھا وہ گلوا کر فوج کو تنخواہ مین دیا ہر طرح کا
انتظام کیا اب یکایک خزانہ کم ہوا ہر ایک مبتلائے رنج و الم ہوا پھر تو یہ حکم ہوا کہ مہاجن و
زردار روپیہ جمع کرین شہر مین جسکے پاس جو ہو وہ مجتمع کرین اب دیکھیے کہ اہلکار لوگ خوش
ہونے لگے صاحب مال و زر گرفتار ہونے لگے امیرون کے گھر ضبط ہوئے مہاجنون کے
حواس خبط ہوئے خورشید محل جو بادشاہ کا نامی تھا داروغہ اوسکا بدھو خان معزز
و گرامی تھا بصلاح اہلکاران اس محل مین ضبطی کا حکم آیا ہر چند کہ داروغہ نے واویلا کیا
کسی نے نہ سنا موضع بہتہ جاگیر خورشید محل مین جو کچھ اسباب و نقد رکھا تھا
شرف الدولہ نائب سب اوٹھا لائے عجب طرح کر سامان ظلم کے دکھلائی زیور

مرصع و جواہر نگار بدرسی و دوشالون و پشمینہ کی بے شمار لاکھون روپیہ کا اسباب ضبط
ہو کر یار لوگون کے گھر رہا لوگون نے کیا کیا رنج و غم سہا آخر کار فوج باغی نے شہر مین
وہ ظلم و بدعت کیا کہ مقام الحذر و الامان کا تھا ہر ایک خاص و عام نالان و گریان تھا
نو مہینے تک یہی حال ہوا آخر کو ظلم کا کیا مآل ہوا

حال جمع ہونے فوج گورہ و سیاہ لندن و پنجاب کا اور فتحیابی لکھنو و مفروری فوج باغی

غرض کہ برسون یہ لڑائی پیش رہی تلاطم مین فوج جفا کیش رہی فوج باغی نہایت مطمین و غافل اور انگریز لوگ ہوشیار و عاقل جب سے عالم باغ مین گورے ہو پہنچے مورچون و لڑائی کا وہان انتظام کیا خوب معرکہ کا سر انجام کیا وہان بھی گاہ گاہی لڑائی ہوتی رہی توپ و بندوق چلتی رہی اکثر فوج باغی نے دروازہ عالم باغ تک دبادہ کیا مگر جب کچھ نہ بن پڑا تو پاؤن پیچھے دیا اور جب گورہ مقابلہ مین ڈٹ گئے باغی ہٹ گئی فرنگی نے بیمون کو روانہ پور کیا یہ و غدغہ دور کیا چار مہینے تک عالم باغ مین بھی معرکہ رہا فوج باغی کا محاصرہ رہا اس عرصہ مین فوج لندن اور ہندوستانی فوج پنجاب واسطے اعانت انگریزون کے راہ بنارس سے آگئی مثل بادل کے چھا گئی علاوہ اسکے فوج نیپال و بھوٹیا بھی کثیر آئی یہ مدد بے نظیر آئی لب گنگ یہ فوج جمع ہو کر لکھنو کو چلی آگے پیچھے بڑہی غرض کہ کانپور سے تا بہ عالم باغ آمد فوج کا عجیب حال تھا یورش اس فوج کا کمال تھا جس طرف فوج انگریزی آئی یکقلم صفائی دکھائی اثناء راہ مین دیہات و قریات والے پریشان ہوئے قصبات صفی پور و میان گنج و موہان محض ویران ہوئے رعایا خراب و خستہ حال ہوئی زراعت سب پامال ہوئی ادہر فوج باغی سے پلٹنین نادری و اختری کی پہونچین اون سے خوب معرکہ کارزار ہوا ہنگامہ بے شمار ہوا یہ دونون پلٹنین بڑی شجاعت سے لڑائی مین کٹین مگر پیچھے نہ ہٹین پہلے خوب گھمسان رہا آخر انگریزون کے ہاتھ میدان رہا سب فوج انگریزی جو تازہ آئی وہ عالم باغ

مین چھائی چنانچہ ابن فوج انگریزی مین اوٹرم صاحب بہادر جنرنیل تھی لڑائی کو جنرل تھی فقط

تجویز انگریزان واسطے پناہ رعایا و قتل فوج باغیان

جب فوج انگریزی بہمہ وجوہ عالم باغ مین مقیم و درست ہوئی معرکہ جنگ مین چست ہوئی
ہر ایک حاکم انگریز نے صلاح کیا باہم مشورہ کیا کسی نے کہا فوج گمراہ قابل قتل ہے سوار ہے
خواہ پیدل ہے ہر ایک جانب سے اونکو گھیر لو جان سے ہلاک کرو نہایت ظلم و بدعت
سے حیران کرو رعایا کو یک قلم بیجان کرو زن و طفل سب بے عزت ہووے تاکہ بخوبی عبرت ہو
دوسرے نے کہا کہ یہ بات خلاف مصلحت ہے منافی عدالت ہے ہمکو رعایا اور کسی سے
کام نہین اسکا نیک سرانجام نہین کہ رعایا مخالف و جنگجو نہین اتبک بخوبی شریک عدو نہین
تین طرف سے شہر کو گھیرو ایک راہ نکلنے کی چھوڑو جب ہر جانب سے گھر جائینگے
خود بخود زچ ہو جاوینگے خوف انجام کار ہے شکست و ظفر مین کسکا اختیار ہے غرض کہ
بعد مصلحت و کمیٹی کے یہی بات قرار پائی سبھون نے یہ صلاح نیک بتائی چنانچہ صلاح
و مشورہ اسکا گورنر جنرل سے استصواب ہوا وہان سے بھی یہی خطاب ہوا کہ رعایا کو
وقت جنگ قتل سے پناہ ہو اور واسطے گریز فوج باغی کے بھی ایک راہ ہو چنانچہ جب
یہ حکم گورنر کا صادر ہوا ہر ایک افسر تعمیل حکم پر قادر ہوا فوج گورہ تیار ہوئی مستعد کارزار
ہوئی جرنیل فوج کا یہ حکم ہوا کہ سلاح بند جو آدمی ہو اوسکو قتل کرو بے سلاح و غریب کو
چھوڑ دو کسی بزن کو حکم مین و یسار ہوا کسی کو آگے جانے کا اختیار ہوا غرض کہ فوج انگریزی
آگے بڑھی اور ہر جانب کو پھیلی اور جرنیل اوٹرم صاحب بہادر جانب قلعہ شاہی جو بنا ہوا تھا
چلے ہر سو سے لڑائی ہونے لگی سپاہ جانبین جان سے ہاتھ دھونے لگی فوج باغی بھی بیشمار
تھی مستعد کارزار تھی اگرچہ مستعد ہوکر باہر گئی مگر وقت جنگ کے کوتاہی کر گئی نجیبون ف
گویا تھیلی چھوڑی مگر تلنگون کی پلٹن لڑ مری اول توپ گولہ کی مار رہی بعدہ ضرب تلوار
رہی لب نہر کشتون کے انبار ہوئے زخمی بے شمار ہوئے غرض کہ فوج تلنگون کی ایسی

بدجو اس مفرور ہوئی کہ ایک دم مین مورچون سے کافور ہوئی پورب سے پچھم تک گورہ پہونچ
وہیں لگ گیے ہر ایک جانب مین حملہ کرکے وہیں گھس گیے اس کشمکش و معرکہ رستخیز مین خلقت شہر کی سب
گریزان ہوئی اور رعایا سخت پریشان ہوئی تمام فوج ہر جانب سے محصور لڑائی مقابلہ کی
بدستور چار روز تک یہی قیامت رہی برپا عجیب آفت رہی اور گورہ ہزار ہا اندر چھاونی
کے آگیے ہر سمت سے چھا گیے قلعہ مین بھی دوپہر تک خوب تلوار چلی اور لڑائی رہی بڑی
دھوم سے صف آرائی رہی بانوہ ہر ایک اہل وغا کے شل ہوئے ہر ایوان و قصر مقتل ہوگئے
قیصر باغ مین بھی معرکہ رہا دریا خون کا بہا مرزا برجیس قدر و بیگم صاحبہ نکل کر باہر گیے گورہ
ہر مکانات شاہی کے اندر گھس گیے مکانات اور کوچون مین ماتم تھا گویا ماہ محرم تھا اپنا اپنا
گھر چھوڑ کر شہر والے راہی ہوئے روانہ ہر نواحی ہوئے مرد عورتون سے چھٹ گیے
راہ جو نہ ملی وہ لٹ گئے جن عورات عصمت مآب کو نگاہ آفتاب سے شرم و انفعال تھا
اونکا یہ حال تھا کہ پیادہ پا سر برہنہ و بے نقاب بحال ابتر و خراب نہ راہ و راستہ معلوم
اپنی حفاظت و عزت سے سخت محروم بہت عورات خوف سے کنوؤن مین گر گئین بہت
از خود مر گئین فی الواقع ہنگامہ حشر تھا ہر ایک مبتلای قہر تھا شبا شب تمام لوگ
شہر کے گریزان ہوئے محلہ کے محلہ محض ویران ہوئے کسی گورہ نے کسی کسیکا خون کیا
کسی کو زخم سے اطمینان دیا مال و زر خوب لوٹا بھاگنے پر بھی پیچھا نہ چھوٹا شہر مین بڑے
بڑے سانحے ہوئے عجیب طرح کے واقعے ہوئے فقط

تذکرۂ پریشانی حکیم مرزا آغا جان و ترحم جرنیل فوج مرزا پیر

لکھنؤ مین ایک طبیب مسیحای دوران حکیم مرزا آغا جان صاحب تھے اولاد انکی ایک لڑکا اور
ایک داماد جب شہر پر لوٹ کی آفت آئی انکے محلہ مین بھی اسکی نوبت آئی لڑکے اور
داماد نے حکیم صاحب سے صلاح کیا کہ اب گھر سے مع عورات نکل جانا ناگوار ہے
عورتون کی حفظ آبرو دشوار ہے تو بہ تقدیر مین یہ ہے جو آفت گذری وہ سہئیے غرضکہ

یہ صلاح ہو کر دروازہ بند کیا فکر حفظ چند در چند کیا آخرکار ایک غول نمارتگران کا آیا مال
ومتاع جو کچھہ تھا وہ پایا لوٹ کے اور واماد حکیم صاحب کو پکڑ لے گئے حکیم صاحب تنہا
رہ گئے جب پھر دوسرا تیسرا غول پنجابی کا آیا گھر مین ایک خیمہ نہ پایا حکیم صاحب ملتجی
ہوئے کہ ہمکو اب پناہ نہین حفظ آبرو کا نباہ نہین از برای خدا ہمکو کسی جائے امن مین پہونچا دو
مقام امن بتا دو اوس غول مین کچھہ لوگ سنگین دل کچھہ بر سر رحم سمجھے ظالم کم تھے اس منت
حکیم صاحب کو قبول کیا حکیم صاحب کو مع عورات ساتھہ لیا اپنے افسر سے یہ حال کہا
کہ یہ شخص مرد شریف ہے عمر مین ضعیف ہے باغی و دشمن نہین سپاہ پیرفن نہین غرضکہ
اوس افسر نے اس بات کو قبول کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر پر جا کر رہو اور یہ چٹھی عدم تعرض
کی پاس رکھو اب کوئی مزاحم نہووے گا کوئی آبرو نہ لیوے گا حکیم صاحب بعد اس پریشانی
کے اپنے گھر آئے شکر خدا بجالائے بعد واماد حکیم صاحب بعد خرابی بسیار گھر پہونچے اور بیان کیا
کہ لٹ کا مار آ گیا ضعیفی کا سہارا گیا مین بمشکل تمام چلا آیا جملہ ماجرا کہہ سنایا غرضکہ دانشوران
فرنگ کو ہنگام جنگ بھی داوگستری رہی اور لڑائی مین بھی موقع سے عالم پروری رہی فقط

جانا مرزا برجیس قدر کا لکھنو سے جانب شمال

لکھنو مین ہر ایک جانب سے لڑائی رہی صفون کی صفائی رہی اکثر خادمان شاہ مینا
بھی لڑے بڑی جرات و شجاعت سے مرے سپاہ باغی مرزا برجیس قدر و بیگمصاحبہ کو
لیکر باہر ہوئی فوج لڑائی سے قاصر ہوئی احمد اللہ شاہ درگاہ حضرت عباس مین دو روز
تک خوب لڑے آخر کو سلامت نکل گئے شرف الدولہ ابراہیم علیخان نایب بھی باغیو نکے
ہاتھہ سے بے خطا ہلاک ہوئے اس واقع مین بہت لوگ دردناک ہوئے غرض کہ
کاکرآباد کی راہ سے مرزا برجیس قدر کا عبور ہوا سفر دور ہوا صدہا آدمی دریا مین بھاگ کر
گر گئے بہت ڈوب کر مر گئے چند رفیق ہمراہ برجیس قدر کے تھے باقی لوگ فوج غدر
کے تھے کوچ مقام کرتے گرتے پڑتے تا بہ بونڈی پہونچے وہان جا کر مقام کیا

بیگم صاحبہ نے نیا انتظام کیا علی محمد خان عرف ممو خان کو نایب بنایا و زیر ملکزادہ کہلایا
علاوہ انکے امراو مرزا ایک اہلکار تھا نہایت عقیل و ہوشیار تھا وہان سے چند ناظم مقرر
و مامور ہوئے جابجا روانہ حسب دستور ہوے حدود لکھنو مین انگریزون کا و عمل تھا ملک
جابجا باغیون کا عمل تھا ہر جانب سے توپ کی مار تھی آمد و رفت راہ کی دشوار تھی اکثر ان
مین مسافر لوگ تباہ و خراب ہوگشتہ و مبتلای عذاب جان بری کا کہین سہارا [illegible]
لوٹ مار سے چارہ نہین نہ جای امان نہ حفظ جان جب لکھنو لوٹ و پہونک سے خوب
برباد ہوا ہر ایک شخص مال و زر سے محتاج و آزاد ہوا انگریزون نے شہر مین منادی
کی کہ اب کسیکا مکان نہ لوٹے امن و چین سے رعایا آباد رہے سکتا ہی شہر جو قریب
قریب بھاگ گئے تھے یہ خبر سنکر اپنے گھرون مین آنے لگے جابجا بسنے لگے اور
جو لوگ مہینون کی راہ طی کرکے جلای وطن تھے خراب مرد و زن تھے بعد خرابی بسیار
لکھنو مین آئے اپنے اپنے موقع سے رہنے لگے اور گھر بنائے اور جو لوگ کہ اپنے مکانات
مین مقیم ہوئے حال سقیم ہوے دیکھا کہ گھر جلے مکانات لٹے اور جو لوگ کہ لوٹ سے
محفوظ رہے انکے گھر ضبط و نزول ہوئے تازہ مصائب حصول ہوئے مگر واہ رے
شہر لکھنو کہ اس تباہی مین بھی وہی رونق چارسو وہی لطف و آبرو خوش لباسی کا
امتیاز گدا و محتاج سے غرا نہ مگر فرق اتنا ہوا کہ وضع دار لوگون نے مکانات مین رہنا اختیار
کیا باہر نکلنا ناگوار کیا جب کہ تمام اہل شہر بعد مصایب عظیم اپنے اپنے گھرون مین مقیم ہوئے
تو سرکار انگریزی سے ٹکٹ آبادی کی تقسیم ہوئی اس مصایب سے شہر والے سخت
حیران تھے مگر یہ دو مصرعہ ورد زبان تھی بیت بھاگے جہان جہان تو بزن اور بحث لا

لٹ پٹ کے گھر کو آئے تو گھر کا ٹکٹ لا

حال امان بخشی ملکہ معظمہ وکٹوریہ خلایق لکھنو پر اور جنگ و مقابلہ جابجا تعلقداران اودہ سے

انگریزون نے ایسا اہتمام کیا کہ تھوڑے عرصہ مین شہر کا انتظام کیا ہر جانب سے
بندوبست ہوا برابر بلند و پست ہوا دوکانون مین سب دوکاندار آنے لگے چوک
و بازارون مین خریدار آنے لگے شہر مین سڑکین نکلنے لگین خاص بازار ہی چوک تک عمارتین
کہودی گئین قبرین جو راہ مین پڑین وہ مسمار ہوئین مقابر و مسجدین انہدام مین شمار ہوئین
مکانات سے غربا و مساکین نکالے گئے لاکھون گھر کہود ڈالے گئے ہر ایک سمت
سے راستہ تہا قلعہ مضبوط آراستہ تہا رومی دروازہ سے مچھی بہون تک حصار قلعہ
تیار ہوا میگزین مین اسباب جنگ کا وہان انبار ہوا یہان لکھنؤ مین یہ انتظام تہا اور باہر
جا بجا غدر و آلام تہا باقاعدہ فوج انگریزی علاقہ جات پر روانہ ہوئی واورسی یگانہ و بیگانہ
ہوئی میدان نواب گنج بارہ بنکی مین راجہ بلبہدر سنگہ تعلقدار چہلاری سے خوب معرکہ
لڑائی کا رہا مقابلہ صف آرائی کا رہا راجہ مذکور نے نہایت جرأت و شجاعت کا کام کیا جنگ
رستمانہ کرکے آخر کو جان دیا اور رانا بینی مادہو سنگہ تعلقدار شنکرپور بہی عجیب شان و دلاوری
سے لڑا میدان سے نہ پہرا چند بار اون سے لڑائی ہوئی ہر ایک جگہہ پر لڑائی ہوئی انگریزون
نے اوسکو لکہا کہ تمنے بہت شجاعت کی نہایت جرأت کی اب یہی مناسب ہے اچہی
رائے صائب ہے کہ سرکار مین بیخوف و خطر حاضر آؤ اپنی جان بری کا گہر بناؤ اگر تم کہنا نہ مانو
تو نہایت پچہتاؤ گے آخر کو ہم گولی برساوینگے کیفیت لڑائی کی دکہلاوینگے رانا نے جواب دیا
کہ اب زندگی خراب ہے امر صواب ہے اپنی بگاڑ کا کیا ملال ہے سلطنت پر زوال ہے
وہ آبرو عزت کہان ہمکو حاصل ہوگی اب عزت و حرمت زایل ہوگی اگر ہماری دو گہڑی
بہی تلوار چلےگی زمین ملےگی شمشیرزنی مین مثل ہمارے کون سور ہے زیادہ فضول گوئی
کیا ضرور ہے آخر کو رانا جنگ لیرانہ کرکے پاس مرزا برجیس قدر کے پہونچا سوائے اسکے
لال پرتاب سنگہ پسر راجہ ہنونت سنگہ تعلقدار کالاکانکر بہی بہت دلیری سے آمادہ جنگ
ہوا ہمراہیون کا حال تنگ ہوا اگرچہ جمعیت قلیل میدان مین جم گیا قدم اسکا تہم گیا

ہزار ہا سپاہ سے تیغ زنی رہی معرکہ مین ثابت بنی رہی دلیرانہ جوش وخروش رہا لڑائی
مین ہر ایک مدہوش رہا آخر کو سب لوگ حاضر ہوئے غداری سے قاصر ہوئے غرضکہ
اوس اطراف وجوانب مین بخوبی انگریزی انتظام ہوا عدالت کا انصرام ہوا علی العموم یہ
حکم جاری ہوا کہ اب کمپنی کا دخل جاتا رہا ملکہ معظمہ کا عمل ہوا اگرچہ فوج ہندوستانی نے
انحراف کیا مگر ہمنے سب کا قصور معاف کیا اور شاہ انگلستان کا یہ بھی حکم تھا کہ
قصاص نہ لینا مخالفون کو امان دینا چنانچہ اس اشتہار سے خاص و عام ظاہر ہوے مخالف
لوگ بھی حاضر ہوئے سب لوگون کے اشتہار سرکار مین داخل ہونے لگے اسباب
جہالت و بغاوت زایل ہونے لگے

معرکہ جنگ بونڈی اور جانا برجیس قدر کا کوہ بٹول ملک نیپال مین

لب دریای گہاگہرہ گورون کی فوج تھی اور اوس پار سپاہ باغی موج در موج تھی بونڈی
کے قلعہ مین مرزا برجیس قدر کا لشکر تھا بدرجہ مجبوری وہ گھر تھا سچ تو یہ ہے کہ اگر [illegible]
لڑائی سے منہ موڑتا کوئی باغی جان بچا سکی نہ چھوڑتا سخت اوس پر آفت بلا انگیز تھی تہا
ہراس مین یہ رستخیز تھی ہمراہیان مین راجہ بینی مادہو سنگہ بڑے شجاع و جری نامی رہے
ہر معرکہ مین جانفشانی مین حامی رہے جو جو ساتھ تھے سب نے جان سے ہاتھ دہویا ریاست کو
کھویا لڑائی گہاگہرہ پر رہی تلنگون کو ہزیمت اکثر رہی ایدہر لوگون نے صلاح کیا کہ والی
نیپال کو نامہ لکہا جاوے کہ اس وقت مین ہماری اعانت کرنا چاہیے کمک دینا چاہیے
کہ انگریزون سے معرکہ جنگ ہے عرصہ زندگی کا بہت تنگ ہے ابہی تک جس طرح ہوسکا
ہمنے مقابلہ کیا بخوبی مجادلہ کیا نصاری کو بہی تمنے مدد دی تھی اب ہمکو بہی کمک دو اپنی
سپاہ سے کام لو چنانچہ ایک خیرخواہ ذی وقار یہ تحریر لیکر نیپال گیا تباہ حال گیا مگر کوہ
پہونچا محافظان سے رسم وراہ کیا نامہ پہنچنے پہونچا دیا مگر حاکم نیپال تک رسائی
ہوئی کسی طرح سے زبان آرائی ہوئی اگرچہ وہان سے بظاہر کمال اقرار ہوا مگر بااینہمہ

انکار تہوا آخر کو ایلچی بے نیل مرام واپس آیا اعانت کا نہ کچھ پیام لایا اپنے اپنے شغل مین ایک
اہلکار ہوا وہان غول و تزن تیار ہوا گیا گڑھ پر سب فوج انگریزی جمع ہوئی جز و کل سپاہ
مجتمع ہوئی پل کشتی کے گھاٹ پر تیار ہوئے گورہ اوس پار ہوئے آٹھ دس دن پہر خوب
لڑائی رہی دونون جانب سے بخوبی صفائی رہی عین گھاٹ پر تلوار چلتی رہی ہر ایک
فوج دہلتی رہی اگرچہ لشکر باغی مغرور ہوا وہان سے بہی قیام دور ہوا فوج باغی کی
تعاقب و جنگ گورہ سے زیر و زبر بہاگنے کے سامان پیش نظر فقط بوندی سے جیسے
فوج باغی ہمراہ مرزا جیسے قدر علی افغان وغیرہ ان آگے بڑہے اول مرزا کو عجیب
واقعہ ہوا کہ پہلے درمیان مین حایل ایک دریا ہوا وہان نہ کشتی اور نہ ملاح پشت پر انگریزی
سپاہ دریا سوچ در سوچ ہر جانب سے گورہ کی فوج الاس کشمکش مین بہی فدا ہر این تہا
کوئی سامان جنگ پاس نہ تہا گہوڑون کے زیر بند کاٹ دریا پار ہوئے سامان قدرت خدا
کے آشکار ہوئے وہان پار مین اول شہزادہ کا مقام ہوا نگہبان لشکر اسلام ہوا اللہ بخش خان
جرنیل حفاظت کو مامور شجاعت و دلیری مین مشہور سپاہ باغی جملہ پریشان و باحال
سقیم فوج گورہ قریب تر مقیم صبح کو سب اہلکار ایک جا تہم گیے فوج انگریزی کے ہر سے
گہبرا کے سپاہ باغی مقابلہ سے بہاگ گئی شہزادہ نے عنان گہوڑہ کی اوٹہائی وہان پارہ
سو چلکر بیگوات پور مین صورت دکہائی روز و شب وہان قیام ہوا برپا خیام ہوا دوکان
و ہر اقسام کی بساط جنس و مٹہائی کی افراط کسی چیز کی کمی نہین مگر لڑنے مین فوج باغی
جمی نہین بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ ایک عرضی آئی ہے سید محمد حسن خان ناظم تلشی پور
گڈہی مین محصور ہے اوسکی فکر رہائی ضرور ہے فوج انگریزی سے مقابلہ ہے معرکہ کا
مجادلہ ہے چنانچہ وہان سے فوج باغی تلشی پور مین داخل ہوئی اعانت مین شامل ہوئی
اگرچہ وہان سے کئی کوس پر وہ حصار تہا جہان معرکہ کارزار تہا رات گذری صبح کو
اطلاع ہوئی کہ ناظم نے شکست کہائی فوج سب گہبرائی نالہ ار پر قیام ہو وہ جد

نیپال کا مقام ہے غرضکہ اہالیان فوج نے بیگم صاحبہ سے کہا کہ یہان سے کلہ پامین
قیام کیا جاوے وہین شب کو مقام کیا جاوے چنانچہ لب دریای راپتی مورچہ باندھکر
خوب لڑائی ہوئی معرکہ کی صف آرائی ہوئی وہان بھی باشندہ کوب فوج گورہ کی زدر سنگہ
سے بچا گئی اوس مقام پر نانا راو و بالا راو بھی موجود تھے فوج انگریزی سے خوب مقابلہ
رہا جنگ سے میاولہ زیادہ توپ چلی کہ زمین وہان کی ہلی آخر کار صبح سے تا اختتام مقابلہ
جنگ باعرصہ لڑائی کا تنگ ہا فوج باغی گڈھی سے باہر نکل گئی مقابلہ سے ٹل گئی جب
افواج باغی رو گردان ہوئین بیگم صاحبہ سخت حیران ہوئین بیگم صاحبہ سکھپال پر سوار ہوکے
نیپال کو چلی گئین سپاہ باغی متفرق ہوئین اگرچہ نگہبان حد نیپال نے روکا سپاہ منفرور کو
ٹوکا مگر اوس وقت کون سنتا تھا کسی کے کہنے سے کون رکتا تھا لب راپتی پہونچکر
قیام ہوئے پہاڑ اوترکر بشنگر کی مقام ہوئے مرزا برجیس قدر صبح کو خواب سے بیدار
ہوئے سلام کو حاضر سردار ہوئے رانا بینی مادھو سنگہ و راجہ خوب سنگہ و راجہ دیبی بخش
و راجہ ہرودت سنگہ تعلقداران و سید محمد حسن خان ناظم و نانا راو و بالا راو فراہم ہوکر
آئے جو نگہبان راہ نیپال تھا اوسکے بھی زر و مال دیا اعانت کا وعدہ لیا کیونکہ وہ
واقف راہ نیپال تھے محافظ کمال تھے احسان علیخان جرنیل فوج نیپال ہمراہ تھا
افسر سپاہ تھا غرضکہ دیوکڑہ مین بعد طے منازل کوہ و درکوہ تیسرے روز مقام ہوا بلیانہ
نیپرہ ندی پر قیام ہوا چوتھے روز مخبر نے خبر دی کہ سمی ہرنجن ایک عزیز راجہ نیپال کا
ایلچی بن کر آیا ہے کوئی خط لایا ہے یہان بھی فوج یکقلم آراستہ ہوئی صف سپاہ
پیراستہ ہوئی خدا بخش خان کمیدان آگے بڑھے اوس سفیر نیپال کو ساتھ لائے
یہان کی جو فوج کثیر اوس نے دیکھی سخت متحیر ہوا کہ ابتک یہ ہجوم ہو لڑائی کی دھوم ہے
شہزادہ کے پاس جاکر سر تسلیم خم کیا نذر دیکر سلام پیش کیا اوسوقت اوس سفیر کو
کچھ ایسا رعب چھایا کہ بجز سکوت زبان پر کچھ نہ لایا بعد تھوڑی دیر کے ایک لفافہ

شاہزادہ نے ملاخطہ کیا وہان تخلیہ ہوا نامہ پڑہا اوسکا یہ مضمون تھا کہ اس کوہ پر جو گذنہ
حضور ہوا یہ کوہ رشک طور ہوا اب مکان مین قدم رنجہ فرمائے یہان تشریف لائی
منظور ہو تو جنگ کیا ضرور ہے اور اگر نہین یہ بات ہے تو یہان تواضع ومدارات
ہے اس قول کو رسم وفا تصور نہ فرمائی ہماری کفالت سے چلے آئے شاہزادہ نے یہ نامہ پڑہا
ارادہ خاص نیپال ہوا اطمینان کمال ہوا غرض کہ وہان سے صعوبات سفر اوٹہاتے
چلے پہلے پہاڑ سے دوسرے تک چند روز مین راہ طے کیا صعوبت سر پر لیا چنانچہ بعد
کوچ ومقام شب وروز مین طے کرتے کرتے بیس دن مین قریب ایک دریا کی گذر ہوا
دو روز وہان لشکر ہوا جنگ بہادر دیوان راجہ نیپال جو حاکم سرکوہ تھا ساتھ اوسکی
سپاہ کا انبوہ تھا گھوڑہ پر سوار جانب لشکر شاہزادہ کے دوچار ہوا لشکر دیکھکر گھبرایا
فوراً یہ کلمہ زبان پر لایا کہ آپکا یہان رہنا مناسب نہین مع فوج یہان سے پھر
جائے بٹول مین قیام فرمائے جب شاہزادہ نے یہ مضمون سنا دل مین سخت رنج
گذرا پہلے یہ راز نہ عیان ہوا مگر بعض بعض سنکر بدگمان ہوا فوج باغی مین یہ صلاح
ہوئی کہ ہم لوگ کثیر ہین نیپال کی فوج سے لڑین گے وہ کیا کرینگے مگر ناصر الدولہ
ممو خان نایب نے یہ کہا کہ اسکا انجام محض خراب ہے یہ امر بالکل ناصواب ہے
پشت فوج انگریزی آتی ہے اگر ان لوگون سے مقابلہ ہوا تو گویا دو طرفہ مجادلہ ہوا
مناسب ہے کہ بٹول کو پھر چلو لڑائی کا نہ نام لو یہ مشورہ ہو کر بٹول کو فوج چلی سپاہ
متفرق ہوئے اب اوسوقت کی مصیبت کیا بیان کی جاوی کہ العظمۃ للہ یعنی کوہ سے
رجعت قہقری کرنا صعوبات سفر اوٹہانا گویا سامان قیامت تھا اور عجیب معرکۂ آفت تھا
غرض کہ بعد ایک ماہ کے پہر بٹول پر جہان پہلے مقام تھا لشکر کا قیام تھا پہونچے قضارا
مخبرون نے خبر دی کہ احسان علیخان کرنیل نیپال جو سد راہ فوج انگریزی تھا ادن سے
سپاہ انگریزی سے مقابلہ ہے فرنگی سے اونہون نے شکست کھائی کوئی بات نہ بست آئی

اگرچہ بظاہر یہاں سے خیرخواہ ہی مگر پاس والی نیپال کے رسم و راہ ہے یہ حال سنکر سے
بدری نرسنگھ میر لشکر نیپال کو بیگم صاحبہ نے لکھا کہ تمنے بے شبہہ ہمارے ساتھ دغا کیا
دشمن سے ملکر دغا کیا اب ہمارے قریب فوج انگریزی آگئی تمنے کچھ بھی نہ امداد کی بدری نرسنگھ
نے جواب لکھا کہ مین جنگ بہادر کو یہ حال لکھتا ہون جواب طلب کرتا ہون اگر حکم دیوان کا
آوی گا تو فدوی کمک کو جاوے گا یہ انتظام ہو رہا تھا کہ یکبارگی فوج انگریزی نے چارون جانب
سے گھیر لیا اور محاصرہ کیا چنانچہ بدری نرسنگھ کو لکھا کہ اگر اب تمہارے ٹھہرنے مین درنگ ہے
تو یہان معرکہ جنگ ہی آپ کے گھر مین بھی آمان نہ پائی تقدیر نے یہ کیفیت دکھائی پھر جواب آیا
کہ ہم انگریزون کو کیونکر روکین اور اونکی فوج کو کیونکر ٹوکین ہمکو اسقدر زور بازو نہین لڑنے
کی آرزو نہین ہمارا کیا اختیار ہے فرنگی شہنشاہ و تاجدار ہے اگر آپ کو امان لینا منظور ہے
تو آپ معہ چند کس چلے آئیے درنگ نہ فرمائیے فقط اپنے اتالیق و طفل و زن کو ساتھ لاؤ
سب فوج چھوڑ آؤ اور اگر معہ فوج آؤ گے تو سر کوہ معرکہ جنگ ہے میدان عافیت کا
تنگ ہے چنانچہ اس نامہ کے ساتھ ایک اپنا افسر بھی روانہ کیا اور حکم دیا کہ اگر بیگم صاحبہ
آوین تو ساتھ لانا اس واقعہ سے سب کو ہراس ہوا ہر ایک بدحواس ہوا غرضکہ بمجرد
وصول اس تحریر کے شاہزادہ مع بیگم صاحبہ و میر مہدی و حکیم حسن رضا اتالیق و مفتاح الدولہ و
احمد حسن خان وغیرہ شفیق جو ہمراہ تھے اور ہر طرح سے خیرخواہ تھی روانہ ہوئی اور پریشان بیگانہ و یگانہ ہوئے

حال جنگ دامن کوہ

جبکہ کوہ بٹول سے نیچے آئے مورچے راہ مین ہوے مشورہ جنگ باہم سپاہ مین ہوئی
میدان مین صف آرائی تھی صلاح لڑائی تھی کہ ایک مخبر نے خبر دی کہ بٹول سے فوج بڑھ
آئی جلد سامان جنگ کرو آگے بڑھو ممو خان نایب ہمراہ فوج آیا چپ و راست مورچے
جمایا یمین و یسار کے فوج کا کیا شمار تھا قلب مین بارہ ہزار پیادہ و سوار تھا افسران لشکر
لڑائی سے ہوشیار ہر جانب سے معرکہ کارزار رہا [illegible] سے سپاہ پانچ دلیرانہ [illegible] آگے بڑھی

فوج فرنگی کی نظر پڑی وقت جنگ توپ چلنے لگی زمین پہاڑ کی لرزنے لگی دیر تک صدائے توپ
بلند رہی لڑائی دو چند رہی آخر کار فوج باغی قریب فوج انگریزی کے پہونچی اور ایسی تلوار چلی
کہ اوسوقت سپاہ انگریزی جگہہ سے ٹلی مگر سنا فوج انگریزی نے پہر حملہ کیا سنگینون سے
کام تلوار کا لیا آخر کار سوار و پیادہ باغی جانب کوہ مفرور ہوئے لڑائی سے دور ہوئے
جہان خیام شہزادہ کے تھے وہین بہاگ کر سب سپاہ آئی باحال پریشان و تباہ آئی اور
وہان سے بہاگ کر بمقام ماہ پور پہونچی گویا بڑی دور پہونچی تین دن وہان قیام رہا رسد
رسانی کا نہ انتظام رہا سپاہ انگریزی کوہ پر صف بصف تھی موقع سے ہر طرف تھی کسی کو
وہان نہ آب و دانہ نصیب ہوا ہر ایک ہلاکت کے قریب ہوا افسر سپاہ نیپال نے جو
سر کوہ تھا یہ حال سنا کہ فوج شاہزادہ کی بسبب بہوک کے سخت پریشان ہے نہ پہونچنے
رسد سے حیران ہے قریب ہے کہ پہاڑیون پر یورش کرے واسطے رسد کے لٹیرے چنانچہ فوراً
سب سامان رسد کا بہیجا یا ہر ایک نے بعد تین دن کے شکم سیر کیا کیونکہ یہ سب لوگ
بندۂ شکم تھے ظاہر مین بہت لڑائی مین کم تھے بعدہ افسر فوج نیپال نے بیگم صاحبہ کو یہ پیام بہیجا
کہ اس مقام پہ سخت تکلیف و پریشانی ہے ہر طرح سے حیرانی ہے مناسب ہے کہ آپ
نئی کوٹ مین آ جاوین فقط پانچ سو آدمی ساتھ لاوین کوٹ مین زیادہ اژدہام نہ ہوئی جمعیت
عام نہ ہوئی یہ سنکر شاہزادہ سوار ہوا با سپاہ مردم دو چار ہوا اوسی شب کو یہ ماجرا گذرا
کہ ہر ایک افسر باغی ایک جا ہوئی سبہون نے مشورہ کی کہ امراو مرزا کو فوج انگریزی سے
باطناً التیام ہے آپس مین نامہ و پیام ہے مناسب کہ اسکو قتل کرو کہ آیندہ کسیکو ایسی جرأت نہو
امراو مرزا نے یہ حال سنا فوراً قبل از شاہزادہ کے نئی کوٹ مین پہونچا چنانچہ شبا شب
یہ باغی لوگ بتلاش امراو مرزا وہان پہونچے امراو مرزا وہان پوشیدہ ہوکر دیوان جنگ بہادر
کے پاس گیا بعالم ہراس یہ حال کہا کہ سب سپاہ باغی ناحق ہماری دشمن جان ہے عقل
حیران ہے کہ دل سے فرنگی کا خیر خواہ ہون ظاہر مین انکا بدخواہ ہون پہلے یہ باتین

بعدہ کچھہ سندین انگریزی دکھلائین آخر کو نئے کوٹ مین قیام رہا دس مہینے تک قیام رہا

حال اسیری ممو خان وغیرہ

دیوان جنگ بہادر نے شاہزادہ کو بہت مال و زر نذر دیا اور بڑی عزت و توقیر و دعوت
کیا بعد رسم مہمانی کی ملکزادہ نے دیوان کو خلعت زرنگار پہنایا اور ایک گھوڑہ عربی
کہ نام اوسکا نگینہ تھا مرحمت فرمایا اور افسران فوج نیپال کو خلعت و انعام تقسیم ہوئے
مگر بسبب ناموافقت آب و ہوا کے سب لوگ باحال سقیم ہوئے جس جس نے وہان کا
پانی پیا فوراً ٹھنڈا ہوا پھر نہ جیا اور باقی کی جان پر بنتی تھی لوگون کو عجیب جانکنی تھے
خان ممو خان چکلہ دار جو وہان ہمراہ تھے راہی ملک بقا ہوئے اور بہت لوگ مجروح
تیغ قضا ہوئے باقی ماندہ جو زندہ رہا اونہون نے انگریزون سے پیغام دیا کہ اب ہمکو
خواہش امان ہے مقام الامان ہے شہزادہ فرسیان حصار و در و در پیادہ و سوار غرضکہ
دیوان جنگ بہادر نے شہزادہ کو لکھا کہ کوئی اہلکار لئیق و ہوشیار یہان آوے چند باتین
سن جاوے چنانچہ خود شہزادہ سوار ہوا اور دیوان بھی واسطے استقبال دوچار ہوا
اول دیوان شہزادہ سے زمین بوس ہوا اظہار افسوس ہوا اپنے مکان مین لایا با صد وقار
پیش آیا کرسی زرنگار پر شہزادہ کو بٹھایا شہزادہ نے یہ ماجرا سنایا کہ آگے بھی بہت انقلاب
ہوئے اکثر بادشاہ برباد و خراب ہوئے مگر یہ قاعدہ رہا کہ جب آسمان نے کسی بادشاہ کو
اپنے گردش سے ستایا تو دوسرا سلطان و امیر اوسکی اعانت و امداد مین پیش آیا
ہمارے بزرگان سے واقف ہو کہ جب کوئی کبھی یہان آیا اطاعت سے تملوگون کو
مطیع پایا ہمارے یہان سے تمکو واسطے سیر و شکار کے ملک دیا بڑی عزت و توقیر کیا
اب تمہارے واسطے فخر کا مقام ہے کہ ہمارا یہان قیام ہے تمکو ہماری اعانت سے
کنارہ ہے یا اسمین کیا اشارہ ہے یہ کہکر ملکزادہ رخصت ہوا ایک شخص کو واسطے حصول
جواب کے وہان رہنے دیا دیوان نے اوس سفیر کو صاف جواب دیا کہ ہمسے امداد ام

محال ہے یہ خام خیال ہی فرنگی کی ہم اعانت کر چکے ہین اونہین کی رفاقت پر قدم ٹہر چکی ہین انگریزون نے ہمکو گنج و مال گران دیا ہے وعدہ کمک کا لیا ہے پس اب مناسب ہی کہ ممو خان نایب کو لکہو کہ یہان آوی مگر سپاہ کو وہان چہوڑ آوے سفیر نے ملک زادہ کو مفصل یہ تقریر سنائی راہ نشیب و فراز کی دکھلائی چنانچہ بموجب طلب متواتر و اطمینان تحریرات کے ممو خان چلنے کو تیار ہوا جو خط کہ مخفی آیا تہا وہ بہی ممو خان کو ملا بہرحال ممو خان مبتلای بیم و یاس ٹہول سے روانہ ہوا طلب کا محض بہانہ ہوا اخرکار درمیان کوہ کے فوج نیپال نے ممو خان کو اسیر کیا کشمکش سے دستگیر کیا دیوان جب حال مقیدی ممو خان سے اطلاع ہوے فورا انگریزون کو خبر دی کہ اب نایب کار پرداز مقید ہو گیا لڑائی کا سامان گہٹ گیا فوج باغی کا پاؤن کٹ گیا دیوان نے فوج باغی کو پیام دیا کہ اب ہتہیار رکہہ جاؤ جہان مزاج مین آوے چلے جاؤ بعد اس رد و قدح کے ممو خان پا بزنجیر ہوا اور ہر ایک سپاہی اوسی طرف سے روانہ کشمیر ہوا اور اوسی عرصہ مین ایک عورت نا نہارا وکی جو گرفتار ہوئی اوسکو انگریزون نے پاس بیگم صاحبہ کے بہیجدیا تہوڑا شخصیا ایک نشد ہوید

حال کشتہ ہونی رانا بینی مادہو سنگہ تعلقدار شنکرپور کا

دیوان جنگ بہادر وہان سے پہر اقلعہ دیوگڈہ مین پہونچا جہان بینی مادہو سنگہ کی فوج تہی وہ سپاہ بہی موج در موج تہی دیوان نے رانا کو پیام دیا کہ تمکو لازم ہے کہ انگریز سے اطاعت کرو اپنی گہر مین آباد ہو رنج و محنت سے آزاد ہو رانا نے جواب دیا کہ اب گہر کہان ہے کون مقام امان ہے رانا نے یہ حال دیکہکر اپنی عورت کو رخصت کیا اور بیگم صاحبہ کے پاس بہیجدیا اور سوای اسکے اپنا زر و مال کا انبار کیا سب لوگون کو اذن عام دیا کہ جس کا جو جی چاہے ولیجاوے اپنا گہر بناوے رفیق رفقا نے کہا کہ ہمکو زر و مال سے کیا کام ہے آپکی رفاقت سے آرام ہے دو سو اڑتالیس آدمی رانا کے خاص رفیق ساتہہ رہ گئے تہے نہایت جرات کے تہے اور دیوان جنگ بہادر کے دو ہزار آدمی مسلح و کارگذار علاوہ اوسکی فوج انگریزی کی سپاہ

وسوار غرض کہ بینی ماد ہو سنگہ سے خوب معرکہ جنگ یا تیغ زنی کا ڈھنگ رہا مگر واہ رہی جرات و دلاوری کہ ہر ایک سپاہی رانا کا سور و شیر تھا رستم و دیو تھا جب مقابلہ تیغ زنی کا ہوا تو لڑتے لڑتے تو پون کے منہ پر ڈھالین دے دین عجیب عجیب دلاوری کین چنانچہ وہ تھوڑی سی فوج کے لوگ بہت بھاگ گئے اور بہت مرے اور فوج دیوان کی کمین گاہ مین تھی اور کچھ اثنای راہ مین تھی چنانچہ پہلوان سنگہ افسر فوج نیپال نے پیچھے آکر چھاپہ مارا کھیل لڑائی کا بگاڑا رانا بھی اوسی معرکہ مین بہت جرات و شجاعت سے مارا گیا لڑائی کا سہارا گیا اتفاقیہ دیوان کو لاش رانا پر آیا حرف تحسین زبان پر لایا وہان سے دیوان مذکور بٹول آیا جہان ممو خان محبوس تھا رہائی سے مایوس تھا بھوسیچا ممو خان نے ہر چند عذر و منت کیا کمال لجاجت کیا مگر کچھ نہ سنا دوستی مین کار دشمنی کیا چنانچہ ممو خان اور نواب خان بہادر خان رئیس بریلی کو یہ بھی وہان اسیر تھا مبتلای آفت دیگر تھا سپرد فوج انگریزی کے کردیا یہ کام دغا کا کیا بعد طے ہونے اس معرکہ کے انگریزون نے پھر بیگم صاحبہ کو نامہ لکھا اور پیام بھیجا کہ فی الواقع اس معرکہ مین آپ کی کچھ خطا نہین آپکو کچھ دغدغہ نہین سپاہ باغی سے آپ کو بھی مجبوری ہوئی لڑائی ضروری ہوئی عورتون سے مردون کو ملال و کینہ خلاف ہے بعید از انصاف ملک زادہ سے بھی ہم نہین کینہ خواہ ہین خردسالی سے وہ بے گناہ ہین جو لوگ کہ مغوی و بد سرشت تھے زبون و زشت تھے اونکو سزای اعمال ہوئی زندگی اونکی محال ہوئی اب حلفیہ ہم لکھتے ہین اور قسمیہ بیان کرتے ہین کہ ہم سے آپکو کوئی گزند نہ آویگا کوئی صدمہ نہ پہنچیگا آپ پس و پیش دل مین نفرمائیے اور شاہزادہ کو لیکے چلے آیئے اگر وطن مین رہنا منظور ہے تو وہان جائیے ورنہ پاس بادشاہ کے کلکتہ آئیے واسطے معاش کے کچھ علاقہ اور کچھ تنخواہ ہوگی لیکن نہ کچھ ہمراہ سپاہ ہوگی شاہزادہ کا کبھی فخر و امتیاز کم نہ ہوگا یہ قول ہرگز برہم نہ ہوگا جس مقام پر شاہزادہ کا قیام ہوویگا ہمارے ایک پہرہ کا مقام ہوگا شاہزادہ ایک جگہ پر قناعت کرین کبھی باہر نہ نقل و حرکت کرین نامہ و پیام کہین نہ آوی کوئی جاسوس و سفیر آنی

نہ پاوی اگر یہ شرایط منظور ہین تو تحریر با ہمی بھی ضرور ہے بیگمصاحبہ نے یہ بات سنکر جواب دیا کہ تنخواہ لینا قبول نہین ایسی قناعت مین کچھ حصول نہین خداوند کریم معین ہر حال مین ہے اب تا بہ زیست انتظام نیپال مین ہے دل سے تمنای شہر ہے یا نہین آپ کے قول کا اعتبار نہین جب یہ جواب صاف از جانب بیگمصاحبہ کے انگریزون نے سنا فورًا حکم دیا کہ بیگمصاحبہ سکھپال مین سوار کر کے لوگ نیپال لیجاوین وہین قیام کرین بیگمصاحبہ کی تمنای دلی یہ تھی کہ کربلای معلی جاوین سعادت کونین اوٹھاوین مگر راہ کربلا کی نہ پائی اس سے محرومی آئی غرض کہ وہان سے شہزادہ و بیگمصاحبہ مع چند خواجہ سرا و خواص و ملازم خاص بمنزل کہی طے کر کے داخل ملک نیپال ہوے ہنگامہ لڑائی سے فارغ البال ہوئی چنانچہ اوس عرصہ مین والی ملک نیپال سرکوہ تھا ہمراہ اوسکے ایک انبوہ تھا واسطے استقبال شہزادہ کے آگے آیا بہ تعظیم و تکریم پیش آیا واسطے شہزادہ کے ایک مکان عمدہ و نفیس و با ضیافت مین پانچ ہزار روپیہ نقد و چند اسپ و پیل پیش کیا شہزادہ نے بہت بھاری خلعت جواہر نگار و ملبوس زرتار عنایت فرمایا اور تحایف گرانمایہ پیش آیا جسقدر رفیق شہزادہ کے اہل وقار تھے ملازم و اہلکار تھے اونکو یہ حکم ہوا کہ سب نئی کوٹ سے باہر نہ جاوین اور لوگ شہر لکھنؤ سے یہان نہ آوین غرضکہ اوس کوٹ مین بڑا اژدہام تھا ملک نیپال بھی مامن خاص و عام تھا اس عرصہ مین انگریزون نے عمومًا ندادی ہر ایک مقام مشتہر یہ صدا کی کہ اب مجرمان کے قصور معاف ہوئے جرایم بغاوت سے صاف ہوے جو کوئی امن و امان چاہے بلا خوف و خطر حاضر آوے جان منظور ہو چلا جاوے جب یہ خبر علی العموم مشہور ہوئی تو لوگوں کی وحشت دل سے دور ہوئی بڑے بڑے رستم دل شجاع حاضر ہوے احکام معافی قصور سے باہر ہوئی سبہون نے ہتیار رکھ اپنے اپنے وطن کی راہ لی بعد از مصائب عظیم گھر و مین پناہ لی الغرض ہر جگہ پر امن عام ہوا معرکہ غدر کا تمام ہوا فقط ——

حال انگریز جنرل بہادر کا لکھنؤ مین اور کیفیت دربار رئیسان

ملک اودھ وغیرہ زمانہ میر واجد علی داروغہ سجادہ کی خیرخواہی

القصہ بعد شورش غدر کے تسلط عام ہوا ملک اودھ مین بخوبی انتظام ہوا رات دن کا خدشہ موقوف ہوا ہر ایک شخص اپنے اپنے کام مین مصروف ہوا ملک اودھ مین ہر جانب مکانات انگریزی تعمیر ہونے لگے سڑکون و صفائی مین مصارف کثیر ہونے لگے ہر قصبہ و شہر معمور ہوا چار سو کچھ کچھ آباد لکھنؤ ہوا جو کچھ مفسد و باغی تھے وہ محبوس زندان ہوئے قاتلان انگریز بے جان ہوئے اس عرصہ مین نواب گورنر جنرل بہادر ہند لکھنؤ مین مع خیل و حشم داخل ہوئے ملک کے انتظام مین شامل ہوئے فوج ہمراہی بے شمار گورہ و ہندی پیادہ و سوار الغرض رعب عام ہوا ہر طرح کا انتظام ہوا اولاد شہزادگان لکھنؤ سے جو مطیع تھے ملاقات ہوئی اجرای تنخواہ و ثنایق کی گفتگو و بات ہوئی علاوہ ہرین جو راجگان و تعلقدار ملک اودھ کے خیرخواہ تھے ان سے ملازمت حاصل ہوئی نذر ہر ایک کی داخل ہوئی خلعت عطا فرمایا ہر ایک رئیس کا مرتبہ بڑہایا بعضون کو فقط خلعت دیا بعضون کو جاگیر و انعام مرحمت کیا ایسا لکھنؤ مین داروغہ میر واجد علی خان خیرخواہ سرکار ہوئے عزت و آبرو مین نہایت فوقیت حاصل ہوئی کیونکہ انہین ایام غدر مین زنان انگریزی کا جان بچایا اسکے صلہ مین خطاب خیرخواہی اور لاکہہ روپیہ نقد پایا یہان تک حالات اودھ کے مرقوم ہوئے جو کچھ رطب و یابس معلوم ہوئی

اب آیندہ کیفیت کلکتہ کی تحریر ہوتی ہے مختصر تقریر ہوتی ہے

کیفیت رہائی سلطان عالم قلعہ ولیم فورٹ کلکتہ سے اور قیام کرنا مکانات مٹیا برج مین اور پہونچنا نواب بیگم صاحبہ کا لکھنؤ مین

جب کہ بعد زمانہ غدر کے انتظام ہوا ہر ایک مفسد و باغی تمام ہوا ہندوستان مین تسلط عظیم ہو گیا انتظام بدستور قدیم ہو گیا گورنر جنرل بہادر نے سلطان عالم کو پیام دیا کہ آپ نے فی الواقع اس زمانہ مین بہت تکلیف پائی اور ہر طرح کے تصدیعہ اٹھائے اگرچہ کم ایذا درمیان تھا ہے الا پابندی ناگوار ہے اب اس قلعہ سے اوسی باغ قدیم

مین جہان پہلے مقام تھا تشریف لائی بعشرو وقار قیام فرمائی جب کہ یہ خبر مشہور ہوئی ساری وحشت دور ہوئی مکان دار ہوشیار ہوی سب سامان تیار ہوی محلات مین یہ خبر آئی گویا قالب بیجان مین جان آئی توپ سلامی کی چلی معلوم ہوا کہ حضرت سوار ہوئی فارغ از حصار ہوئی اہالیان شہر واسطے سلام کے دورویہ صف بصف تھے اور گدا ومساکین دعائین کف بہ کف تھے غرض کہ سلطان عالم سوار ہوکر زر ومال لٹاتی جمال مبارک دکھاتی داخل باغ ہوئی اوس گلشن کی لوگ باغ باغ ہوئی بادشاہ قصر شاہی مین آئی خاص وعام نذرین وتصدق لائی رونق افروز مسند ہوئے نثار زر ومال آن حضرت ہر ایک کو خلعت وانعام ہوئی علی قدر مراتب اعزاز واکرام ہوئی وہ باغ جو باد خزان سے ویران تھا سرسبز وشاداب ہوا ہر کس وناکس کامیاب ہوا لکھنؤ مین جو یہ خبر آئی خوشی وخرمی چھائی محلات جو لکھنؤ مین تھے خطوط ونامجات شوقیہ اونکے واسطے مبارکباد کی روانہ ہوئی مسرور خویش وبیگانہ ہوئی بادشاہ نے سب نامجات ملاحظہ فرمائی جوابات ہر ایک کے لکھوائی چونکہ دو سال دو ماہ سلطان عالم قلعہ ولیم فورٹ مین محبوس رہی بظاہر رہائی سے مایوس رہے مگر وہان بھی شب وروز اوقات مبارک تذکرات وتصانیف اشغال اوراد ووظایف مین مشغول تھے تلاوت کلام مجید کا معمول رہا حال بلاغت وسخندانی اوس گوہر یکتا کا اظہر من الشمس لہذا اوس زمانہ مین بوفور ذکاوت وتبحر ذہن والا مین یہ آیا کہ جملہ آیات وعایۂ قرآنی وکلام ربانی کو یکجا جمع کیا اور ہر آیت کی شرح مفصل بکمال دقایق وترکیب علم قرآن سے لکھدیا کہ ایسی کتاب جامع ونافع کسی قاری نے آج تک تالیف نہین کی اور نہ کسی عالم تبحر نے تصنیف کی چنانچہ اوس مجموعہ کا صحیفہ سلطانیہ نام ہوا اور پسندیدہ خاص وعام ہوا الغرض برکت اس شغل محمودہ کے مشکل رہائی کی نظر آئی اور حلال مشکلات نے بکمال ترحم صورت بہبود ونجات کی دکھلائی ایک شاعر نی تاریخ رہائی کی تصنیف کی ہے وہ اس موقع پر لکھی جاتی ہے تاریخ

کہا یہ مورخ نے شکر آلہ	چھٹے رنج زندان و محبس ہو شاہ

حال انتقال ملکہ کشور بادر سلطان عالم و مرزا اسکندر حشمت برادر بادشاہ بمقام شہر لندن اور واپس آنا مرزا ولیعہد بہادر کا کلکتہ مین

جناب ملکہ کشور مادر جرنیل صاحب برادر مرزا ولیعہد بہادر پسر بادشاہ جو شہر لندن کو واسطے کامیابی و داد خواہی کے گئے تھے اونکی تحریرات سے واقعات وہان کے معلوم ہوتے رہے جو حالات مرقوم ہوتے رہے چند سال و ماہ وہان قیام رہا ہر ایک سے مراسم نامہ و پیام رہا آخر کو ملکہ وکٹوریہ سے ملاقات ہوئی ہر طرح سے تواضع و مدارات ہوئی جواہرات گران بہا و تحائف عمدہ پیش ہوئے ملکہ معظمہ نے پذیرا کیا گرانمایہ خلعت عطا کیا واسطے دادیابی کے تسلی دی داد خواہون کو تشفی دی مگر مشیت ایزدی دیکھو کہ جب ایسی امید ہوئی تو ملک ہندوستان مین فساد غدر کا زور ہوا یورش کا شور ہوا عاقلان فرنگ سب حیران ہوئے اس معرکہ غدر سے پریشان ہوئے بعدہٗ مادر بادشاہ کو سخت علالت ہوئی علیل طبیعت ہوئی آخر کار پیام اجل آیا جرنیل صاحب بہادر و مرزا ولیعہد بہادر نے صدمہ مفارقت اوٹھایا چنانچہ جرنیل صاحب نے بھی وہین انتقال کیا ولیعہد نے سخت رنج و ملال کیا الاقضا سے کیا چارہ ہے موت مین کسکا اجارہ ہے دونون مقبرہ شہر لندن مین تعمیر و تیار ہوئے افسوس و رنج بے شمار ہوئے ایک شاعر نے تاریخ انتقال دونون مسافران لندن کی موزون کی وہ اس مقام پر درج کردی تاریخ

مجھے شک ہے شعبان و شوال مین	قضا دو کو یون لے گئی سال مین

جب مرزا ولیعہد بہادر عالم تنہائی مین پریشان ہوئے مفارقت بزرگون سے حیران ہوئے تب بعد تین سال شہر لندن سے بے نیل مرام کلکتہ مین واپس آئے باپ سے سب حالات حرف بحرف وہان کے سنائے مان اور بھائی کا نہایت رنج و الم کیا سخت ماتم کیا بعد فراغت تعزیت کے پھر سلطان عالم کو خیال عیش و جلسہ رہیس کا ہوا لکھنؤ سے ارباب جلسہ

رہس طلب ہوئی سامان عیش و نشاط روز و شب ہوئی مکانات مینیا برج مین قیام ہوا
ہر ایک طرح کی عشرت کا سر انجام ہوا بیت آلہی سلامت رہین بادشاہ جہانتاب جبتک مہر و ماہ

تاریخ طبع زاد مصنف

بفضل خداوند ارض و سما	مکمل شد این نسخۂ بے بہا
منور شد از دوربین خرد	زہے سال تاریخ اختر نما ١٢٩٢

تاریخ چکیدہ خامہ شاعر شیرین زبان دریای بلاغت راشنا و منشی عبد الحکیم متخلص بہ حکیم شاگرد شاہ اختر کہ حضرت شاہ اختر نے مہر نقرہ باین شعر منقش فرما کر عطا کی ہے

تاریخ

عبد الحکیم جنا اور شاگرد شاہ اختر	شاگرد شاہ اختر عبد الحکیم جناب
چون محمد حسن برادر من	ذہن تیز اور فکر صائب ہے
کی ہے تصنیف اک کتاب عجیب	باہنر اور بے معائب ہے
وہ عبارت ہے جسکی پڑھنے سے	حاضر اسماء جملہ غائب ہے
سال تصنیف ڈھونڈھی خاور نے	کذب سے جسکا قلب تائب ہے
منشی چرخ نے یہ فرمایا	لکھ کہ یہ مظہر العجائب ہے

١٢٩٢ھ

خاتم الطبع

ہزاران ہزار شکر شہنشاہ ارض و سما کا ہے کہ جسکے افضال بے پایان سے اندنون ایک نادر تاریخ تجلی بخش دیدہ اہل نظر مسمی بہ ضیای اختر جسکو سرتاج تواریخ کہنا زیبا ہے اور حالات شاہان سے آخری نمونہ ہے تدوین و تالیف مورخ صاحب کمال واقف موقعات صحیح الحال زبان اردو مین بڑی فصیح اللسان خوش تقریر صادق البیان مقبول زمن محمد حسن صاحب رئیس قصبہ جینپور ضلع لکھنو ہے مصنف موصوف نے آغاز کتاب مین تا بطور ایجاز و تلخیص کچھ کچھ حالات بزرگان خاندانیان سلطنت اودہ از عہد دولت

نواب برہان الملک نواب بہادر تا زمان اریکہ آرائی خلافت جنت مکان
حضرت امجد علی شاہ لکھکر بعد حالات میمنت سمات بندگان خورشید نشان بادشاہ جم جاہ
کیوان بارگاہ نوشیروان عدالت حاتم ہمت رعیت پرور انصاف گستر قیصر زمان فغفور
دوران سلطان ابن سلطان و خاقان ابن خاقان ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ
حضرت محمد واجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ ابتدای عہد جلوس فرمائی تخت
سلطنت سے تا زمان انقراض سلطنت مع سوانح عمری بندگان حضرت قدر قدرت اور
توضیح و تصریح کیفیات و واقعات ایام ہنگامہ جنگ و کارزار معرکہ غدر بعبارت اردو
سلیس و سلیس مانند عبارت فسانہ عجائب پسندیدہ خاطر نہیں عمدہ و نایاب لکھی ہے
اور شبدیز خامہ تیز گام کو جولانگاہ صفحات کاغذ و قرطاس پر خوب گرم عنان کیا
امید ہے کہ جبکہ شائقین تاریخ دوست اس تاریخ شگرف کو ملاحظہ فرماوینگے رنگ
مضامین کے سوا لطافت عبارت اور خوبی حسن بیان سے بھی حظ وافر اوٹھائینگے
الحاصل یہ نادر تاریخ زیبا بسعی منشی کالی پرشاد صاحب وکیل عدالت بوقوف
توجہ منبع دانش و فتوت جناب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ مطبع
نامی واقع شہر لکھنو ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء مطابق ماہ محرم سنہ ۱۲۹۸ ہجری زیور
طبع سے آراستہ ہوئی بعنایت خدا کے فضل و کرم سے یقین ہے کہ مقبول طبایع عالم
آمین ثم آمین

